

CHECKED 1983

CHECKED
RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

الف 14

1987

ورسل إلى أن تبتدأ

وكتب إلى أن تبتدأ

وكتب إلى أن تبتدأ

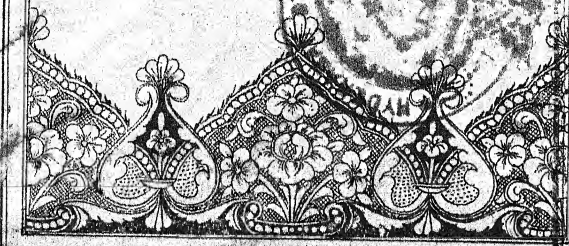
وكتب إلى أن تبتدأ

CHECKED 1983



۱۵۷۶
۱۸

حمیدہ مخلوق
سلامت
ہوا انما
مشابہ الصور
ہے۔ بار
خاتمہ
ہر باب
شعبہ
کہ فرق
فرق
تک
آہستہ
کے تلفظ
میں نہیں
شمل
یہ ہو کہ
لگائیے
اور
لگائیے
آسان
ادار
کی کتاب
کے



بیان الجزیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على ابي عبد الله محمد بن عبد الله
وآله واصحابه اجمعين فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر دے کہ میں نے تم کو اللہ کی طرف سے بھیجا ہوں کہ تم میں وہ شخص ہے جو قرآن اور
پڑھاؤ اور بھی حدیث میں آتا ہے افضل العباد فی قرآن القرآن ان افضل
سب عباد تو میں تلاوت قرآن ہو لیکن قرآن مجید زبان عربی میں ہو صحیح پڑھا
اس کا ممکن نہ میں جب پڑھنے والا قواعد قرأت سے واقف نہ ہو اور فقہاء اور قرآن سے
قرأت سیکھنے کی بہت تاکید کی ہو اور لکھا ہو کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب ہی ہوتا ہو
جب صحیح موافق قواعد قرأت کے پڑھے خدا تعالیٰ فرماتا ہے تو کہ مثل القرآن ان
ترتیل کا سبب حال کے پڑھ قرآن کو خوب سنبھال کے اس آیت کی تفسیر میں ترتیل کو
تجوید سے بھی تفسیر کیا ہے تجوید کہتے ہیں مراعات قواعد قرأت کو یا میں سبب بندہ
نیاز مند بارگاہ رب محمد العظیم نبیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ اللہ الا حد کا
ارادہ ایک مدت سے واسطے لکھنے ایک رسالہ مختصر کے فن قرأت میں زبان اردو
تھا نہ تو میں کہ یہ نہرنگ تقدیر دار و جزیرہ ائمہ میں ہر شوق یکہم صاحب تصنیف باخلاق
سلفہ صلی علیہ وسلم کی سب سے بہت حدیث جامع صغیر میں ہے روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

حمیدہ خلق بہ نکات پسندیدہ ذوالشرف والعلیٰ والحمد للہ علیٰ کلِّ شے صاحب
سلامت الہی الوہاب واکثر حیرہ مذکور کا واسطے قلم قرآن مجید کے باعث ظور ارادہ قدیمہ
ہوا اندازہ رسالہ لکھتا ہے مثل چار باب اور خاتمہ پر باب اول میں فرق حروف
مشتبہ الصوت اور تقویم کا بیان ہے باب دوم احوال نون ساکن کا بیان
ہے۔ باب سوم میں مد کا بیان ہے باب چہارم میں وقف و وصل کا بیان ہے
خاتمہ میں چند قواعد مذکور ہیں اور نام تاریخی اس سال کا البیان الجزلی للشری
ہو۔ باب اول حروف مشتبہ الصوت اور تقویم کا بیان میں حروف
مشتبہ الصوت وہ حروف ہیں جنکی آواز ایک سی ہو عوام ان کو اس طرح پڑھتے ہیں
کہ فرق نہیں معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں آ ت ط ث ص ض ح ذ ز س ن
فرق آ ع میں یہ ہو کہ آ خلق کے تیلے سے نکلتا ہو اور ع خلق کے بیچ سے نکلتا ہو اور
ت ط میں یہ فرق ہو کہ ط پڑھتے ہیں اور ت پڑھتے ہیں اور ت ص میں یہ فرق ہو کہ ت
آہستہ سے نکلتی ہے زبان کی نوک اوپر کے سامنے والے دانوں میں لگائیے اور ت ص
کے تلفظ میں کنارہ زبان نیچے کے اگلے دانوں میں لگتا ہو اور ت ص کی آواز نکلتی ہو ت
میں نہیں نکلتی اور ت ص میں بھی فرق ہو کہ ص پڑھتے ہیں اور ت ص پڑھتے ہیں اور ت ص
مثل ع آ کے ہو یعنی جو خلق میں تیلے سے نکلتی ہو اور ع خلق کے بیچ سے اور فرق ذ ز میں
یہ ہو کہ ذ مثل ت کے آہستگی سے نکلتی ہو نوک زبان کو اوپر کے سامنے والے دانوں میں
لگائیے اور ز تیلے کے دانوں میں لگائیے اور ت میں نہیں نکلتی ہو ذ میں نہیں اور ظ پڑھتے
اور ت میں پڑھتے ہیں لیکن ص اور ظ میں فرق یہ ہو کہ ص نکلتا ہو سارے کنارہ زبان کے
گائے سے بائیں طرف کی اوپر کی دانوں کی جڑ سے بائیں طرف کی گائے میں طرف
آسان ہو اور ظ نکلتا ہو کنارے زبان کے سامنے کے اوپر والے دانوں میں لگائیے
اور اگر ناض کا بہت مشکل ہو اور فرق ص ظ میں بھی بہت مشکل ہو اسلئے جزیری وغیرہ
کی کتابوں میں اور کتب فہرست میں تفرقہ ص ظ سے باہتمام تمام بیان کیا ہو اگر آدمی یہاں
کے ہو کہ لے تو آسان ہو کہ ایک بلا سے تمام اس نامے میں یہ ہو کہ کسی کو بعض کے بعض والے کے



وہی الہی

نسلین

لمن

قرآن اور

ن افضل

تصحیح

ورق آہستہ

ن ہونا ہو

ن ان

نیل کو

ب بندہ

لا احدا کا

ان ربو

باخلان

ن ہونا

پڑھتے ہیں مشتبہ الصوت وال کا اوستہ کرو یا ہو کہ وال پڑھنیں وہ پڑھ سو یہ بات جملہ کتب
 قرأت و تفسیر و دفعہ کے خلاف ہو سب کتابوں میں حق کا مشتبہ الصوت ہونا ثابت
 ہوتا ہے وال سے شاہ عبد الغفری صاحب نے تفسیر فتح الغفری میں آیت و ما ھو علی اللہ
 یضین لکی تفسیر میں اور ایک مقام میں حق کا مشتبہ الصوت ہونا ظ کے ساتھ لکھا
 اور فتح القدیر اور فتاویٰ قاضی خان اور اتقان اور بہت کتابوں میں فقہ کی اس
 کی تصریح ہو فائدہ حروف مشتبہ الصوت کا فرق سیکھ لینا فرض ہو اور نہایت ضروری
 اس واسطے کہ ان حروف کے فرق نہ کرنے سے کلمہ بدگیا تا ہو اور اکثر معنی بھی متغیر ہو جائے
 ہیں اور فرق سیکھ لینا کچھ بہت مشکل نہیں مگر لوگ دین کے کاموں میں ذرا محنت نہیں
 کرتے اور شکل اور محال سمجھ لیتے ہیں بخلاف دنیا کے کاموں کے کہ کیا کیا محنتیں اٹھاتے
 ہیں اور کیسے کیسے مشکل انجام دیتے ہیں اور کتب معتبرہ فقہ میں لکھا ہو کہ جو اس تقریر پر
 قادر نہ ہو دیکھنا اوستہ دشوار ہو ساری عمر سیکھنے میں کوشش کرے کبھی اس کام
 سے معاف نہیں بیان تفصیل اور ترقیق کا تخفیف کہتے ہیں پڑھنے کو اور ترقیق کہتے
 ہیں باریک پڑھنے کو سو بعض حروف ہمیشہ پڑھے جاتے ہیں وہ ہیں تھ ح ح
 ط ظ ع ق ی حرف ساکن ہوں یا متحرک کسی حرکت سے ہمیشہ پڑھے جاتے ہیں اور بعض
 حروف کبھی پڑھے جاتے ہیں اور کبھی باریک وہ تھ ل جو رجب مفتوح یا مضموم ہو پڑھے
 پڑھی جاتی ہو جیسے ربتا اور سلمہ میں اور جب کسور ہو پڑھنیں پڑھی جاتی ہو جیسے رجا
 میں اور جب ساکن ہو بغیر وقعت کے اور ماقبل کے ضمیر یا فتح ہو پڑھتی ہو جیسے بزدا اور
 اذکر میں اور جو ماقبل کے کسرہ ہو پڑھنیں ہوتی جیسے کھن میں لیکن اگر کسرہ
 ماقبل کا عارضی ہو جیسے امر جعق امین یا دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رب العجول میں
 اور بعد کے حرف پڑھتے ہو جیسے جڑ صا د میں کہ بعد ساکن ماقبل کسور کے ص حرف پڑھی
 تو ایسی دساکن بھی پڑھی جائیگی اور اگر ساکن سبب فتح کے ہو پس اگر وہ ساکن تھی
 ہو جیسے خیر یا خیر باریک پڑھی جائیگی اور اگر کوئی اور حرف ہو تو ماقبل کے ماقبل کو
 دیکھیں گے اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے فدا کھن تو پڑھو لکھنے کے سوا لفظ کھن اور و لکھنے

مگر قریب با و غام ہو جاوے اور علیہ لگی اُسکے سکون کی ظاہر نہ اور نون ساتھ غمٹہ کے ادا کیا جاوے اور اظہاراً سے کہتے ہیں کہ مابعد کے حرف سے نون ساکن کو اس طرح پڑھیں کہ علیہ لگی اُس کے سکون کی ظاہر ہو سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل حرف حلق کے ہو اُسکا اظہار چاہیے حرف حلق چھہ ہیں آھ حخ حھ عھ فھسی کا شعر حرف حلق میں مشہور ہے حرف طعنی شش ہووے نورعین ہ ہمزہ ہاء و عا و ق و عین و عین مثال مِنْ عِنْدِ كَا + مِنْ هُوَ عَلَيْهِ حَکْمٌ اور سووے حرف حلق کے سب حرفوں کے ماقبل نون ساکن اور تنوین کا انخفا چاہیے جیسے مِنْ فَعَلٍ + مِنْ كَلَمٍ + مِنْ زَعَا اَنْفَسُکُمْ + اَنْسَلْنَا نَحْنُ سُوْکَ فَعَعَلِي نَحْنُ کَرَمٌ تَنْخِيْکُمْ فَاَمَدَ قَاعِدَہ انخفا اور اظہار نون کا اُس نون کے لیے بھی ہے جو کلمہ کے بیچ میں ہو جیسے اَلْفُ اَلْفُسُ مِنْ صُغَمٍ مِّنْ جَلَالٍ قَاعِدَہ یرملوں کے کہ وہ آخر کے ہی نون کا ہی جیسا کہ ذکر کر دیا ہے فَاَمَدَہ اکثر مصاحف میں علامت اظہار نون کی تین نقطے چھوٹے چھوٹے سرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حرف حلق کے لکھ دیتے ہیں اَبْدَالُ کہتے ہیں بدل ڈالنے کو سو نون ساکن یا تنوین کو جو ت سے پہلے ہو ت سے بدل دیتے ہیں جیسے مِنْ مَّ بَدَلِ + مِنْ مَّ بَعْدًا اَلْبَصِيْرُ بِالْاَبْصَارِ تَحْنِيْکُ اَلْبَصِيْرُ فَاَمَدَہ اکثر مصاحف میں علامت ابدال کی چھوٹا سیم یا ایک سرخی سے بعد نون یا تنوین کے لکھ دیتے ہیں باب شوم در کے بیان میں قَائِلُ کہ ان کو حرف علت کہتے ہیں انہیں مین م رہتا ہے جب کہ ساکن ہوں اور حرکت ماقبل موافق ہو یعنی واو کے ماقبل ضمہ ہو اور ہی کے ماقبل کسرہ ہو اور الف کے ماقبل نویشہ فقہ ہوتا ہے سو ایسے حروف علت کو مَدَّہ کہتے ہیں سو مد کے چار موقع ہیں یک یہ کہ مد کے بعد ہمزہ ہو یا یک ہی کلمہ میں جیسے جَاءَ جَنَّتِ سَوْدَہ اور اسے متصل کہتے ہیں اور سیاسی سے کہتے ہیں یا و کلمہ میں جیسے مَا اَمْرٌ اَلَا اَنْ اَلْبَعْدُ اَللّٰہُ + فَاِذَا اَنْهَضَہُ اور اسے منفصل کہتے ہیں اور سُخْرٰی سے کہتے ہیں ان دونوں قسموں کی مد میں چار الف کے برابر ہواوے اور مد متصل و منفصل میں جو فرق

مشہور ہے کہ متصل کو زیادہ اور مفصل کو کم پڑا دے کتب معتبرہ قرار تین یہ بات
 دیکھی نہیں گئی بلکہ دونوں کا حکم ایک ہی لکھا ہے دوسرا موقع مکا یہ ہے کہ بعد مد کے
 حرف مشدود واقع ہو جیسے وَلَا الضَّالِّينَ + اَتَحَاقُّ فِيْ مِیْنِ یَّاسَکِنْ حَسْرَت
 مقطعات میں جیسے اَللّٰهُ + حَسَمَ مِنْ اِیْسَى جِکْہ بقدر تین الف کے مد کرنا چاہیے
 اور ہر حرف مقطعات میں حرف عین میں بھی جو گھلے حصّ اور حَمَّ حَقِّقَ تِیْنِ
 دیکھا ہو بقدر تین الف کے اگرچہ یہ عین کا مد نہیں ہے تیسرا موقع مکا یہ ہے کہ بعد مد کے
 جو حرف ہوا دوسرے پر وقت ہو جیسے کَا لَمِیْنُ سِرْ حِلْمِ عِبَادِ جَبَّتَانِ یَعْلَمُوْنَ هُوْدَا
 ایسی جگہ بقدر تین الف یا دو الف کے مد چاہیے اور اگر بقدر ایک الف کے بھی پڑے لینے
 مد نہ کرے تو بھی جائز ہو فائدہ مکا بہت لحاظ رکھے اس بات میں تاہل نہ کرے اتفاق
 میں امام جلال لدین بیہی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ
 ایک شخص نے اونکے سامنے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ بے مد کے حضرت ابن مسعود
 نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے تو اس طرح نہیں پڑھایا دے
 کہا کہ پھر کیسے پڑھایا ہے حضرت ابن مسعود نے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ
 یعنی فقراء پر مد دیکھا اور کہا کہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس طرح
 پڑھایا ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بے مد پڑھنا علی خلاف مَآئِزِکَ اللّٰہُ
 پڑھنا ہے فائدہ ایک اور موقع مکا ہے جس پر وہی لوگ قادیہ میں جو معافی سے
 واقف ہیں وہ یہ ہے کہ موقع عظمت و جلال میں یا اور کسی جگہ جو قابل اہتمام ہو مد کر
 مَثَلُ اللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ + کے سب الفوں پر مد کر کے پہیبت و عظمت پڑھے
 یَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ تَعْلُوْا اَبْرَارَکَ الف اور نے کی ہی پر مد کر کے امام جلال لدین
 بیہی نے بھی اتفاق میں یہ موقع مکا ذکر کیا ہے فائدہ ایک فہم مکی مشعل ہے
 کہ قرآن مجید میں چھ جگہ آیا ہے وَوَالَّذِیْنَ سُوْرَةُ النّٰعِمِ مِنْ ذُو الْاَلَانِ سُوْرَةُ
 یونس میں وَوَاللّٰہُ اَکْبَرُ سُوْرَةُ یونس میں اَکْبَرُ سُوْرَةُ غٰی میں ہمزہ استغناء
 الف لام حرفت پر ہوا ہمزہ الف لام کا الف کو بدل گیا اور جس سے یہ حاصل ہوا اس سے

یہ منقلب کہلاتا ہے باب چہارم وقف وصل کے بیان میں وقف کہتے ہیں
 ٹھہر جائیگا اور وصل ملانے کو کلام اللہ محاورہ عرب کے موافق نازل ہوا ہے اور
 عرب کا دستور ہے اپنے کلام میں وقف کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت سبح
 میں مواقع سبح میں لہذا کلام اللہ میں بھی اوقات واقع ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین کے زمانے میں اپنے محاورہ اور سلیقہ کے موافق
 لوگ وقف کرتے تھے کچھ حاجت اور منگو نشانیاں مقرر کرنے کی نہ تھی یعنی قواعد
 صرف وضع اور حرکات لگانے کی اور محض حاجت نہ تھی بعد ازاں بسبب اختلاف عجم کے
 سب باتوں کی حاجت ہوئی اوقات کے لیے علامتیں مقرر کیں کتابچہ وندی اس
 باب میں بہت علامتیں مشورہ اوقات کی یہ ہیں ۵۔ حکم و ترجمہ و اثر
 اور نقطہ علامت آیت کی ہو کوئی نرا دائرہ لکھتا ہے کوئی نرا نقطہ کوئی دائرہ کرپٹ
 میں نقطہ اور حکم اور کایہ ہے کہ ساتھ آیت کے اگر کوئی اور نشانی ہو جیسے حکم و ترجمہ
 جو اس نشانی کا اقتضا ہو کر ناچا ہو اور کوئی نشانی اور نہ تو ٹھہرنا چاہیے اور اگر آیت پر
 لکا لکھا ہو جیسے آیت لاکتے ہیں تو اس میں بڑا اختلاف ہے اکثر محدثین اور قراہات
 کی طرف گئے ہیں کہ وہاں ٹھہرے اور اکثر قراہات کی طرف میں کہ نہ ٹھہرے اب
 مشور قراہین ہی ہے کہ نہ ٹھہرے حکم علامت سے مطلق کی وہاں ٹھہرنا اولیٰ ہے
 ہم علامت وقف لازم ہے وہاں ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ملا کے پڑے تو سننے
 بگڑ جاتے ہیں بلکہ بعض مواقع پر ایسے ہوتے ہیں کہ کفر ہے جم علامت ہے
 جائز کی وہاں ٹھہرنا ٹھہرنا برابر ہے نہ علامت ہے جائز کی نہ ٹھہرنا برابر ہے
 علامت ہے مرض کی وہاں رخصت ہے اس بات کی کہ ٹھہر جاوے یعنی جاہے
 قومی کہ ملا کے پڑتا چلا جاوے مگر اجازت ہے اس بات کی کہ جاہے تو ٹھہر جاوے
 فائدہ اس زمانے کے حافظوں کی عادت ہے کہ زور دے پڑیں عوامی
 یہ خواہی وقت کرتے ہیں حال آنکہ حکم ان دونوں کا یہی ہے کہ وصل چاہیے
 وقف ہو سکتا ہے مگر نہ اوقات کا بہتر ہے اور صل میں وصل زیادہ ترجیح رکھتا ہے

پر نسبت تہ کے فائدہ متاخرین کے بعضی علامتیں اور زیادہ کی ہیں صلی علامت ہر
 اَوَّلُ اَوَّلِی کے بیان وصل اولے ہر قی علامت ہے مطلق کی یعنی کہا گیا ہے بیان
 وقف ہے ان دونوں موقع پر بھی نہ ٹھہرنا چاہیے اَوَّلُ اَوَّلِی کے تو یہی سننے
 ہیں کہ بیان نہ ٹھہرنا اولی ہے اور قیل موافق محاورہ عربی کی علامت ہے ضعف
 کی وصل علامت ہے قد یوصل کی بیان وقف اولی ہے لک علامت ہر کذا لک
 کی اس کی یہ سننے ہیں کہ بیان وہی وقف ہے جو اوپر گزرا ہے قف صیغہ امر
 ہے وصل سے سننے بیان وقف اولے ہے ق علامت ہے سکتے کی اور کبھی لفظ
 سکتہ بھی لکھ دیتے ہیں سکتہ او سے کہتے ہیں کہ تھوڑا ٹھہر جاوے سانس نہ توڑے
 فائدہ لفظ لا جو بعضے مواقع پر لکھتے ہیں وہ علامت ہے اس بات کی کہ بیان ہرگز
 نہ ٹھہرنا چاہیے وہ مقابل ہے کہ کے کہ مین وقت لازم ہوتا ہے اور لا مین وصل
 لازم ہے اگر وہاں وقف کرے تو مسمیٰ بگڑ جاوین فائدہ چند علامتیں اور بھی ہیں
 ہ ع غب خب لب ان علامتوں کو وقف سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ ہ
 علامت ہے پانچ آیتوں کی جو باتفاق کو فین اور بصیرین کے ہوں یا نقطہ نزدیک
 کو فین کے ع اسی طرح کی وصل آیتوں کی علامت ہے اور کبھی اہلی جگہ ہی لکھ دیتے
 ہیں غب علامت ہے اس بات کی کہ بیان وصل آیتیں ہو چکیں موافق شمار بصیرین
 کے ع عشرہ کا ہے اور ب بصیرین کی اور غب علامت ہے اس بات کی کہ موافق
 شمار بصیرین کے پانچ آیتیں ہو چکیں حم خمسہ کی ہے اور ب بصیرین کی اور غب
 علامت ہے اس بات کی کہ بیان آیت ہے نزدیک بصیرین کے ت آیت کی ہے
 اور ب بصیرین کی اور لب علامت ہے لکین یا ایدہ عفا البصرین کی یعنی بیان
 بصیرین کے نزدیک آیت نہیں ل لکین کا ہے اور ب بصیرین کی خاتمہ چند
 فوائد کے بیان میں فائدہ اولی سات قرار تین جو مشہور ہیں نام ان کے امامون
 کے جن سے ان قرار تون کی سند تواتر ہے یہ ہیں نافع مدینہ میں ابن کثیر
 کہیں ابن عامر شام میں ابو عمر و بصرو میں عاصم حمزہ کسائی کو فہرین

فارسی کی ایک رباعی میں یہ سب نام مذکور ہیں۔ رباعی

نافع ز مدینہ آبن عامر از شام

ورگم تخت ابن کثیر است امام

عاصم و ہنرہ کسان ہنر کو فہ نام

ور بصیرہ ابو عمرو علا وارو نام

ہر امام کے وور اوی ہیں امام عاصم کے ابوبکر اور حفص اور قرات اون کی بروایت
حفص ہندوستان میں مروج ہے فائدہ ثانیہ قرآن شریف کے پڑھنے والے کو
چاہیے کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدا سے تعالے کے حضور میں حاضر ہو
اور خدا سے تعالے اوس سے کلام فرماتا ہے اور خوش الحانی سے جہان تک ممکن ہو
پڑھے آواز اور لہجہ بنا سکے مگر اس کا لحاظ رکھے کہ راگ رنگنی نیانی جاوے اور ایسے
وقت میں کہ جھوکا ہو یا جائے ضرور اور پیشاب کی حاجت ہو نہ پڑھے اور قرآن شریف کا
بڑا ادب کرے چونکہ آنکھوں سے لگانا مصحف شریف کا مستحب ہے اور پڑھتے وقت
رمل پر رکھے ہاتھ پر اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو جزو دان کو تہ کر کے اوس کے تلے رکھ لے
زمین یا جس فرش پر بیٹھا ہو نہ رکھے اور بہتر یہ ہے کہ با وضو پڑھے اور بے وضو بھی
پڑھنا جائز ہے مگر کلام اللہ کا چھوٹا بے جزو دان یا غلاف علیہ کے بے وضو جائز
ہے اور جس کو نہانی کی حاجت ہو اوسکو نہ چھوٹا جائز ہو نہ یا دو تہہ ہا بلکہ شاہہ النظائر
میں ہے کہ نہانے کی حاجت والے کو اٹھانا کلام اللہ کا اگرچہ غلاف میں ہو جائز
نہیں فائدہ ثالثہ مسلمان کو چاہیے کہ عادت مقرر کر لیں کسی قدر کلام اللہ روز پڑھ
لیا کریں امام نووی نے رسالہ البیان فی آداب حملۃ القرآن میں بزرگان سلف
کی عادتیں مقدار تلاوت میں تفصیل کی ہیں جانب کثرت میں ایک بزرگ کی
عادت نقل کی ہے کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے تھے چاروں میں اور چار رات میں
اور ایک ختم روز کی زمانہ صبح و تاہین میں بہت بزرگوں کی عادت تھی کہ
رات کو تہجد میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال
میں لکھا ہے کہ ہر رات میں ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان میں
ایک کلام اللہ ختم کرتے تھے تیس رات میں اور تین دن میں اور ایک نام مسجد کے

رساله معروف	بسم الله الرحمن الرحيم	بمقصود القاری
-------------	------------------------	---------------

بعد الحمد والصلوة این چند اوراق در بیان مخارج حروف تجوی و بعضی از فوائد قرآن که
 ناچار است مرقاری قرآن را از ان به نیجه که مختار حضرت شیخ شاطبی شیخ جزریت هما الله
 شمل بر مقدمه و شش فصل مفاتیح که در موضع پیر و ان نوشته شده و منشأ این
 نواب مستطاب مضر الدین خان قاضی عزة الله اعزة الله فی الدارین و علی درجه
 فی الکوئین و جعل التوفیق رفیقہ بعترتہ مع ازویا و عمرہ و عمر اولادہ بسطوته بوده
 و هو الملقب الآخر علی بالظاف السلطان الاعظم و النافان الاکرم نور الدین محمد
 جهانگیر بادشاه قلند الله ملکه خطاب قاضی خان ازا که بلی همت و تاملی تمت ایشان
 بموجب حدیث قدسی کہ یقول الرب سبحانه تعالی من شغل القرآن عن ذکری
 و سألک اعطیتک افضل ما اعطیت للساکنین و حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم
 خیرکم من تعلم القرآن و عمل به تلاوت قرآن مصروف گشته چنانچه فقیر حقیر
 نور الدین محمد ان القاری را محض از براسه همین معنی از مجمره با بجا آورده قبل الله
 سعیه افادیه و جعل عاقبتہ بالخیر و السعادت و نام این رساله مقصود القاری خوانده
 شده امید که هر که این رساله را فمیده خواند و در عمل رود تواند که قرآن را صحیح بخواند و نشان
 الله تعالی انہ یوفی لمن یشاء عزمه و المیسر یکل عسیر یکال فقد سرت
 مقدمه در بیان مخارج حروف بیت تون گانه و بعضی از صفات ضروریه آن چنانچه
 همزه از پایان خلق که جانب سینه است الف از کواکس خلق و دهن یا از هر دو لب
 تا از سر زبان و بیخ ثنایه علی که دو دندان پیش از جانب بالاست تا از سر زبان و نیز از
 ثنایه علی که از میان زبان حاکم از میان خلق حاکم از جانب بان است
 دال با تا ذال بانایه ثلثه و از کنار سر زبان و بیخ را عین ناف ضاحک که در میان
 ثنایه علی و دندان کرسی است تا از سر زبان و سر ثنایه علی تسکین یا از آتشین
 باجم صداد باعین صداد از نام کناره زبان تا آنکه فصل شعوب و دندان کرسی بالا از جانب

یا راست خط ایضا بانام سه شله عین با حاقین با خاقا از شنبایا می علیا و کم لب پائین
 قاف از اقصای زبان از جانب حکل علی کاف و فو و زان کام بارامیدو یا بای
 سوده تخانی قون بار او او غیر ملاز هوای لب مدده از بون همچون الف ها با همز و یا
 غیر مدده ایضا با جیم و مدده از بون بیان صفات ضروری و ازین جمله چهار طریقه اند
 صدا صداد طاقا باقی همه مفتوح و باز از همین حروف بیست و نه گانه هفت حروف مستغلیه
 که مخفی اند یعنی بر بعضی که باشند و الف که متصل است نباشد نیز مخفیست مجموع این درین کلمات
 است **حَصَّ ضَعُفٌ قَطٌّ** باشد باقی همه مستغلیه که مرقق اند یعنی باریک گردد و کام اسم
 که تفصیلی وارد و چنانکه باید انشاء الله تعالی و الف که متصل بحروف مستغلیه باشد باریک باید
 خواند و باز از مجموع حروف تخی هشت حروف شدید اند یعنی سخت و آن درین کلمات
 که **أَجِدُ قَطٌّ تَكْتُبُ** باشد و باقی همه رخوه اند یعنی نرم گریز حروف که بین بین اند یعنی میان
 سخت و نرم و مجموعه این کلمه **لن** عمر است **فصل اول** لام اسم الله که لفظ الله
 و الله می باشد بدین باشد اگر بعد از فتح و ضمه واقع شود مخفیست مثل **قَالَ اللَّهُ وَتَحَدَّثَ رَسُولُ**
اللَّهِ وَسَبَّحَانَكَ اللَّهُمَّ وَادْعَا لَوْلَا اللَّهُمَّ وَبِكَ سِرٌّ مَرَّقٌ شَلَّ بِسْمِ اللَّهِ وَقُلْ لِلَّهِ
فَصْلٌ وَتَمَّ لَامُ سَاكِنٌ وَوَحَالَتْ دَارُ دَاوُدَ نَامُ وَانْطَارَ الْغُبَارُ زَوْيَ لَامُ بَارَ آيَادُ نَامُ
شَلَّ هَلْ لَكَ وَبَلَّ زَيْكُ وَكَرَنَ انْطَارُ شَلَّ أَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ
فَصْلٌ تَمَّ مِيمُ سَاكِنٌ سَهْ حَالَتْ دَارُ دَاوُدَ نَامُ وَانْطَارَ الْغُبَارُ زَوْيَ مِيمُ آيَادُ نَامُ
شَلَّ مِثْقَلُهُ مَنْ حَكَمَ اللَّهُ وَكَرَنَ آيَادُ خَاشِلَ وَمَا هُمُ بِمُؤْمِنِينَ وَكَرَنَ انْطَارُ شَلَّ
أَحْمَدُ لِلَّهِ وَانْصَبَتْ عَلَيْهِمْ فَصْلٌ تَمَّ حَارُمُ نُونُ سَاكِنٌ وَتَنَوَّنَ چار حَالَتْ دَارُ
انْطَارَ دَاوُدَ نَامُ وَقَبَّ وَانْطَارَ الْغُبَارُ مِيمُ زَوْيَ حَارُمُ آيَادُ انْطَارُ شَلَّ مَنْ
أَصَنَ وَمِثْقَلُهُ وَمَنْ حَفِظَ وَمَنْ عَلَيْهِ كُفٌّ وَمَنْ خَاتَ وَمَنْ غَلَّ وَعَدَّ ابَّ
آلِيَهُ وَنَحْوُكَ وَحُرُوفُ طَعْنِي شَشْ سِتْ دَرِينِ بَيْتِ س

حروف طعنی شش بود و می نور عین | هر سه با هم قاف و عین و عین

س خاص کرده شده فشارون بدو از خط را ۱۲

و اگر بعد از اینها یک از حروف بر ملون آید او نام شود و آن دو نوع است او غام ^{سید غم}
 و با غنه و اگر بعد از اینها از حروف بر ملون آید او نام آید او غام بے غنه مثل ^{مِنْ رَیْبِهِ وَمِنْ}
^{لَدُنْهِ وَتَوَابُ الرَّحْمٰی وَ اَنْذَاۤءُ الْیٰسْرِ} و در باقی حروف که جامع آن کلمه بومست
 او غام با غنه اگر در دو کلمه باشد مثل ^{مَنْ یَقُولُ وَمِنْ وَاٰلٍ وَاَحْزَابٍ} و ^{مَنْ یَقُولُ وَمِنْ وَاٰلٍ وَاَحْزَابٍ}
^{لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ وَتُرَابًا وَّعِظَامًا} و ^{مَنْ یَقُولُ وَمِنْ وَاٰلٍ وَاَحْزَابٍ} و ^{مَنْ یَقُولُ وَمِنْ وَاٰلٍ وَاَحْزَابٍ}
 باشد انظار باید کرد مثل دنیا و دنیا و صنوان و قنوان و اگر بعد از او بے آید
 قلب یا هم باید کرد مثل ^{مَنْ یَقُولُ وَمِنْ وَاٰلٍ وَاَحْزَابٍ} و ^{مَنْ یَقُولُ وَمِنْ وَاٰلٍ وَاَحْزَابٍ}
 چنانکه با غنه ادا باید کرد و مخرج غنه میثومست که داغ باشد مثل ^{وَمِنْ تَابٍ}
^{وَصَبَاۤتٍ یَّجْرٰی} و ^{وَمِنْ تَابٍ} و ^{وَصَبَاۤتٍ یَّجْرٰی} و ^{وَمِنْ تَابٍ} و ^{وَصَبَاۤتٍ یَّجْرٰی}
 باز زده اند ^{تَابَ تَجَدَّدَ تَسْتَصْصَ صَ طَ ظَ قَ کَ - ء}
 تفصیل پنج راسه متحرک بقیه و ضمه تفخیمست و کسره مرقق در اسه ساکن غیر ققی اگر
 بعد از فتح باشد تفخیم او کرده شود مثل ^{وَالْطَّوْلِ اِلَى الْعِظَامِ} و بعد از کسره تفصیل
 دارد یعنی اگر از کسره احید متصل واقع شود و بعد از او بے حرفی از حروف مستعلا یک
 کلمه باشد مرققست مثل ^{فِرْعَوْنَ وَاَلَامِغْمَ} چنانکه بعد از کسره عاضی باشد مات
 انجیق او بعد کسره منفصل مثل ^{رَبِّ اَبْیَحُوْا} یا بعد از وی حرفی از حروف مستعلا باشد
 مثل ^{مِنْ صَادٍ وَاَفْرِطَاسٍ وَاَفْرِطَاسٍ} و ^{مِنْ صَادٍ وَاَفْرِطَاسٍ وَاَفْرِطَاسٍ} و ^{مِنْ صَادٍ وَاَفْرِطَاسٍ وَاَفْرِطَاسٍ}
 در سوره شعرائی و وجه است ترفیق و تفخیم در اسه ققی چون بعد از فتح و ضمه واقع
 شود مانند سقم و دسقم تفخیم باید کرد و بعد از کسره ترفیق مثل ^{قَدْ قَدَّرَ} و اگر بعد از کسره
 باشد پس اگر آن ساکن یا تاش ^{خَیْرٌ وَاَحْسَنُ} و ^{خَیْرٌ وَاَحْسَنُ} و ^{خَیْرٌ وَاَحْسَنُ}
 کرد و اگر با قبل او مفتوحست یا مضموم مثل ^{قَدْ قَدَّرَ} و ^{قَدْ قَدَّرَ} و ^{قَدْ قَدَّرَ}
 و اللیل اذا یس در سوره الفجر که در آن دو وجه است اما ترفیق اولیست کافی لغوی
 شرح الطیبه الشیخ محمد جزیری رحمہ اللہ و اگر کسورست یا یک مانند یحییٰ کرد و دو کلمه
 که آن مضمر و فطرست که در یحییٰ دو وجه است لکن اولی در مصر تفخیمست و

در قطر تریق فصل ششم اگر بعد از حروف مد که الف ساکن با قبل مفتوح
 و و او ساکن با قبل مضموم و یا ساکن با قبل مکسور ت همزه واقع شود و خواه در یک
 کلمه که از ابتدا متصل باشد چون اُولَئِكَ وَسُوْعٌ وَجِئٌ وَخَوَاهُ وَرَوَّكُمَا كَهْ أَزْمَافَصْل
 خوانند چون بِمَا أَتَوَّلَ وَقَاوُلًا آمَنَّا وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْجَوُونَ امام عاصم
 در آن هر دو نوع مقدار چهار الف مد یک شد چون بعد از حروف مد سکون لازمی واقع
 شود و خواه شد و شل وَاَلْضَّالِّينَ وَاتَّخَذُوا حِوْلًا وَخَوَاهُ مُخَفَّفٌ وَرَمَانْدُ مَدَات
 فَوَاحٍ سَوْرَةَ الْاَمِّ وَالرَّوَالِمِ وَكُلَّيْعَصَ وَطَسْمَةً وَنِيسَ وَصَلَا
 وَلَحْظٌ وَخَمِصَقٌ وَفِي وَنَاسْتِ نَزُوْجِمْ قَرَاهُ مَقْدَارُ سَهْ الْفَ مَد بَابِد
 کرد و اگر بعد از حروف مد سکون عارضی که بسبب قف عارض میشود و در آید مانند
 يُؤْمِنُ الدِّينَ وَكَوْنُفِمْ الْحَسَابِ وَيُؤْفِقُونَ در آن جمیع قرار داشته و جرس مدته
 الفی و و و الفی و یک الفی که عبارت از طول و توسط و قصر است چون موقوف علیه
 همزه نباشد مانند كَمَا أَصْنَى الشَّقَقَاةُ که در آن سه الفی و و و الفی و یک الفی رویت
 از برای سه آنکه همزه نیز بسبب مدست و آن موجود است خاتمه بد آنکه دانستن فوائد آن
 قرآن تجوید که آن عبارت از وادون حروف است حق آن حروف فرض عین و لازم
 بر هر کسی که قرآن خواند از برای سه آنکه تجوید نازل شده و همچنین از آن حضرت صلی
 الله علیه و آله و سلم بوساطت اساتذة ثقة بارسیده پس تارک آن آثم باشد و ناخواندنش
 اولی است از خواندن او چنانکه در شرح مقدسه محمد بن حبیب آورده اگر چه فقهای
 عظام بسبب آنکه نماز فرض عین است و زلزله و خطا کردن بعضی جایز تجوید است
 کرده نماز جایز داشته اند اما به ترک امامت این چنین کس فرموده اند معلوم است که
 معنی خطا و زلزله فعلی ناشایسته بے اختیار آن کسی که دانسته آن باشد صادر شدن
 نه آنکه چیزی را که ندانند و از آن گویم چنانچه در وسیله السعادت که یکی از کتب
 فقه معتبر است آورده کسی که از او سه حروف در عایت قواعد قرآنی عاجز باشد و بلازم
 که باقی عرش و رفوز و تعلیم آن بکوشد و الا نمازش جایز نیست کما فی الفتح القدیر المعرو

یابن العلام شرح الهدایه و در غیر نماز چون تلاوت قرآن نفل است و ادای آن فرض
 پس روانیت که فرض از برای نفل ترک کند چنانچه در نقاد اسکیه آورده است ادای
 عبارت اگر گفتن قواعد قرآن است از استادان ما هر کما فی الدقائق الحکمه شرح المقدسه
 لاشیخ الامام محمد بن الجوزی رحم و الاقاری قرآن اشهر و فواصل حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم
 رَبِّ قَارِئِ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ لَمْ یُکَلِّمْهُ شَیْءٌ وَجَنَّا لَمْ یُشْرَحْ مَقْدَمُهُ لِمَنِ الْمَصْنُفُ آوَرُوْهُ
 که چو کسی خود را ازین نفل محروم سازد که سبب قرب الله تعالی باشد چنانکه احد ضعیل رحم
 مراتب الله تعالی را در خواب دید و پرسید که بار خدا یا چه باشد که سبب قرب بحضرت
 تو توان کرد حکم شد که بلام آئی احمد عرض کرد یارب ما با فم یالی فم حکم شد با فم یالی فم
 چنانکه در اخبار العلوم آورده که اگر قرآن ایستاده در نماز بخواند بقابل هر حرفی حدیث
 عطا میشود و اگر نشسته بخواند پنج حدیث و در غیر نماز اگر با وضو باشد ست و پنج حدیث
 کما فی کثیر العباد و با فواید دیگر که بعضی از آن در دیباچه این رساله نوشته شده است و نیز
 بدانکه قرات قرآن عبارات از قرات سبعه است بلکه عشره که از دو گاه باری تعالی نازل
 شد پس اگر حرفی یا جمله از خود زیاد کند کافر و دشمنه قرات سبعه ازین است که بعد از
 خلفاء راشدین از بعضی مروج و بخواندن قرآن غلط واقع میشد پس اتفاق اکابران
 زمانچنین افتاد که هر که از ما هر آن قرآن در هر شهری که مصحف امیر المومنین عثمان
 رضی الله عنه باشد از روی آن مصحف تعلیم کند مسلم و الا معتبر نباشد پس امام نافع
 را در مدینه منوره مطهره و امام کثیر را در مدینه منوره و امام ابو عمر را در بصره و امام بن حاتم
 را در شام و امام حاصم و امام حمزه و امام کسایی را در کوفه قرار دادند و هر یک به بنی
 که از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بایشان بواسطه استادان رسیده
 بود تعلیم کردند و این سبب شهره ایشان گشت این باعی جامع نام دایان شهر ماست
 مذکورست رباعی

در کثرت این کثیر است امام	در بصره ابو عمرو و علامه دار دام
نافع ز مدینه بن حاتم را شام	حاصم و حمزه کسایی همه کوفه نام

چنانکه قنارت امام عاصم بروایت بک و حفص درین دیار مشهور گشته و در مدینه قنارت
 امام نافع بروایت قانول و دورش و در مکه قنارت امام ابن کثیر بروایت بنی و قنبل و
 در بصره قنارت امام ابو عمرو بروایت دوری و سوسی و در شام قنارت امام عامر بروایت
 هشام و ابن زکوان و در کوفه قنارت امام عاصم بروایت بک و حفص و قنارت
 امام حمزه بروایت خلف و خلا و در قنارت امام کسائی بروایت ابو الحارث و دوری
 رواج یافته و سبب رواج قنارت امام عاصم درین دیار آنست که حضرت امام عظم
 شاگرد امام عاصم بوده اند و مردم این دیار بذهب ایشان اند و این قنارت بمردم
 از ایشان رسیده و حضرت امام بهین قنارت الکفا کرده از براسه آنکه حضرت ایشان
 غیر از نظم و در علم دیگر کم گوشتیده اند چنانکه در صلوٰه مسعودی آورده و در سوز
 قنارت سبعة بطریق امام شاطبی ازین بیت بدرمی آید اَبِیْجَ دَهْنٌ حَطَّیْ کَلَّوْهُ نَضِیْعٌ
 فَضَّقَ رَسْتٌ لِّکَلِّ اِمَامٌ حَرَسَتْ حَرْفٌ مَحْضَلًا بَیْنَهُ اَلْفُ اِمَامٌ نَافِعٌ بَیْتٌ قَانُولٌ جَ
 و درش دابن کثیر تا بنی ز قنبل ح از امام ابو عمرو و خط دوری سی سوسی لک امام
 ابن عامر لک هشام و ابن زکوان لک امام عاصم ص ابو بکر ح حفص ق حمزه ص
 خلف بن زاذق ابو عیسیٰ خلا و ترا امام کسائی ص ابو الحارث ق و دوری فقط و الله اعلم

ز نافع که نقل کرده و درش	چو دوری و قنبل در این کثیر	چو دوری و سوسی ابو عمرو و دابن	هشام ابن زکوان و عامر بکیر
ابو بکر حفص لک ابن عامر شونده	خلا و خلف هم حمزه اسیر	کسائی ابو الحارث و دوری	زمن عظم دابن ابی پسر ابوبکر
دالکی دابن کثیر تا قنبل بکیر	ما حمزه خلا و خلف قانول و سلیم	را کسائی سیر تا شاد و دوری	دال عامر امام هشام ابن کثیر
از دال نافع تا قانول تا بنی ز	فوق امام صادق بکیر بن قنبل	ما کسائی دوری تا دوری سوسی	شاد و شاطبی عظم و زید

مردان امام و در شام است قناری باشد یا اومی ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰

دور می برگاه اخذ قنارت از امام ابو عمرو و بکیر که گفته آفرین ط باشد و برگاه اخذ آن از امام کسائی کند
 در زمان است و در که دوری شاگرد ایشان اند از هر دو دستار روایت یکست ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰



نظم مشهور | بسم الله الرحمن الرحيم | و بیان وقوف قرآن

بدانکه وقوف منازل قرآن است از برای استراحت نفس و چون قاری را لابد بود
از وقت کردن باید که بر مضمونی وقف کند که سخن تمام گردد و از برای آنکه وقت قطع سخن است
از مابعد آن پس اگر قطع جانی کند که کلام متصل باشد یا وصل جانی کند که کلام منفصل باشد
تغییر و محسوس شود و نامفهوم گردد و بلکه بعضی جا کفر لازم آید پس لازم که خوب فمیده قرآن
بخواند که در خطا نافتد و این نظم را رعایت کند که از خطا باز ماند - نظم -

حافظ این نظم را بشنو کنون	تا ترا در وقت باشد در بنمون
سیم وقف لازمست مگذرانو	اگر گذشتی بیم کفرست اندرو
طیچو وقف مطلق آمد مرا	مگذرے زو هر کجا یا بی و را
تیم جائز مگذری زو بهم رواست	لیکن استادن در و بهتر است
زاجوز ایستی هم در خورست	لیک بگذشتن اذان اولی تر است
صادرا در وقت مرض خوانده اند	جمله تر او نفس مانده اند
قاف لیکن هر کجا باشد در ان	قیل پی داری میان واقفان
گربانی تو صلکه در دوس نشان	وصل کن آنجا و هم پیوسته نشان
وقف کن هر جا که آیت بگرمی	لا گرسن یا بی برک بگذرے
خا با اتحاد داده اند اینجا بدان	که علامت ظاهرا بود اخطار بدان
گفت عالم چند بیت در وقوف	عفو کن زو این قدر بوده وقوف
حق و بد نیست گرسن یادش کنی	و در بخوانی فاخته شادش کنی

و علامت پنج آیت که علامت عشر آیت می زود کوفیان و بهر که بصیران آیت نوشته اند
بعلامت آنجا این علامت نوشته لب و علامت پنج آیت عقب و بهر جا که نزد بصیران عشره است
این شکل نوشته اند پنج عین عشره عبد البصرین و بهر جا که نزد فقهیه است یا سخن تمام شده است
ایله یومین عثمان رضی الله عنه و در نماز جمعه بخاریده بر کعبه رفته است هر شکل نوشته اند یعنی سر کعبه
شکل رضی الله عنه و در آیات کوه بحجاب هند سه یا در وقت عین نوشته اند - تمام شد -

و عامے تیرک بد ریعہ حروف قرآن۔ بزرگانین سے منقول ہو کہ اسن عالم کسبت سے
فائدہ بہین بظاہر و بطنیکہ خند فائدہ بیان کئے جاتے ہیں ہر سلمان کو چاہیو کہ اسے ایک بار ضرور پڑھا کر خود
روزانہ یا بیسے مین ایک بار اگر یہ بھی ممکن ہو تو پانچ یا س کھ پڑھائی اور محتاجی سستی اور کاہلی برزق کی
تنگی گبی نہوگی اور آفات اضی و مساوی سے محفوظ رہیگا علاوہ اسکے فوائد اخروی بے انتہا ہیں و عامے جو
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اُمی بحیرت کلام اللہ اَکْبَرُ اللّٰهُمَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اُمی بحیرت و مضمون فی اللہ اُمی
بحیرت فتح بنی اللہ اُمی بحیرت براء بن عقیل اللہ اُمی بحیرت سوئی کلیم اللہ اُمی بحیرت علیک و علیک اللہ اُمی بحیرت
الیوب مبارک اللہ اُمی بحیرت یعقوب مبارک اللہ اُمی بحیرت یوسف مبارک اللہ اُمی بحیرت عزت حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمی بحیرت تنی مبارکہ کہ در قرآن مجید است اُمی بحیرت یکصد و چارہ سورہ کہ
کہ در قرآن مجید است اُمی بحیرت شش ہزار و شصت و شش آیات قرآن اُمی بحیرت چارہ و چھجہ قرآن
اُمی بحیرت ہفتاد و شش ہزار کلمات قرآن اُمی بحیرت یک کلمہ چار الف و قرآن اُمی بحیرت دوازدہ ہزار
چار صد و پنجاہ پ کہ در قرآن است اُمی بحیرت ہزار صدت کہ در قرآن است اُمی بحیرت سہ ہزار و سی صد
سی ت کہ در قرآن است اُمی بحیرت یک ہزار و چار صد و پنجاہ و پنج چ کہ در قرآن است اُمی بحیرت چار ہزار
صد چ کہ در قرآن است اُمی بحیرت دوازدہ ہزار و پانصد و پنج چ کہ در قرآن است اُمی بحیرت پنج ہزار صد و
چ کہ در قرآن است اُمی بحیرت پنج ہزار و سیصد و ہفتاد و چ کہ در قرآن است اُمی بحیرت پنج ہزار صد و نو
د کہ در قرآن است اُمی بحیرت دوازدہ ہزار یکصد و ہفتاد و پنج کہ در قرآن است اُمی بحیرت پنج ہزار نو و شش
س کہ در قرآن است اُمی بحیرت پنج ہزار نو و شش سن کہ در قرآن است اُمی بحیرت دوازدہ ہزار سی و
ہفت ص کہ در قرآن است اُمی بحیرت ہزار و ہفتاد و پنج ص کہ در قرآن است اُمی بحیرت اڑہ
ہزار یکصد و سی ہفت ط کہ در قرآن است اُمی بحیرت یک ہزار و یکصد و ہفتاد و پنج ط کہ در قرآن است اُمی
بحیرت ہفتاد ہزار ح کہ در قرآن است اُمی بحیرت سہ ہزار و یکصد و سی ح کہ در قرآن است اُمی بحیرت ہشت ہزار
چار صد کہ در قرآن است اُمی بحیرت دوازدہ ہزار و پانصد و پنج ق کہ در قرآن است اُمی بحیرت ہزار و پانصد و
قرآن اُمی بحیرت پنج ہزار و پانصد و پنج ق کہ در قرآن است اُمی بحیرت شش ہزار و پانصد و پنج ق کہ در قرآن است
بحیرت پانچ ہزار کہ در قرآن است اُمی بحیرت چار ہزار و پانصد و پنج ق کہ در قرآن است اُمی بحیرت سہ ہزار
و ہفتاد کہ در قرآن است اُمی بحیرت پنج ہزار نو و سی کہ در قرآن است اُمی بحیرت چار ہزار و پانصد و پنج ق کہ در قرآن است

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشعار منتخب از قصيدة القراءة و در بيان ضروريات تلاوت

بعد از نوشتن او مدح خدا
بشمار این چند بیت تاگردے
نون تنوین نون ساکن را
اول او غم و دیگرے اظهار
ہست و حرف یر بلون او غم
ہست و ریش حرف حلق نکلا
و در حروف بقیہ اخفا سازد
لام اللہ را بکن تقسیم
و بود کسرہ پیشتر از لام
را چو مفتوح گشت و یا مضموم
را کے مکسورہ را بکن ترقیق
مین کہ اقبل گر بود مفتوح
سازہ تقسیم و بود مکسورہ
مگر آن دم کہ بکسرہ او آید
بجو نقطہ اس و فرقیہ مرصعہ
یا کہ آن کسرہ عارضی باشد
یا بود کسرہ و دیگر کلمہ
کہ بہ تقسیم اندرین مثال
حرف ہست و او یا کو الف

لغت پیغمبر و لیل ہوا
 مطلع بر قواعد قرآنیہ
 چار حال ست با حرف ہجا
 سوے قلب چار می اخفا
 غنہ و روا و دیم و لون بایا
 حرف قلب ست با حروف اثبتا
 کہ شود غنہ ہم و رو پیدا
 فتح و ضم قبل او کردہ تا
 چون قل اللہ کن رقیق ادا
 ساز تفخیم تار ہے ز خطا
 چونکہ ساکن بود قطر بکشا
 پاکہ مضوم بمجھو مٹھا
 غیر ترقیق نیست راج روا
 یکے از حرفتاے استقلا
 شرف بفرق دو قول از علما
 مثل ارجع وایضا نہیا
 مثل رب الرجوع نہیذا
 کثرت اجماع جملہ فضلا
 مجھو یعنی بسا وادینا

۱۷ و آن ت ث ج دوز من شس من طظ ف ق ک است ۱۳

زینۃ القاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ نادرہ

سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اور آخر ہر بلا ہے پر ہر نیک کاروں کا اور
 درود اور سلام اور اسے اللہ اپنے رسول پر چمکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 جو اور ان کے سارے آل و اصحاب پر اور بعد اسکے یہ ایک رسالہ ہے کہ علاقہ رکھتا ہے
 تجوید کے قاعدوں سے پہلی فصل انظار کے بیان میں جان تو کو نون ساکن
 یا نون جب حرف ملتی کے پاس آوے تب اس نون اور تینوں کو انظار کر کے
 پڑھیں یعنی زبان سے ادا کریں اور حروف حلق کے پہلے آھ تھ ع ح ط ج
 مِّنْ آخِرِ رَسُولٍ آمِينَ مِّنْ هَآذِ سَلَامٍ هِيَ مِّنْ عَلَوِّ سَمْعٍ عَلِيٍّ فَإِنْ حَكَمْتَ
 عَقُوْرَ حَلِيْمٍ مِّنْ عِلِّ غَزِيْرٍ عَقُوْرَ مِّنْ خَيْرٍ قَرَدٍ خَاسِيْنَ ھ
 دوسری فصل اخفا کے بیان میں اور اخفا کر کے پڑھیں یعنی زبان پر
 نہ ظاہر کریں پوشیدہ کر کے ادا کریں نون ساکن اور تینوں کو غنہ کے ساتھ یعنی
 ناک میں آواز نہ لجا کے ادا کریں جب وہ پاس آوے ان پندرہ حروف کے -
 ق ت ث ج ح ذ ز س ع ص ض ط ظ ف ق ن ج ط ر ح ل ک ت ث ل و ا ج ن ب
 ج ح ی مِّنْ ثَلَاثِ اللَّيْلِ مَاءٌ نَّجَّاجٌ مِّنْ جَاءٍ وَهَسَاءٌ فَاجِرٌ مِّنْ دُونِ اللَّهِ
 دُكَا حُ كَامُنْدٌ مَّرَصَقٌ أَبَا ذَلِكْ يُنْزَلُ يُؤْمِنُ زُرْقًا مِّنْ سُوٍّ بَكْسٌ أَسْوِيَا
 مِّنْ شَيْءٍ لِّنَفْسٍ شَيْئًا مِّنْ صَيَا صِيْهِمْ جَالٌ صَدَقُوا الْمَلِكُ صَرَّ لَوْ مَّا
 صَالِيْنَ مِّنْ ظُهُوْرٍ قُوْ مَا طَالِيْنَ قُوْ مَا طَالِيْنَ مِّنْ طَبِيْنٍ مِّنْ فِئَةٍ
 كِتَابًا فَاذَقُوا مِّنْ قَرَارٍ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مِّنْ كَانِ فِيْ يَوْمٍ كَانِ ھ
 تیسری فصل باے قلب یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر نیکی
 بیان میں اور جب نون ساکن یا نونین با کے پاس آوے تو نون ساکن اور
 تینوں ہم ہوا جو سے گروہ ہم پوشیدہ پڑھیں جو سے غنہ کے ساتھ جطرح
 مِّنْ بَعْدِ الْيَوْمِ بِمَا كَانُوْا يَجْعَلُوْنَ فُضِّلَ بِهِمْ سَاكِنُ كَيْفَ بِيَمِ سَاكِنُ

یا کے پاس آوے تب جائز ہے انھیں پوچھنا اور سکا اور جائز ہے انھیں
 ظاہر پڑنا اور سکا مگر انھار کے پڑنا بر ہے بطرح و ماہم بمؤمنین اور جب میم
 ساکن میم کے پاس آوے تو ضرر ہوا و انعام لینے ایک کو دوسرے میں ملانا غنہ کے
 ساتھ جس طرح فی قلوبہم قرض اور جب میم ساکن یا اور میم کے سوا دوسرے
 حرف کے پاس آوے تب انھار کر کے پڑی جاوے خصوصاً جب و او اور فا کا پس
 آوے جس طرح علیہم ولا الصائین لکھو فیہا پانچویں فصل غنہ کے ساتھ
 او غام کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین یا اور نون او ریم اور وا کے پاس
 آوے تب وہ نون ساکن اور تنوین یا اور نون او ریم اور وا میں ملا کے غنہ کے
 ساتھ پڑی جاوے جس طرح ان تفریب یومئذ یصدرون یسأء حطۃ لغفر لکم
 من مالی صراطاً مستقیماً من ذاق حنت و حقین اور جو اسکے مانند ہے مگر صون
 بدیکان اور ذیاء اور قوتان میں او غام نکرین اور واجب ہے غنہ سیم اور
 نون میں جب و نون مشد و ہون جس طرح عمو معہ ان المجتہ اور جو اسکے مانند
 ہیں چھٹی فصل او غام بلا غنہ کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین را اور
 لام کے پاس آوین تب نون ساکن اور تنوین را اور لام میں بے غنہ او غام کیے
 جاوین جس طرح من رقیہم فغفر لکم ریحو من لدنا ہدی للمتقین ساوین
 فصل بیان میں او غام ثلین کے ثلین کے معنی یہ کہ ایک ہی حرف دو بار پاس پاس
 آوے تو او غام کیا جاتا ہے سب حرف ساکن اپنے ثل میں ہیں ایک ہی حرف دو بار
 آوے پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک میں مجاوے جس طرح
 فمات یحس فمات یحس فمات یحس فمات یحس فمات یحس فمات یحس فمات یحس فمات یحس
 اور جو اسکے مانند ہیں مگر ثل امتنوا و عملوا الصالحات فی یوم کے
 نہیں او غام ہوتا اس واسطے کہ ایسے مقام میں او غام ہونے سے اس حرف کے
 مد ہونے کی صفت جاتی رہتی ہے اس واسطے ایسے مقام میں او غام درست
 نہیں ہے فائدہ مدہ حرف علت کو کہتے ہیں یعنی وادلف یا ساکن اور او اسکے

پہلے حرف کی حرکت اور اسکے موافق لینے والا ساکن کے پہلے فتنہ اور الف کے پہلے فتنہ
 اور یا ساکن کے پہلے کسرہ ہو جو بطرح قالوا لانی تو ایسے مقام میں جو اوغام کرین تو مدہ
 نہ باقی رہا وہی صورت کچھ اور ہو جاوے مثل اَمْتُوا وَاَعْلُوا میں اوغام کرین تو اَمْتُوا
 ہو جاوے اور فی لام میں اوغام کرین تو فی ہو جاوے آنھوں میں فصل بیان میں
 اوغام ستقار میں اور بتجاشین کے لینے وہ حرف جسکا مخرج پاس پاس ہو اوکے اوغام کے
 بیان میں اوغام کیا جاتا ہو تا ظا میں بطرح وَقَالَتْ طَائِفَةٌ اور اوغام کیا جاتا ہو طائفا
 میں بطرح كَلْبٌ كَسْبَطٌ اور اوغام کیا جاتا ہے تا وال میں وال تا میں جس طرح
 اَجَبِيَتْ دَعْوًا كَلْمًا مَآخِذًا تَعْدِيَتْ اور اوغام کیا جاتا ہے ذال ظا میں جس
 طرح اِذْ طَلَمْتُمْ اور لام را میں جس طرح قُلْ تَرْتَبِلْ تَرَان اور جو اسکے مانسہ میں
 اور بکن تَرَان میں حفص کی روایت میں اوغام نہیں ہوتا پہلے حرف کو ظاہر پڑھتے
 ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مَن تَرَان میں بھی اوغام نہیں ہوتا حفص کی روایت میں
 اور باہم میں اور تا ذال میں اوغام کیا جاتا ہے فقط عاصم کے نزدیک بطرح یا بَنِي
 اَوَّلِكَ مَعْنًا يَكْفُتْ ذَلَاكُ لَوْ فِي فَصْلِ رَاكِي فَعِيمَ لینے پڑھنے اور راکے ترفیق
 لینے باریک پڑھنے کے بیان میں تَرَا پَر پَر ہی جاتی ہے جب مفتوح یا مضوم ہوتی
 ہے بطرح بَرَا جَالٍ رَا نَدَا يَ پَر پَر نہا اور باریک پڑھنا کب ہے جب رَا تَحَوَّلَ
 ہو یعنی او سکھو فتنہ کسرہ ہو لیکن جب رَا ساکن ہوگی تب او سکایہ حال ہو
 کہ اگر اقبل اوکے کسرہ ہوگا تو پَر پَر ہی جاوگی بطرح قَرِيْقَةٌ قُرْبَانَا اور اگر
 اقبل اوکے کسرہ ہوگا تو باریک پڑھ ہی جاوگی بطرح فِرْعَوْنٌ فَرِيْقَةٌ مَرَجِبٌ اقبل
 رَا سے ساکن کے کسرہ عارضی لینے اصل میں وہ کسرہ نہا ہو بلکہ پیچھے سے آیا
 ہو مثلاً پہلے ساکن رَا ہو پیچھے سے او سکھو کسرہ ہو او ہو تو اس وقت وہ پَر پَر ہی
 جاوگی بطرح اِنَّ اَنْتَ بَشَرٌ اَمَّا تَابُوْا يَارَا ساکن کے اقبل کسورہ حرف
 استعلا کے پاس آوے اور حرف استعلا کے ان الفاظ میں سب جمع ہیں خَفَضَ
 خَفِطَ فَيَطِبُّ جی وہ رَا پَر پَر ہی جاوگی بطرح قُرْطَاسٍ قُرْطَاسٍ فَرَقَ فَرَقَ ک

را پڑا اور باریک پڑتے ہیں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہر کہ پڑ پڑ بیٹے کیونکہ اوس کے
 بعد حرف استعمال کا ہوا اور بعضوں نے کہا ہر کہ باریک پڑ ہیں گئے کیونکہ باریک پڑ ہیں
 کی وجہ غالب ہوا سوا سٹے کہ اس کے پہلے بھی کسرہ ہوا اور اس کے بعد بھی کسرہ ہو لیکن پڑ پڑ
 لوگوں کا معمول ہوا اور اگر قبل اس کے یاے ساکن ہو تو وقف میں وہ را باریک پڑ ہی دینی
 جسطرح حَیْثُ سَیِّدٍ اور اگر اوس کے ناقبل یا نہو بلکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور اس ساکن
 حرف کا ناقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پڑ پڑ ہی جاوے گی جسطرح اَلْفُکْرُ الْاِیُّوْمُ تَجِیْمُ الْاُمَمِ
 اور اگر اوس ساکن حرف کا ناقبل کسور ہو تو را باریک پڑ ہی جاوے گی جسطرح ذَکْرِ شَعْرِیْ اور
 سَوَا اَنْیَ۔ و سونین فصل لام کے باریک اور پڑ پڑ بنے کے بیان میں لام سب مقام
 میں باریک پڑا جاتا ہر گز اللہ کی لفظ میں پڑ پڑا جاتا ہے سو کب جبا و سکا ناقبل مفتوح
 یا مضموم ہو جسطرح وَاللّٰهُ یُحِبُّ حَقَّهٗ اللّٰهُ عِبْدُ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اللّٰهُ اور اگر
 اللہ کی لفظ کے ناقبل کسرہ ہو تو باریک پڑا جاتا ہے خواہ وہ کسرہ اوس حرف کو
 ہو جو اللہ کی لفظ میں لا ہے جسطرح بِاللّٰهِ اللّٰهُ اور خواہ وہ کسرہ اوس حرف کو جو
 اللہ کی لفظ میں نہیں لا ہے اور ناقبل لفظ اللہ کے ہے جسطرح بِالْبَیْتِ اللّٰهِ فَبِیْ
 اللّٰهِ اور جاسکے گیا رہیں فصل ہائے ضمیر کے بیان میں نہیں جو ہا اشارہ کے
 واسطے آتی ہے اور اوس ہائے ضمیر اوس ہوتے ہیں سوا سکا بیان یہ کہ تارک
 قرآن کے وصل کرتے ہیں یعنی لاتے ہیں یا کو جو وقت کہ ہائے ناقبل اور بعد کا
 حرف متحرک ہو یعنی اوسکو فتح یا کسرہ یا ضمہ ہوا اور لاتے کی حقیقت یہ کہ اوس
 میں اگر وہ کسور ہو تو یا زیادہ کریں اگر وہ مضموم ہو تو دو یا دو کریں اور یا دو
 جو زیادہ کریں سو متدہ ہوا اور مدہ معلوم ہو چکا جسطرح کہ مہمہ اور اگر ہائے ناقبل کا
 حرف ساکن ہو گا تو لاوے گی جسطرح قَلْبِیْہِ فِیْہِ مِثْلُہٗ لَکَیْنِ کَثِیْرَ اَسْمَیْنِ
 بھی لاتے ہیں اور نقص بھی اونکے موافق ہیں فقط فِیْہِ مِثْلًا مِیْنِ اور مِثْلَہٗ
 لَکَیْنِ میں نہیں لاتے ہیں کیونکہ اصل میں یہ مِثْلَہٗ لَکَیْنِ ہے تو ہائے پہلے سکون
 ہوا سبطرح جو سورہ ہود میں کَفَّہٗ اور لَکَیْنِ سورہ مریم میں اور لَکَیْنِ

سورۃ علق میں ہوا وسین نہیں ملاتے کیونکہ یہ باخسیر کی نہیں ہر یکا صل لفظ کی ماہ ہے
 اور ملاتے ہیں مانند یو یثیہ یو یثیہ لَوَیْلَہُ نُصَلِّیْہُ کسے لفظ میں اور جو او کے مانند ہر فائدہ اور
 مصنف رحمۃ اللہ نے ایک صورت کو مفصل نہ بیان کیا اوپر کے اشارہ سے بوجہا گیا
 اس واسطے اور سکا ذر جوڑ دیا وہ یہ ہو کہ اگر اس ہا کے بعد کاحرف ساکن ہوگا تو نہ ملاوینگے
 یعنی واو و یا زیادہ کرینگے اس واسطے کہ اجتماع ساکنین کا ہوگا تو پڑہ نہ سکین گے بلکہ اوس کن
 حرف میں ہا بنو لمجاویگی بطرح یہ اللہ کہہ الرسول وَحَدَّۃُ اَشْمَا زَتْ بَارِہِوین فصل
 قَلْعَہ کے حرفوں کے بیان میں اور حرف قلعہ کے پانچ میں ان دو لفظ میں سب جمع ہیں
 بقی اب بیان قلعہ کا ان حرفوں میں ضرور ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ حرف ساکن ہوں
 لفظ کے درمیان میں تو قلعہ کیا جاوے جس طرح قَطَعُوْنَ قَطْعِیْمِیْرَ یَسْبَحُوْنَ
 یَدْحَلُوْنَ اور اگر حرف قلعہ کا وقف یعنی رہا تو میں ہو تو قلعہ زیادہ ظاہر کیا
 جاوے جس طرح خَلَّاتِیْ دسے پاس حرف مدغم یعنی مشدود آوے تو اوس مد کو مد
 ضروری اور لازمی کہیں گے جس طرح وَلَا الضَّالِّیْنَ تَحَاجَّجُوْا مَدَّۃً تَحَاجَّجُوْا
 مَا مِیْنِ دَآبَّۃً اور مانند اسکے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے
 کہ جبکا سکون وقف کی حالت میں باقی رہے یعنی جبکا سکون آگے ملا کے پڑے
 میں بھی باقی رہے تو اس صورت میں مد کیا جاوے اور اسکو مد لازم کہیں جس طرح
 اَلَا تَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ فَا مَدَّہ بلی شال وقف کی ہر یعنی اَلَا تَعْلَمُ کے لام کو آگے نہیں ملے
 اور دوسری شال وصل کی ہے یعنی عَا لَہ کے لام کو سکون کر کے آگے ملاتے
 ہیں جیسا کہ تشدید پڑنے کا دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف
 ساکن آوے جبکا سکون فانی ہو یعنی ایسا ہو کہ وقف اور وصل دونوں حالت
 میں اسکا سکون جدا نہ ہو تو اسکو مد لازمی خفیف کہتے ہیں جس طرح اَلْقَطَسَۃُ
 مَن قَیِّمَ عِشْقِیْ اور اس مد کر نیکیا سب سکون سے فائدہ اون حرفوں
 میں جن پر مد ہے حرف مد کا ہے اور اوس کے بعد سکون ہے
 جس طرح لام میں الف حرف مد کا ہے اور ہم پر سکون اور سین میں یا حرف

فون پر سکون اور فون میں واو حرف مدہ کا فون حسہ فون کا سکون ہرگز جدا
 نہیں ہوتا چاہو وقت کرو چاہو ملا کے پڑھو جس طرح تے و الف کھود و فون صورت
 سے پڑھنے میں حرف فون کے آخرین جو فون ہے اس کی آواز میں سکون ہو جا
 جاتا ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جب کا سکون وقت کی
 حالت میں باقی رہے اور وصل کی حالت میں نہ باقی رہے تو اوہ میں طول یعنی تین
 الف برابر اور تو سطر یعنی دو الف برابر اور قصر یعنی ایک الف برابر تینوں درست
 ہیں جس طرح یَقْلُکُمْ نَسْتَعِیْنُ اور مانند اسکے اور اسکو مد قاری کہیں گے او ہمارے
 واسطے یعنی قرآن پڑھنے والوں کے واسطے اور یہی مد میں مد لازم منظر اور مد لازم
 مدغم اور مد عارض منظر اور مد عارض مدغم اور تبدیل اور ممکن مثال مد لازم منظر
 کی جس طرح حروف مقطعات اور حروف مقطعات یہ ہیں اَلَمْ تَرَ اَلَمْ تَرَ اَلَمْ تَرَ
 طس طس لیس ص ص ح ح ع ع ق ق اور مثال مد لازم مدغم کی جس طرح
 وَاَلْقَا فَا ت وَاَلْقَا لَیْنِ اور مانند اسکے اور مثال مد عارض منظر کی جس طرح
 اَلْحَنِیْطَ الَّذِیْنَ اور مثال مد عارض مدغم کی اَلْحَنِیْطَ الَّذِیْنَ اَلْحَنِیْطَ الَّذِیْنَ وَا-
 ابی عمرو کی قرأت میں یعنی ابو عمرو کی قرأت میں الرحیم کے سیم کو ملک کے سیم میں
 اور الوصیف کی فاکہ فلیعبدوا کی فامین او غام کہے ہیں اور مثال مد بدل کی جس طرح
 اَمِنْ اَمِنْ اَمِنْ اور مانند اسکے اور مثال مد ممکن کی وَاِذَا اَحْبَبْتُ مَرْحَبَةً مَّعَاذَ رَبِّکَ
 الَّذِیْ یُکَلِّمُکَ اور مانند اسکے اور حروف مد کا جو لین ہے یعنی حرکت مابقی کی اوس کے
 موافق نہیں ہے سو مد لیا جاتا ہے وقت کی حالت میں اور وصل کی حالت میں نہیں
 جس طرح مکتوب خودی تَجِیْبُ اَلْمُتَعِیْنِ شَئْیْ اور جو مانند اسکے ہے اور اشد کا علم پورا
 اور ضحیک ہے اور اوس کی طرف سب کو پہنچا نا اور سب کا ملکا نا ہے تمام بدوا متبعہ
 زینۃ القاری کا حاتمہ تجوید میں ایک رسالہ مختصر اور بڑا مستخرج تمام عرب میں
 مشہور ہے عربی زبان میں تھا اوس کا ترجمہ ہندی زبان میں خاکسار علی چوہنوری
 مشہور کر امت علی نے کیا اور جاہا اوس کی شرح میں دوسری کتابوں سے کر دی

اور بعض مضمون سمجھ میں نہ آتے تھے اولنگو اپنے استاد قاریوں کے پیشوا حضرت
 سید ابراہیم بن محمد فی سے تحقیق کر کے ترجیح کیا اور اس رسالہ کا نام مصنف نے
 نہ لکھا تھا تاہم اس کو استاد موصوف سے پوچھا فرمایا زینۃ القاری بعد اسکے سنا
 چاہیہ کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ بیان مخارج حروف اور صفات حروف اور
 اداسے حروف کا لحاظ فرمایا اس واسطے اس خاکسار نے تین فصلوں میں مقبول کتابوں سے
 مثل جزری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینوں کا بیان کر دیا کہ ہوگ اسکے لیے دوسری
 کتاب کے محتاج نہوں اسی میں اس کو بھی باورین بند رہوں فصل مخارج حروف
 کے بیان میں مخارج حروف یعنی حروف کے نکلنے کے مقام آب باننا چاہی کہ حروف
 تہجی کے مشورہ و تہتیں ہیں گرا کو چوڑ کر اٹھائیں حروف کا بیان کرتے ہیں کیونکہ لا
 کوئی حرف ملحدہ نہیں ہے بلکہ لام الف سے ملا ہے اور بیان منظور ہے اکیلے اکیلے
 حروف کا بیان مگر ہمزہ داخل ہے اوس بیان میں اور الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہو کہ
 الف پر کوئی حرکت آتی ہے نہ جزم جسطرح ما و لا اور ہمزہ پر کبھی حرکت آتی ہے
 جسطرح اللہ اور کبھی جزم جسطرح یا ہم آب بیان مخارج کا مفصل سے معلق میں
 تین مخرج ہیں اقصى یعنی خلق کی نامی شکم کی طرف اور اوسط یعنی ج خلق اور او
 یعنی خلق کا سر اس کے طرف ہمزہ اور ہا کا مخرج اقصى خلق ہے اور الف توقف ایک
 ہوا ہے کہ اندر سے نکلتی ہے اور اوسط ج واد اور یا جو مدہ ہوتی ہیں وہ بھی ایک ہوا
 ہیں اور جو واد یا مدہ نہیں ہیں ان کے واسطے تو مخرج مقرر ہے صبارا گے آویجا
 اور بعضوں کے نزدیک الف کا مخرج بھی اقصى خلق ہے اور اوسط خلق سے و ج
 نکلے تین ع ج اور ان کے خلق سے و حروف قح ج اور منہ میں دس مخرج اور
 اٹھارہ حروف ان سے نکلے ہیں پہلا مخرج قی کا قصاے زبان اور اقضا او پر کے
 تالو کا اقضا یعنی شکم کی طرف دوسرا مخرج ل کا قصاے زبان اور اقضا او پر کے
 تالو کا توترا سا قاف کے مخرج سے اوپر کی طرف یعنی منہ کی طرف است کے بیشتر
 مخرج تہ تہی کا زبان کے درمیان اور اوپر کے کج سے اور دائیں کی گری کے

پاس سے اور اوس حرف کو دونوں طرف سے پڑھ سکتے ہیں مگر بائیں طرف سے
 بہت آسان ہے اور نقل ہے حضرت امیر المومنین عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم سے کہ یہ صاحبین دونوں طرف سے خوب ادا کرتے تھے اور بعضوں
 نے کہا کہ اس کے ادا کرنے کے وقت چاہیے کہ نہ پرشکن نہ پڑے پانچون مخرج کی کا
 آخر زبان یعنی زبان کی نوک کے پاس سے اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ق کا
 زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس سے اور
 داغ سے ستاون مخرج س کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کے اندر سے
 اور مخرج اوس کا نوں کے مخرج کے پاس ہے آٹھون مخرج ط کا زبان
 کے سر اور اوپر کے دانتوں کی بیڑ سے نوں مخرج ظ کا زبان کے سر کی نیز
 یعنی زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے یعنی بارہ سے دسواں مخرج
 ص تر کا زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے اور ہونٹھ مین و مخرج
 ہین اور اوس سے چار حرف نکلتے ہیں پہلا مخرج ف و کا نیچے کے ہونٹھ کے اندر
 اور اوپر کے دانتوں کے کنارے سے دوسرا مخرج ب ت م کا دونوں ہونٹھوں کے
 بیچ مین سے اور داغ مین ایک مخرج ہے اوس سے دو حرف نکلتے ہیں ق اور م
 اور یہ نوں اور سیم داغ سے کب نکلتے ہیں جب سکون اور اخفا کی حالت میں ہوں
 سو طوین فصل بیان مین حرف کی رعایت کرنے کے لیے اوس کے نگاہ رکھنے
 کا بیان کیا اپنے مقام سے ادا ہو آج جانتا چاہیے کہ لحن و دھنم ہے علی اور
 غنی لحن سبلی کہتے ہیں اعراب چونکہ کو بالفاظ مین اوس کی اصل سے کچھ زیادہ
 کم کرنے کو اور لحن غنی کہتے ہیں حرف مخرج چوڑے کو اس طرح ہر کہ حرف
 اپنے مخرج سے نڈاوا ہو تو فارسی کو چاہیے کہ اور ح اور ع اور ق مین اور
 ق اور ح اور ع اور ق اور ق اور ط مین اور ق اور ح اور ع اور ق مین
 اور ق مین فرق کرے تاکہ اون کے خارج آئیں بل جوا مین اور دوسرے
 اس بات کا خیال رکھے کہ زبان و حرف ایک نل کے آدین خواہ دونوں ایک لفظ مین

مَجْدُوذًا جَبْرًا هُمْ رَجِسٌ لِّمَنْ خَلَقَ وَجْهَهُ ثُمَّ كَوْنُو بِي حُلُقِ كَعِ دَرِيَانِ سَوِ
 ادا کرنا چاہیے تاکہ بانہو جاوے اور اگر اوسکے بعد حرف استعلاء کا آوے تو خوشحال
 رکھے ادا کرے جطرَحْ أَحَطَّطْ حَكْصَ اُحْطِ ثُمَّ کو خوب خیال رکھے جس میں
 پُر ادا ہوا اور غم اور فاقہ میں مل جھاوے یعنی اوس میں غم اور فاقہ کی بوند آوے
 دے ادا کرے میں خوب خیال رکھنا چاہیے تاکہ تَنْوِ جاوے خاصکر جب تَر کے
 بعد آوے مانند وَازِدْ جَمَّ کے اور اگر دَسَاکُنْ ہو اور بعد اوسکے تَنْ یا جِ یا تَنْ
 یا ذَا آوے تو اوسکو بخوبی ادا کرے اور زبان کو ذرا سا کُنیا وے جس طرح
 يَرْوُذَابُ الدُّنْيَا قَدْ جَعَلَ وَجْهَهُ نَاكِيًا بِطَيْفِصَ ذِكْرُ رَحْمَةٍ سَرَّ تَابَتْ
 دَسَاکُنْ جب تَنْ یا تَنْ کے پہلے آوے تو بخوبی ادا کرے جطرَحْ بَنْدُ لَهَا اُخْذْنَا
 کو ایسا ادا کرے کہ اوسکی صفت تکرار کی نہ جانی رہے یعنی تَر میں جو صفت تکرار
 کی یعنی دوہری آواز نکلتی ہے وہ جانے نہ یاوے پُر بھی ہو اور صفت تکرار کی بھی
 باقی رہے خاصکر جب مَشَدُ ہو جس طرح اَلْكَتَرُ الرَّحِيْمُ تَر کو خوب خیال رکھے
 کہ تَس سے نہ ملجاوے خاص کر جہوت کہ ساکُنْ ہو اور بعد اوسکے تَنْ یا جِ یا ذَا
 یا تَر یا تَنْ یا تَنْ یا تَنْ آوے جطرَحْ كَثُرَ كَثُرَ جَاوِ تَر دَرِيَانِ وَتَرُ كَثُرَ
 سَرَّ قَاوِزُ كِي لِيَرْوُذَابُ تَلَقَّ مِنْ اَلْمُرَيْنِ تَس کو خوب ادا کرنا چاہیے تاکہ شاہ تَر
 یا حَق کے نو جاوے خاصکر جب تَس ساکُنْ ہو اوسکے بعد تَنْ یا تَنْ یا جِ یا طِ یا
 تَنْ آوے جطرَحْ يَكْجُونُ تَنْ مُتَقِيْعًا لِّلْبَيْتِ يَسْطَرُونُ اَلْحُكْمَ تَس کو چاہیے کہ
 خوب ادا کرے تاکہ جَر یا تَر نو جاوے خاصکر جب ساکُنْ ہو جطرَحْ كَيْشُ تَرُونُ
 حَلْ کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ دَکی بوند آجاوے مانند جَرَضَتْ اَلْحَبَابُ اَلْجَمْعُ کے
 خاصکر جب کہ اوسکے بعد ذَا آوے جطرَحْ اَصْدَقَ تَنْ بَصْدُ سَاوِ رَحْمَتِ اَطْ وَ لَفْظِ
 کو خوب ادا کرے جس میں تینوں حرف پُر ادا ہوں حَق کو کہ سب حرفوں سے زبان
 پُر شکل ہے چاہیے کہ خوب ادا کرے تاکہ شاہ تَر یا ذَا یا تَر کے نو جاوے خاصکر
 اَسْطَرَحْ کے لَفْظِ مِزْنَ اَلْفَضْلِ فَلَمْ تَرَ كَفَمِنْ اَصْطَرَحَ بَعْضُ الظَّالِمِينَ بِبَعْضِ

ذَلَّوْهُمُ وَاعْضَضُ لِيَقْضُضْنَ جَوْبَ حُرُونِ مَن بَرَّ بِهِنَّ أَسَ خُوبِ
 نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ شاہد ت کے نوجاوے خاصکر جہاں کہیں کہ ستین اور ت کے
 درمیان ہووے مانند بَسْطُ کے یا اُس کے پہلے ت ہو مانند اَسْتَطْعُوْنَ کے
 یا اُس کے بعد ت آوے مانند اَحْلَحْ اور قَطِرَتْ اور فَرَطَتْ اور بَسْطَتْ اور
 اَحْطَتْ ایسی لفظوں میں چاہیے کہ ایسا پڑھے کہ باوجود ادغام کے ط کے
 مطابق اور استعلا کی صفت بھی باقی رہے اور ت کے نفل و ریس کی صفت کا
 خیال رکھے فائدہ اطباق استعلا نفل ریس کے سنے قریب ہیں کہ صفات حروف کی
 فصل میں بیان کر چکے ظ کو خوب نگاہ رکھے کہ ض اور ت اور ذ کی بوند آوے خاصکر
 جہوت کہ اُس کے بعد ت ہووے مانند اَوْعَظْتُ کے ع کو پُر نہ پڑھنا چاہیے اور
 اگر اُس کے بعد ت آوے تو ایسا ادا کرے کہ ادغام نوجاوے بطرح وَاَسْمَ غَيْرًا
 اور اگر شد ہو تو خوب ادا کرے مانند بَدَّ عَيْنٌ يَدَّ عَيْنٌ کے م کو نگاہ رکھنا
 چاہیے تاکہ ت مانی کی بوند آجیو خاصکر جہوت کہ ساکن ہو بطرح نَفْسِي وَاَسْتَغْفِرُ
 غَيْرِ الْمُعْصُوبِ وَلَا تَرْغَمْ فَلَوْ بِنَا ضَعْفًا ت کو اچھی طرح ظاہر کر کے پڑھو تاکہ
 پے اور چھ نہ ہو جاوے خاصکر جہوت کہ اُس کے بعد م یا ب ہو مانند تَلَقَّفْتُ مَا
 صَنَعْتُ اَوْ تَخَيَّفْتُ بَكْمُ کے ق کو ایسا ادا کرنا چاہیے کہ اُس کی صفت استعلا کی
 بجائے پاوے اور غین کی بوند آجیو اور کاف کے شاہد نوجاوے خاصکر جہوت
 کہ اُس کے بعد کاف آوے مانند خَلَقْتُ خَلْقًا كُلُّ شَيْءٍ کے ک کو نگاہ رکھنا چاہیو
 کہ مزاج نوجاوے خاصکر جہوت دو کاف آوین مانند نَفْسِي لَكُمْ کے یا اُس کے
 بعد حرف مہوسہ آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے بطرح اَسْتَأْتَلُ كَوَابِلَ
 اَوْنِ نَاذِكْ ادا کرنا چاہیے خاصکر جس مقام میں کہ حرف استعلا کے پاس آوے بطرح
 قُلْ صَلِّ الصَّلَاةَ اَحْلُكْ يَسْلُطْ هُوَ جَعَلَ اللهُ سَعْلًا اور اَنْزَلَ جَعَلْنَا
 قُلْنَا قُلْنَا قُلْ اَنْتُمْ هَلْ تَكُنْ خَلْفَهُ مَلِكًا اَبْلَ جَاءَ اَمْخَلَدَ کے چاہیے کہ خوب
 لحاظ سے ادا کرے کہ لام صان کے لیے تم کو ایسا ادا کرے کہ پُر نہ ہو جاوے خاصکر جہوت

کہ اس کے بعد ہر حرف آوے بطرح مختصہ عرض ما اللہ عن کو چاہیے کہ محافظت
 کرے جہین پر نہوجاوے خاصکر جہوقت کہ ساکن ہو او سو وقت خوب لحاظ کریں کہ انفا
 نہوجاوے بلکہ زبان پر آوے اور سوے بطرح العالمین یؤمنون تو ایسے مقام پر انفا نہو
 کیونکہ یہ مقام انفا کا نہیں ہے انفا کا مقام تو اور ہے جیسا کہ گذر چکا وجب مضموم ہو
 یا کمور ہو تب اس طرح محافظت کرے جہین خوب آوے اور سو بطرح تفاوت وجهۃ لا
 تنسب الفضل خاصکر جہوقت کہ دو آواکٹھا آوین اوس وقت خوب محافظت کرے
 جانا چاہیے کہ کٹھا ہونا دو آوا کا پانچ طرح ہے پہلے یہ کہ پہلا آوا ساکن ہو اور دوسرا
 متحرک اور حرکت ماقبل پہلے آوا کی اوسکے موافق ہو یعنی ضمتہ نو تو اس جگہ دو غام کرین
 بطرح او و زوہم او و قصروا دوسرے یہ کہ پہلا آوا ساکن اور ماقبل اوسکا
 مضموم ہو تو چاہیے کہ ایسے مقام میں دونوں ہونٹھ کو ملاوین جہین آوے اور ستا آوے
 اور انبار بھی کرے بطرح امنتوا او تمیلوا اور اسی طرح اوس آوا کو بھی آوا کرے جو
 ہائے ضمیر کے بعد آوے جسکو ملا تے ہیں اور ملا تے کے سنے گذر چکے بطرح فانتجھنا
 لکھ دوہبتا تیسرے یہ کہ پہلا آوا متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت پہلے آوا کی
 اوسکے موافق ہو یعنی پہلے آوا کو جو متحرک ہے ضمتہ ہو جس طرح و و گمیری
 یلو و و او تو ایسے مقام میں بھی دونوں آوا کو خوب آوا کریں چوتھے یہ
 کہ دونوں آوا متحرک ہوں بطرح و وجدک و و صم حد الفق و امر یا نچر
 یہ کہ پہلا آوا مشدہ ہو اور دوسرا متحرک بطرح بالفد و و الاصل تو ان سب
 مقام میں دونوں آوا کو خوب آوا کرے لا کو احتیاط کرنا چاہیے تاکہ حق کی ہونا آوے
 خاصکر جہوقت کہ اپنے قریب الخرج حرف کے پاس آوے بطرح وعد اللہ
 حقا مفعوہ سیکھائی کو احتیاط کرنا چاہیے کہ خوب پاکیزہ اور آسان آوا ہو اب
 جانا چاہیے کہ کٹھا آوا دو یا کا یا طرح پر ہے ایک یہ کہ پہلی یا ساکن ہو دوسری
 متحرک اور حرکت اوس پہلی یا کے ماقبل کی اوسکے موافق ہو یعنی کسرہ ہو تو اسکو
 اظہار کرنا چاہیے یعنی صاف ظاہر کریں تاکہ آوا غام نہوجاوے بطرح فی یوسف

بیان مجد ادا کر کے دو حرف ٹھرایا اس واسطے انیس ہوئے نہیں تو اتھارہ ہی ہوتے
 اور وہ ان ہمزہ اور الف کو ایک ٹھرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھ ہیں ع ب ت ج د ح
 ق ک گ شدت یعنی سختی شدیدہ سخت حرف یعنی وہ حرف کہ جو زور والے ہیں ایسے کہ
 اونکی قوت کے سبب آواز جاری نہیں ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے اور حرف شدیدہ اس
 ترکیب میں سب جمع ہیں اچھن قحہ بکٹ اور ضد شدیدہ حرفوں کی رخوہ ہر پینے نرم
 اور وہ پندرہ حرف ہیں ق ح م خ ذ ر س ص ض ط غ ف و س وے اور پانچ
 حرف ہیں کہ شدیدہ اور رخوہ کے بیچ میں ہیں ز م ل م ن اس ترکیب میں سب
 جمع ہیں ل ن ع م اور حرف مدہ کے تین ہیں اس ترکیب میں سب جمع ہیں
 و ای اور انکو حرف مدہ اس واسطے کہتے ہیں کہ انہیں میں مد ہوتا ہے انکے
 سو اور سرے حرف میں نہیں ہوتا اور مد کے معنی دراز پڑھنا کنج کے پڑھنا ضد مدہ
 کے مقصورہ ہیں تو ان تین حرف کے سوا سب مقصورہ ہیں یعنی پینے پڑھنا نہیں پڑھنا
 جاتے بلکہ چھوٹی آواز سے پڑھتے ہیں تھر کے سنے کو تاہ پڑھنا حرف مستغلیہ سات
 ہیں ح م ط ظ ص ق ح جیسا کہ اوپر گزر چکا انکو حرف استقلال اس واسطے کہ
 ہیں کہ انکے پڑھتے وقت زبان منہ میں اوپر کی طرف بلند ہوتی ہے استقلال سنے
 بلند ہی کو جانا اور ضد استقلال کے استقلال میں سٹقلہ کے معنی نیچے ہونے والو تو حرف
 استقلال کے سوا سب حرف مستغلیہ ہیں اور حرف سبطہ چار ہیں ص ض ط غ انکو
 سبطہ اس واسطے کہتے ہیں کہ انکے پڑھتے وقت زبان اوپر کی تالو میں لپٹی ہو اور ضد
 اون حرفوں کے مفتوحہ تو باقی سب حرف مفتوحہ ٹھہرے مفتوحہ کے معنی کشادہ مفتوحہ اس واسطے
 نام رکھا کہ انکے پڑھنے میں زبان کشادہ رہتی ہے حروف صغیرہ تین ہیں ت ر س
 ص صغیرہ لغت میں چڑے کی آواز کو کہتے ہیں ان حرفوں کو صغیرہ اس واسطے
 کہتے ہیں کہ انکے پڑھتے وقت نہیں ایک و انظاہر ہوتی ہے مانند آواز گنجشک کے
 جبکہ وہ ہی میں گور یا کہتے ہیں اور ضد حروف صغیرہ کے جریسہ ہیں جریسہ بنے
 پڑسی آواز تو باقی حرفوں میں پڑسی آواز ہے اس واسطے جریسہ نام پڑا حرف لغت
 ایک ہے حق نقشی کے معنی لغت میں کشادگی اور پھیل جانے کے ہیں نقشی اسکا

نام اس واسطے پڑا کہ اسکے پڑھنے وقت منہ میں ایک آواز ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر چہر جاتی ہے اور حرف منخرقہ وہ ہیں تری منخرقہ کے منہ پھرنے والے ان کو منخرقہ اس واسطے کہتے ہیں کہ پڑھتے وقت یہ حرف اپنے منخرق سے پھر جاتے ہیں لام تو اپنے منخرق سے پھر کے نون کے منخرق کے پاس پہنچتا ہے اور را اپنے منخرق سے پھر کے لام کے منخرق کے پاس پہنچتی ہے اور حرف ر امین صفت تکرار کی بھی ہے تکرار منہ دوہرائے اور دوبار کہنے کے ہیں گویا اسکے پڑھتے وقت تشدید سی معلوم ہوتی ہے اس سبب سے کہ را میں نہایت قوت ہے اور مندر منخرق کے ثابت ہیں یعنی اپنے منخرق پر قائم رہنے والے ہیں تو لام اور را کے سوا سب حرف ثابت ہیں اور مندر تکرار کی عدم تکرار یعنی تکرار کا مندر ہونا پس را کے سوا سب حرف میں عدم تکرار ہے حرف مستطیل ایک جو حق مستطیل یعنی دراز اسکو مستطیل اس واسطے کہتے ہیں کہ اسکے ادا کے وقت زبان دراز کیجی جاتی ہے بیان تک کہ مناد کے منخرق سے لام کے منخرق پاس زبان پہنچتی ہے اور مندر مستطیل کی قصر ہے تو مناد کے سوا اور حرف قصہ وہ ہیں حرف ہوائی ایک ہے آ ہوائی اس واسطے کہتے ہیں کہ اوس کے ادا کے وقت حلق سے ہوا نکلتی ہے اور اوسکو حرف جوی بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ الف جو ن سے نکلتا ہے جوف منہ اندر یعنی حرف منہ میں سے نہیں نکلتا بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہے حرف علت کے چار ہیں ع آ و ح ا انکو حرف علت اس واسطے کہتے ہیں کہ انکا حال بدلا کرتا ہے ایک حال سے دوسرے حال پر پہنچتا ہے ہیں انکو کبھی ساکن کرتے ہیں کبھی گرا دیتے ہیں کبھی بدل دیتے ہیں جیسا کہ صرف کی کتابوں میں مفصل مذکور ہے اور علماء عربیت کے ہمزہ کو حرف علت میں نہیں داخل کرتے اونکے نزدیک وحی مجویہ حرف علت کا ہے حرف قلقلہ کے پانچ ہیں ب ج د ظ ق اس ترکیب میں سب جمع ہیں قطبہ جتہ بیان قلقلہ کا گذر چکا پس صفات حروف کے ہو چکے اور صفات حروف کے او بھی کئی نام ہیں اوسکو بھی ذکر کرتے ہیں کہ کام آوے

کی وال ثانی کو پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کافر ہووے تم۔ تک الہی سوره بقرہ کے ۳۰ رکوع میں وَاللّٰهُ يَصْطَفِي الْكٰفِرِيْنَ عین پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۱ سوره نسا کے ۲ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ وَ الْمُتَذٰبِرِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۱ سوره دھل سوره توبہ کے ۱ رکوع میں اِنَّ اللّٰهَ يَبْرِئُ مَنْ الشِّرْكِ لٰكِنَّ وَرَثَةَ الشُّرَكَاۡءِ يَكُوْنُوْنَ اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۱۶ سوره نسا کے ۲ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۱۸ سوره انبیا کے ۲ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۱۵ سوره شعرا کے ۱ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۲۲ سوره فاطر کے ۴ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۲۳ سوره صافات کے ۲ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۲۸ سوره حشر کے ۲ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۲۹ سوره حشر کے ۲ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ہا پاره ۳۰ سوره النازعات کے ۲ رکوع میں اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْغٰلِبِيْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے۔

ت

رسالة منتخب	بسم الله الرحمن الرحيم	از عمدة البیان
-------------	------------------------	----------------

فی الحدیث انه علیه الصلوة والسلام سئل کم انزل الله تعالی من کتاب قال آت
 واربع کتب منها علی آدم علیه السلام عشر صحیف وعلی شیث علیه السلام خمس صحیفه
 وعلی ادریس علیه السلام ثلاثین صحیفه وعلی ابراهیم علیه السلام عشر صحیفه فی ست
 لیال مضیین من شهر رمضان والتوراة علی موسی علیه السلام فی ست لیال مضیین
 من شهر رمضان والزبور علی داود علیه السلام فی ثمانی عشر لیله مضیت من شهر رمضان
 والانبیل علی عیسی علیه السلام فی ثلثه عشر لیله مضیت من شهر رمضان والفرقان
 علی محمّد صلی الله علیه و آله وسلم فی ست لیال مضیت من شهر رمضان نقل من
 عمدة البیان فی تفسیر القرآن و نیز در روایت آمده که چهل قرآن شریف به یکبار
 در ماه رمضان در شب قدر که آن در شش شب است از عشره اخیره رمضان
 از بارگاه احدیت از لوح محفوظ به بیت المعجور برساند و نیا نزل یافت از آنجا
 در مدت بست و سه سال بر پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم بمحافظه و آید سی و سه سال
 در مکّه معظمه و ده سال در مدینه طیبه و حق سبحانه و تعالی علم آنرا به یکبار تمام کمال
 بر دل عرش نازل رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم عطا فرموده بود چنانچه در ابتدا
 بیست و سه باره جبرئیل علیه السلام وحی می آورد و جاب رسالت آب صلی الله علیه و سلم
 پیش ادا سے آن شروع در تلاوت میفرمود و او سبحانه نقاسه باصیب خود
 خطاب فرمود و لا یفعل بالقرآن من قبل ان یقضه الیک و حیة کفین
 تعجیل کن بخواندن قرآن پیش از آنکه او کرده شود و بسوے تو وحی آن و نیز بدانکه
 اکابران دین در غرض شناسان اهل حقین گوهر مدح است و تقدیر و سوره آیات کلمات
 و حروف قرآن شریف را انچه بملک بیان آورند هر یک از این پنج اختصار بیان
 کرده می آید پس تقدیر و سوره تمام قرآن شریف بقول زید بن ثابت یکصد
 چهارده بقول ابن قول را پنج گفته اند و در تقدیر آیات قرآن مجید اختلاف است

نزو کو فیان مروی از علی مرتضی کرم الله وجهه شش هزار و دصد و سی و شش
 آیت است و نزو بصیران مروی از ابن عباس شش هزار و دصد و شانزده آیت
 است و نزو شایان شش هزار و دصد و پنجاه آیت است و نزو مدنیان شش
 هزار و دصد و چهارده آیت است و نزو مکیان شش هزار و دصد و دوازده آیت
 است و نزو عبد الله بن مسعود شش هزار و دصد و بیسجده آیت است بموجب قول
 علامه شش هزار و شش صد و شصت آیت است و اعداد کلمات قرآن شریف
 نیز مختلف فیست نزو حمید اعرج هفتاد و شش هزار و دصد و پنجاه و عبد الغفر
 بن عبد الله هفتاد و هفت هزار و چهار صد و سی و نه رقم کرده اند و در اعداد و حروف تمام
 قرآن شریف نیز اختلاف بسیار است نزو عبد الله بن مسعود سه لک و بیست و دو هزار و
 شش صد و هفتاد و حروف اند و نزو مجاهد سه لک و بیست و یک هزار و یک صد و بیست و یک
 اند و وجه اختلاف کلمات و حروف و آیات در قرآن شریف اینست که بعضی یک لفظ را
 دو کلمه قرار دادند و بعضی یک کلمه بچنین بعضی حروف شد و در ایک حرف قرار دادند و بعضی
 و حروف بچنین اختلاف آیات که بعضی مثلاً هفت آیت در سوره شمار کردند و بعضی هشت
 آیت کردند و هذا الاختلاف بین الصحابة و العلماء صحیح اینست که اختلاف قرات قرآن بر سه است
 که همه صحیح است و ازین اختلاف کمی و زیاده فی قرآن شریف مختلف نخواهد شد و الله اعلم بالصواب
 فقط و اعلم ان الاستعاذه اوب من اداب الله تعالی اوب بهایمه بقوله تعالی فاذا قرأت
 القرآن فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم و بسم الله بقرول متاخرین نهیب خفیه
 صحیح آنست که بسم الله در او اهل سوره آیت از قرآن انزلت لفصل من السور لیس استعا
 زه مستحب است و واجب نیز گفته اند و استعاذه امان هفت در اربع تلامذه یعنی هفت
 آعوذ که از هفت قرار بقولت نوشته میشود و از امام نافع مدنی رحمه الله علیه نیست
 أعوذ بالله الصمد المکمل المکین من الشیطان اللین الکافر المکرم الرجیم
 عن امام ابی کثیر کی الشی رحمه الله علیه أعوذ بالله العظیم من الشیطان الرجیم
 عن امام محسن السعفی ابو عمر الدوری امام الحرمین و العراق الشام رضی الله عنهم أعوذ بالله

نہادوسورتاے کلام اللہ مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یک صد و چاروہ یقین وانی
 آل عمران و پس انسا بکر
 باز اعراف خوان بصدق تام
 خوان شب و روزا حمیدہ فصا
 یوسف و رعد و باز ابرہیم
 کث و مریم شنو زین بے قیل
 حج و المؤمنین و نور شہ
 نسل باقصص و عنبکوت بخوان
 ہم سبا با ملائکہ و ریاب
 صدا و باز مر و ملاقات است
 نیز جنتم عشق شہ
 ہم تو احقاف خوان زروے نیز
 فتح و حجرات و باز قاف بخوان
 نیز زجن و دواقصہ منکر
 بعد ازان حشر باشد اسے دلار
 جمعہ و ارد و ستافقون درکعت
 سورہ ملک بر تو تعلیم ست
 قیوم و پس جن نیز و پس کن
 نیز نذر و قیامت دل
 باز عات مت و عیس و بعد ازان

سورہائے کلام ربانی
 اولین و تاحہ بقرہ و دیگر
 مائدہ پیش گیر با القام
 بعد او بہت سورہ انفال
 توبہ و یونس و مہود و عظیم
 حجر و نحل و باز اسرائیل
 نیز طہ و انبیاء و دیگر
 سورہ مشرقان و باز شوادان
 روم و لقمان و سجده و اخرا ب
 نیز یس و صفات است
 نوین و سجده است باز در
 زخرف است و خان جاتیہ نیز
 بر محمد سلام ما برسان
 و انبیاء است و طور و حجر و قمر
 پس حدید و حجاب و لہ البشار
 سورہ ممتحن رسیدہ بصفت
 از لقمان طلاق و عظیم ست
 قسکہ و جاثہ و صارج خوان
 پوشش پیش آر مژگانی
 و ہم و آلہ رسالت و عجم بخوان

طغفین است و سوره انفثت غاشیه و فجر چشم دل بکشا نشر ح و تمین بنویشتن بنا زالله نیز بعد از ان بر خوان از تهازل بعد لب بکشا نیر با عون خوان بصدق قرین آخر اخلاص و خلق و ناس رب	کورت هست و سوره الفطرت هم بر وج ست و طارق و اعلى بله و شمس و یس و باز فتح سوره اقرار و قدر و بینه دان عادیات ست و قارعه بخدا همزه و فیل با قریش قرین کون و کافرون و نصرت بحطاب
---	--

تقدیر و تنزیل که نزول آن بوحی ملک حلیل جبریل برسل
علیه السلام در مکّه مکرمه و مدینه منوره باین ترتیب شده

از نزول سوره که آگاه باز مدثر است پس نازل پس از ان سوره کلیل فجر و فتح کون و کورت و تهازل و با عون ناس اخلاص و نجم و نجمی حق قارعه پس قیامت اے سروریش طارقت و قمر چو صا و رسد باز فرقان لا اله الا الله پس از ان واقعه و اگر شعرا یونان و یهود و نصرت و در یس ببر رحمان تسبیح رسد و اگر	پور احمد فقیه لطف الله اقرار و نون شناس و منزل لب و کورت و اگر اعلى نشر ح و عادیات و عصر همچون کافرون و فیل همچون مشلق قدر و شمس بر وج و تمین قریش همزه و مرسلات و قاف و بله هست اعراف و تمین پس یس بعد از هست مریم و طه باز فیل و قصص و اگر استرا نجم و انفاس و صفات شمر
---	---

مومن و قضاوت و گر شور اید
 باز انقاعات و ذاریات بدان
 پس خلیل انبیا ز رب مجید
 حافه پس سحاب آید و عم
 بعده انشقاق آید و دروم
 گوش کن بر رسول حق شامل
 بقدره و باز سوره انفال
 پس شرایب آسمان نسا
 پس قاتل است و بعد پس همان
 خشر و نصرت و نور و حج و برات
 بعد تحریم بر جناب رسول
 پس تخابن چو صف و فتح و گر
 الله الحمد کاین خجسته کلام

زخرف انگه و خان و جاشیه را
 غاشیه کف و غل و نور بخان
 نمونون سجده طور و ملک رسید
 نازعات انفطار گشت فرستم
 حنکبوت و مطففین معلوم
 این سور شد بکله و زنازل
 آل عمران اسه خجسته مقال
 زلزله هم حسدید بے اخفا
 باز دهر و طلاق و مینه و ان
 چون اتفاق و حادله مشرات
 جمعه کردست اسه عزیز نزل
 ماده همسم تو در مدینه شمر
 گشت در بست و چار بیت تمام

تقد و هر حرف مفرد کلام مجید

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
۴۸۸۶۲	۱۱۴۲۸	۱۰۱۹۹	۱۲۶۶	۳۲۶۳	۳۶۹۳	۲۴۱۶
د	ذ	ر	ز	س	س	ص
۵۶۰۲	۴۶۶۶	۱۱۶۹۳	۱۵۹۰	۵۰۹۱	۲۲۵۳	۲۰۱۳
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
۱۶۰۶	۱۶۶۶	۸۴۲	۹۶۶	۲۲۰۸	۸۴۹۹	۶۸۱۳
ک	ل	م	ن	و	ه	ی
۹۵۰۰	۳۰۴۳۲	۲۶۵۱	۴۵۱۹	۲۵۵۴۶	۹۰۶۰	۴۵۹۱۹

فصل دوم بیان وقف اور اسکی قسموں کا معنی وقف کے کلمہ ہونا ہے اور اسے طلاق
 میں ٹھہرنا ہے بمقدار سانس لینے کے آخر کلمہ پر حضرت آدم علیہ السلام نے فرماتے ہیں کہ حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آیت پر وقف فرماتے تھے اور یہی عمل صحابہ و تابعین کا
 اور ان کے تابعین کا رہا وراثت میں نے وقف کی کئی قسمیں بیان کی ہیں اول تقسیم ہر ایک کی سونے
 اور مطالب بنیں ہر ایک بعض قسام میں مطابق اور بعض قسام میں متباہین اور تقسیم کلام ابن الجریسی
 کی ہے وہ بہت درست اور ضابطہ ہے ایسی تقسیم اور کسی کی نہیں ہے ایسے ہی
 ان کے کلام سے نکال کر ایسی تقسیم لکھی ہے کہ جامع سب قسام کی ہو پس حلو م کرنا چاہیے
 کہ وقف کی یا پنج قسم ہیں قسم اول جس کلمہ پر وقف کیا ہو اگر اس کے مقابل کو اس کے
 مابعد کے ساتھ کچھ علاقہ اور کٹاؤ لفظاً اور معنی میں ہو پس اگر یہاں وقف نہ کریں اور مقابل کو باہر
 کے ساتھ ملا دیں تو کچھ معنی میں خلل نہو اس صورت میں وقف کرنا بہتر ہو اور اس طرح
 کو وقف غیر لازم کہتے ہیں کیونکہ یہ وصل موجب فساد فی المعنی اور خلاف مراد نہیں
 ہو چنانچہ مستحقین اور مفلوین پر وقف کرنا مستحسن اور غیر لازم ہے اور اگر وقف
 نہ کریں تو معنی میں خلل اور فساد پڑتا ہے تو یہاں وقف کرنا لازم ہے چنانچہ
 واقعہ لاہیدی القوم الظالمین پر وقف لازم ہے کیونکہ اگر وقف نہ کریں الظالمین
 آئندہ باجور اسکے ساتھ ملا دیں تو ہم فساد فی المعنی پیدا ہوتا ہے اور یہ آیت
 سورہ براءت میں ہے قسم دوم اور اگر مابعد وقف کو مقابل کے ساتھ صرف
 معنی علاقہ ہے نہ لفظاً تو یہاں وقف جائز ہے جیسا کہ وقف ادیر لاریب فیہ کے
 اور اسکو کافی کہتے ہیں قسم سوم اور اگر مقابل اور مابعد میں تعلق لفظی ہو معنوی
 نہ ہو تو اسکو حسن بھی کہتے ہیں اور اس کے دو نوع ہیں نوع اول یہ ہے کہ جن
 کلمہ پر اتفاقاً سانس لینے کے لیے وقف کیا ہو تو دوبارہ پرہنا ضرور ہے اس کو
 چوڑ کر اس کے پرہنا بہتر نہیں ہے لیکن اگر الحمد للہ پر وقف کر دیا تو اسکو دوبارہ پرہنا
 چاہیے نہ کہ اسکو چوڑ کر رب العالمین آئمہ تک پڑے نوع دوم وقف اس
 کلمہ پر مستحسن ہے جیسا کہ الحمد للہ رب العالمین پڑا اور بھلا الرحمن الرحیم پڑا نہ کہ

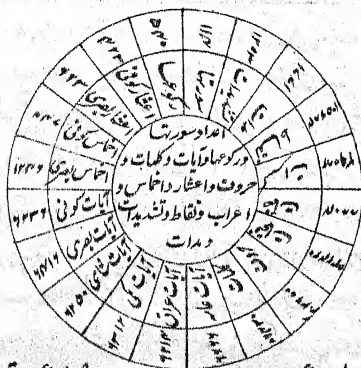
قسم چہارم صرف مبتدئ پر ہے خبر کے اور مضاف پر ہے مضاف الیہ کے اور فعل
 پر ہے فاعل کے اور موصوف پر ہے صفت کے اور مستثنیٰ منہ پر ہے مستثنیٰ اور موصول پر ہے
 صلہ کے اور شرط پر ہے جزا کے وقت کرنا جائز نہیں کیونکہ مبنی بالکلمہ منہین
 ہوتے ہیں اور اگر الفاظ سانس ایسے کلمہ پر ٹوٹ جاوے تو اس کلمہ کو دوبار پڑھنا چاہیے۔
 قسم پنجم اگر سننے بگڑ جائیں تو وہاں وقت کرنا بہت پر اسبہ اور اس کو حرام اور قبیح اور
 وقت کفران کہتے ہیں واپس وقت کر کے من الیہ الا اللہ الا احیاء پڑھنا اور نوپا پر وقت کے
 ارسلناک الامشراؤنذیر ہونا حرام ہے اور جو کوئی کہ یہ وقت کرے اور اللہ سے حفاظت
 اور آگاہی نہ کرے تو بیشک بارتکاب حرام گنہگار سنہ ہوگا اور وقت اضطراری اگر اس میں
 بھی واقع ہو تو وہی حکم ہے جو قسم چہارم میں گذرا فصل سوم ۵ علامات وقت نام
 کی ہے کہ آخر ہر آیت پر ہوتا ہے ہم علامات وقت لازم طے علامات وقت مطلق
 کی اور یہ وقت ایک نوع وقت کافی سے ہے کہ ابتدا سے باجدا اس کے مستحسن ہو
 ۱ علامت وقت جائز کی کہ جس جا وقت اور وصل یعنی عدم وقت دونوں برابر ہوں
 ۲ علامت اس وقت کی کہ یہ نسبت وصل کے کمر ہے اور وصل وہاں بستر و ادراسکو
 وقت مجوز کہتے ہیں صل اگرچہ باقبل سے باجدا کو استغنائین ہو مگر بغیر وقت سانس
 ٹوٹ جانے کے کلام طویل میں وقت کی رخصت ہے اسکو وقت مرفض کہتے ہیں اور یہ
 ضرور نہیں کہ باقبل کا اعادہ کریں کیونکہ الفاظ اللہ کے بدون باقبل کے بخوبی ادا ہوتے
 ہیں مثلاً الشاکر بیداء وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۱۱ صلی علامت ہے کہ وصل اولے سے

صلی الحمد للہ اہی اور وقت کرنا جائز نہیں اور اگر سانس ٹوٹ جاوے تو پھر پڑھے الحمد للہ صرف نہ پڑھو اور علامت
 اولیٰ خبر ہے اور ایسی ہی رب مضاف ہو اور العالین مضاف الیہ ہو اور ادر موصوف اور رب العالین صفت
 الدین موصول اور یمنون اسکا صلہ ہے اور ان الانسان مشقی منہ افلا لا الذین انتمو مستثنیٰ اور ان ذلکم اسے
 الصلوۃ شرط اور فاعلہ اجزا ہی اور متباہر کہ فعل اور الذی نزل القرآن فاعلہ و سکا ہو اور قدسی اللہ رب العزیز والہ
 واسلے آیت اور ای کادے اولیٰ اللتان اللتین واللاتی والواقی موصول ہیں اور جبکہ کہ باقی ہیں اور سکا کہتے ہیں اور جب
 دیکھیں کیا پڑھیں اور سوا اسے اول کو مستثنیٰ منہ اور دوسرے مستثنیٰ اور اگر حرف استغناء کے ہیں ملاحظہ فرمائیے

یہ نسبت وقف کے اصل علامت ہے کہ وصل بھی جائز ہے مگر وقف بہتر ہے ق
علامت ہے اسکی کہ بیان وصل ہے مگر وقف بھی بعض کا قول ہے قف جس جاکہ
گمان وصل ہو تو یہ علامت اسکی ہے کہ وقف کرنا چاہیے تا بسبب گمان وصل کے وقف
ترک مکرین معاقلہ جب دو وقف اس طرح واقع ہوں کہ ایک بعد ایک کے ہوں اور
ایک پہلے اوس سے ہوا کو معاقلہ کہتے ہیں جیسا کہ لاریب فیہ میں یعنی لاریب پر بھی وقت
ہے اور فیہ پر بھی اور حکم اسکا یہ ہے کہ جب ایک کو اختیار کریں تو دوسرے کو ترک
کریں اولیٰ بعض بجائے معاقلہ کے مراقبہ اور بعض متع اور بعض متین نقطہ کہتے ہیں
وقف علامت اسکی ہے کہ بیان وقف نہیں ہے صل علامت اسکی ہے جو بدون
سائنس ٹوٹنے کے ٹھہرنا کم مقدار سائنس لینے سے اور فرق یہ ہے کہ سکتہ قریب وصل کے
ہے اور وقف قریب وقف کے ہے چنانکہ بل ران کے لام پر سکتہ ہے اور اسی سے
لام کو رامین او غام نہیں کرتے ہیں اور او پر ہر کلمہ قاعف عتاق و اھقر لئاق
انہر حننا کے وقف ہے سحر یہ علامت پانچ آیت کوئی اور بصری کی مسایا صرف
کوئی کی ہے جب علامت پنج آیت بصری کی ہے جو علامت دس آیت کوئی اور
بصری کی مسایا صرف کوئی کی اور یہ مختصر عشر کا ہے اور بجائے اسکے ہی اس صورت
پر یاے تھانی لکھتے ہیں اور جب علامت صرف دس آیت کی تب علامت بصری کی
ہو اور لب علامت غیر بصری کی فصل جہاں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
عنہ فرماتے ہیں کہ تمام سورتیں قرآن شریف کی ایک سو چودہ ہیں اور یہی وہیہ اکثر صحابہ
کا ہوا اور قرآن شریف اکلم بھی ہی ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور عبد اللہ ابن مسعود
ایک سو بارہ کہتے ہیں اور وہ نقل ابو ذر بن غفلق اور نقل ابو ذر بن غفلق الناس کو داخل
قرآن نہیں کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ بیشک کلام الہی ہیں مگر واسطے تعویذ اور دعا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو یہ کہتے تھے اور مجاہد کہتے ہیں کہ ایک سو تیرہ
سورتیں ہیں کہ وہ سورہ فہرہ سورہ انفال میں داخل کرتے ہیں اور طلحہ شمار نہیں
کرتے ہیں اور حضرت ابی ابن کعب ایک سو سولہ سورتیں کہتے ہیں اور دعا کثرت کو داخل

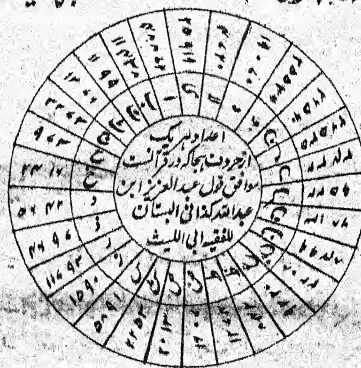
قرآن شریف کرتے ہیں اور اسکی اشون نے دوسو تین کی ہیں ایک و شَکَمَ وَ تَوَلَّكَ
 مَن یُفِجُکَ و دوسرے اَللّٰهُ اَیَاکَ لَعَنَ سے آخر تک مگر اشون نے سورہ لایات
 کو داخل سورہ فیل کیا ہے اسلیے اگلے نزدیک ایک سو پندرہ سو تین رہ گئی ہیں آیات
 کے شمار میں اختلاف ہے کوئی چہ ہزار دو سو سے چھتیس آئین کہتے ہیں اور یہ قول منسوب
 طرف حضرت علی کے ہو کر م اللہ وجہہ اور یہی مختار اور اسج ہے اور بعضی چہ ہزار دو سو
 کتر ہیں اور شامی چہ ہزار دو سو چاس کہتے ہیں اور اسمعیل بن جعفر مکی چہ ہزار دو سو چوڑ
 کتر ہیں اور کے وائے چہ ہزار دو سو بارہ کہتے ہیں اور عبد اللہ بن مسعود چہ ہزار دو سو
 اٹارہ کہتے ہیں اور حضرت عائشہ چہ ہزار چہ سو چاسٹھ کہتے ہیں رضی اللہ عنہم اور عائشہ
 بنی و س آیت سب قرآن شریف میں بصرون کے نزدیک چہ سو تیس ہیں اور کوفیوں کے
 نزدیک چار سو پچیس ہیں اور چہ آیت بھی ہیں اور اخماس یعنی پانچ آئین بصرون کے
 نزدیک ایک ہزار دو سو چالیس ہیں اور کوفیوں کے نزدیک آٹھ سو چھتیس اور روایت بھی
 ہیں اور تمام قرآن کے کلمات میں بھی اختلاف ہے حمید اعرج کہتے ہیں کہ چہ ہزار
 چار سو تیس کہتے ہیں اور مجاہد کہتے ہیں کہ چہ ہزار دو سو چاس اور عبد العزیز بن عبد اللہ
 شتر ہزار چار سو اونتالیس کہتے ہیں اور ایسے ہی حروف میں اختلاف ہے عبد اللہ بن
 مسعود تین لاکھ بائیس ہزار چہ سو اکتر حروف کہتے ہیں اور مجاہد تین لاکھ اکیس ہزار ایک سو
 اکیس حروف کہتے ہیں اور وجہ اس اختلاف کی یہ ہے کہ بعض مکتوبی حروف ہیں اور
 اور بعض ملفوظی ہیں انہیں میں علما نے اختلاف کیا ہے اور اس سے زیادتی
 اور کمی قرآن شریف کی لازم نہیں آتی اور اسکو دو داریوں میں ضبط کیا ہے۔

دونوں دائرے صفحہ ۵۲ میں مندرج ہیں



الخزائفة

واللبائنة



فصل پنجم آیت یاسورہ لکھی وہ ہے کہ کے مین قبل ہجرت نازل ہوئی ہو اور مدنی وہ ہے کہ بعد ہجرت نازل ہوئی ہو اگرچہ مدینہ میں نزول اوسکا ہو یا کسی سفر میں ہو یا کہ مین بسال فتح یا سال حجة الوداع میں ہو اور ایک قول یہ ہے کہ مکی وہ ہے جسکا کے مین نزول ہو اگرچہ قبل ہجرت کے ہو اور جسکا کہ مدینہ میں نزول ہو وہ مدنی ہے صفات کہ مثل شاعر و عرفات و حدیبیہ و فہمہ و مہین داخل میں پینے

جوان میں نازل ہوا وہ سب کی ہے اور ایسے ہی مصافات و اعراف مدینہ پدروا اور
 و سلخ وغیرہ مدینہ میں داخل ہیں جوان میں نازل ہوا وہ سب مدنی ہے اور ایک قول
 یہ ہے کہ جوایت یا سورۃ بحکم و خطاب اہل مکہ پر نازل ہوئی وہ کی ہے اور جس میں
 حکم و خطاب اہل مدینہ پر ہے وہ مدنی ہے اور قاضی ابوبکر انتصار میں لکھتے ہیں
 کہ مکہ کی اور مدنی آیات اور سورتوں کا اعتبار صرف حفظ صحابہ اور تابعین پر ہے
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات میں کچھ منقول نہیں ہے اور
 صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں سو گندھکاتا
 ہوں اوس خدا کی کہ سوائے اوس کے اور کوئی معبود برحق نہیں ہے اس بات
 کی کہ جگہ خوب معلوم ہے حال ہر آیت کا کہ کس بات میں اور ترمی اور کس جگہ
 اور ترمی اور کس کے مقدمہ میں اور ترمی فقط اور اعتبار سورتوں کے کی اور مدنی
 ہونے کا بلحاظ شروع کے ہے مثلاً جو سورت کہ اول اوس کا کہتے ہیں نازل
 ہوا ہو وہ کی ہے اگرچہ اوسط یا آخر اوس کا مدینہ میں نازل ہوا ہو ابو عبد الرحمن
 شملی عمرو بن مہرہ عاصم حمزہ کسائی سفیان ثوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
 اور عاصم بن بیہون و معلی و شہاب اور ابوبکر بن سوکل اور بن عامر و یحییٰ
 حضرت عثمان سے اور ابن کثیر و حمید بن فیس اور محمد بن یحییٰ حضرت
 ابی بن کتب سے حدو آیات روایت کرتے ہیں اور حسن بن علی مدنی اول اور
 ابو جعفر اسماعیل بن جعفر مدنی اخیر موافق تصریح مدنی بیچ کتاب کامل اور غیر اسکے
 کے کہتے ہیں کہ ابو جعفر اور شبیعہ مدنی اول اور اسماعیل بن جعفر مدنی اخیر اور تحقیق کسی
 ان جداول میں ہے

دیکھو جدول اس کے مندرجہ صفحہ ۵۴ و ۵۵ وغیرہ

جدول متعلق حال بہرورت

نام و نشان	کمی	آلات کثرت	آلات کثرت	شیشی	سک	پنی	کلات	چون	رکش	اعداد
فاطمہ سنا	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۱	۱
بقر مدنی	۲۸۶	۲۸۶	۲۸۶	۲۸۶	۲۸۶	۲۸۶	۲۸۶	۲۵۰۰	۲۰	۲
آل عمران	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۵۲۵	۲۰	۳
نشار	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۰۳۰	۲۸	۴
آمدہ	۱۲۰	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۱۰۳۲	۱۶	۵
انعام کنی	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۵۲۶۲	۲۰	۶
اعراف	۲۰۱	۲۰۵	۲۰۵	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۶	۲۰۶	۲۳۲۵	۱۷	۷
انفال مدنی	۶۵	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۵۲۶۲	۲۰	۸
توبہ	۱۶۹	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۱۸۸۶	۱۶	۹
یونس کنی	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۵۵۹۶	۱۱	۱۰
ہود	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱	۱۹۲۵	۱۱	۱۱
یوسف	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۶۶۶	۱۲	۱۲
رعد ثقات	۵۰	۴۵	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۳۵۶	۶	۱۳
ابراہیم	۵۳	۵۱	۵۵	۵۵	۵۴	۵۴	۵۴	۲۲۲۰	۶	۱۴
حجر کنی	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۹۹	۳۶۶۱	۸	۱۵
نخل	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۸۲۱	۱۶	۱۶
بنامہ	۱۱۱	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۶۲۶۰	۱۲	۱۶

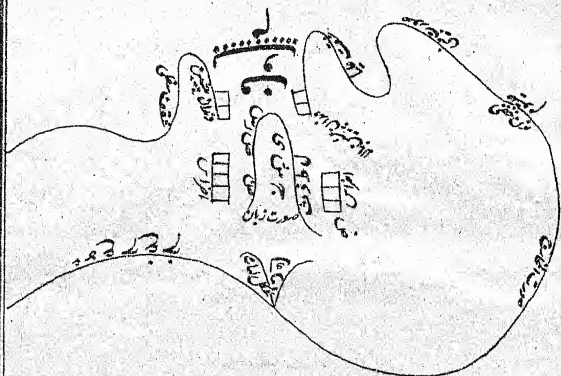
اسماء	کمی	کونی	بهری	شاهی	کمی	مینی	کلمات	روزن	کسب	اعزاز
سازگار	=	۱۸۲	۱۸۱	۱۸۲	=	$\frac{۱۸۲}{۱۸۲}$	۸۱۱	۳۸۲۶	۵	۳۷
صفت	=	۸۷	۸۵	۸۶	=	=	=	۳۶۹	۵	۳۸
زمر	=	۷۵	۷۲	۷۳	۷۲	=	=	۱۱۷	۸	۳۹
موسن	=	۸۵	۸۲	۸۶	۸۷	=	=	۱۱۹۹	۹	۴۰
نضات	=	۵۴	۵۲	=	۵۳	=	=	۷۹۶	۵	۴۱
شوری	=	۵۳	۵	=	=	=	=	۸۶۶	۵	۴۲
زخرف	=	۸۹	=	۸	۸۹	=	=	۸۳۳	۳	۴۳
دخان	=	۵۹	۵۷	۵۶	=	=	=	۳۶۶	۳	۴۴
باشی	=	۳۷	۳۶	=	=	=	=	۲۱۹۱	۴	۴۵
اقتان	=	۳۵	۳۷	=	=	=	=	۲۴۴	۴	۴۶
آفتاب	دن	۳۸	۳۷	۳۹	=	=	=	۵۳۹	۴	۴۷
فتح	مختلف	۲۹	=	=	=	=	=	۵۶۰	۴	۴۸
حجرات	کمی	۱۸	=	=	=	=	=	۳۷۳	۳	۴۹
قی	=	۴۵	=	=	=	=	=	۳۷۵	۳	۵۰
فاریا	=	۶۰	=	=	=	=	=	۳۶۰	۳	۵۱
طور	=	۴۹	۴۸	۲۹	۴۷	=	=	۳۱۶	۲	۵۲
نجم	=	۶۲	۶۱	=	=	=	=	۳۶۰	۳	۵۳
قر	=	۵۵	=	=	=	=	=	۱۴۲	۳	۵۴
حسن	مختلف	۷۸	۷۶	۷۸	۷۷	=	=	۳۵۱	۳	۵۵

اسماء	روح	جود	کلمات	دین	کی	شادی	بهری	آیات کونی	کی مدنی	نام در ست
۹۴	۱	۱۰۳	۲۷	=	=	=	=	۲	=	المعظم
۹۵	۱	۸۰	۳۴	=	=	=	=	۸	=	تین
۹۶	۱	۱۸۰	۷۲	=	۲۰	۱۵	=	۱۹	=	علق
۹۷	۱	۱۲۰	۳۰	۵	=	۶	=	۵	=	قدر
۹۸	۱	۱۴۹	۳۵	=	۸	=	۹	۸	=	بینه مدنی
۹۹	۱	۱۳۰	۴۵	$\frac{9}{2}$	=	=	۹	۸	=	زلال مختلف
۱۰۰	۱	۱۳۸	۴۰	۵	=	=	=	۱۱	=	مادیت
۱۰۱	۱	۱۵۲	۳۶	=	۱۵	=	۸	۱۱	=	قارعه کی
۱۰۲	۱	۱۲۰	۲۸	=	=	=	=	۸	=	کافز
۱۰۳	۱	۱۶۰	۲۴	=	=	=	=	۳	=	عصر مختلف
۱۰۴	۱	سرخا	۳۳	=	=	=	=	۹	=	بمزه کی
۱۰۵	۱	۵۶	۲۳	=	=	=	=	۵	=	فیل
۱۰۶	۱	۷۳	۱۷	=	۵	=	=	۴	=	زربین
۱۰۷	۱	۱۰۵	۲۵	=	=	۶	=	۷	=	ماحون
۱۰۸	۱	۴۳	۱۰	=	=	=	=	۳	=	کوش
۱۰۹	۱	۹۴	۶۶	=	=	=	=	۶	=	کافرون
۱۱۰	۱	۷۹	۱۹	=	=	=	=	۳	=	نصر
۱۱۱	۱	۸۱	۷۳	=	=	=	=	۵	=	تبت
۱۱۲	۱	۴۶	۱۵	=	۵	=	=	۴	=	اشناس
۱۱۳	۱	۶۷	۲۳	=	=	=	=	۵	=	فلن مختلف
۱۱۴	۱	۸۰	۲۰	۶	=	۷	=	۶	=	نفس

اعداد
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳

فصل ششم جب کہ حروف اپنے مخرج سے بخوبی ادا ہو وین اور علم بوقت
 وغیرہ حاصل ہو اسکو علم تجوید کہتے ہیں چنانچہ حضرت علی نے تریل کے منفی ہی
 فرماتے ہیں امام بیہقی نے سولہ مخرج کہتے ہیں اور امام غلیل سترہ کہتے ہیں اور یہ سب
 مخرج انسان کے دہن میں ہیں اول پنج دہن کا مخرج حروف مدہ کا ہے کہ اونکو
 ہوائی کہتے ہیں وہم جر حلق کی کہ وہ مخرج ہمزہ اور ہا کا ہے سوم پنج حلق کا
 کہ اوہمین سے عین اور حاکتے ہیں چہارم شروع حلق کا کہ اوہمین سے عین او
 خاکتے ہیں پنجم جر زبان کی مع اوکے مقابل کے تالو کے کہ بیان سے قاف نکلتا ہے۔
 ششم ہوا کے نیچے ہے وہ مخرج کاف کا ہے ہفتم شجج زبان کا مع اوکے سامنے
 کے تالو کے کہ بیان سے جیم و شین دیا نکلتے ہیں اور بعضہ عین کو جیم پر مقدم کرتے ہیں
 ہشتم کنارہ زبان کا متصل ڈاڑھ سے کہ عواد نکلا جاتا ہے نہم کنارہ زبان کا
 تالو کی اوس جاسے نیچے لگا وین کہ جہان سے عواد نکلتا ہے تالام بولا جاسے وہم
 اس مخرج لام سے نیچے مع غیشوم کے مخرج نون کا ہے جو ظاہر تر ہا جاتا ہے۔
 یازدہم اس سے بھی نیچے مخرج را کا ہے وہاں وہم کنارہ زبان کا مع جر و
 وانتون اگلے اوپر کے مخرج طا و وال و نا کا ہے۔ سترہم وہم کنارہ زبان کا
 کنارہ دو وانتون اگلے نیچے کے مخرج صا و اور ذرا درمین کا چہارم وہم کنارہ زبان
 کا مع کنارہ دو وانت اگلے اوپر کے مخرج طا و وال و نا کا ہے پانزدہم پیٹ لب
 نیچے کا مع کنارہ دو وانت اگلے اوپر کے مخرج فا کا ہے شانزدہم۔ دو نون لب
 مخرج دا و یا ویم کا ہے اور یم ساکن میں فیثوم بھی داخل مخرج ہے ہفدہم
 نتھے کہ اسکو غیشوم کہتے ہیں مخرج زن خمی کا ہو کہ سب کو ظاہر تر ہیں اور اسکو
 نون غنہ اور غنوی بھی کہتے ہیں نون خفی وہ نون ساکن ہو کہ جبکہ آگے حرف
 حلقی اور یا حرف ہرملون شون اور اگر حرف حلق ہو گا تو نون ساکن کو بھی ظاہر کرے
 پزیرین گے اور اگر اوکے آگے کوئی حرف ہرملون کا ہو تو نون کو اس حرف سے پہلے
 کر کے اوہمین اور عام کرین کے یعنی نشہ بد سے اس حرف کو چڑھیکے اور اس جگہ

واسطے زیادتی توضیح کے شکل وہن کی مع قیمن مناج حرف کے لکھی جاتی ہے۔

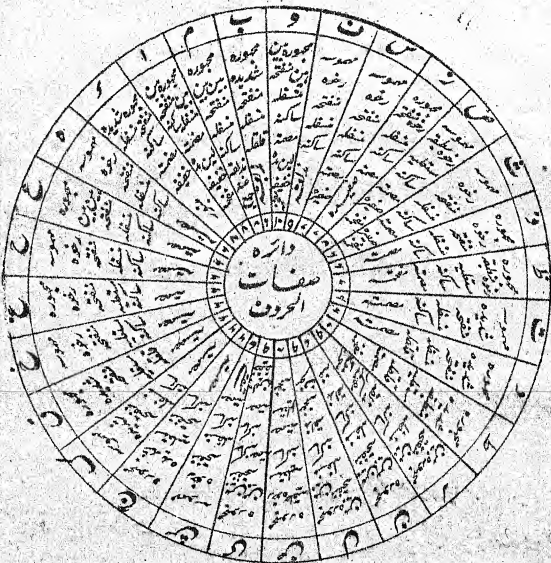


اب واضح ہو کہ ان حروف کی صفات بہت ہیں اور باعتبار صفات کے حروف کی
کئی قسمیں ہیں قسم اول مہوسہ وس آواز کو کہتے ہیں کہ جو آواز کے قدم میں سے
بر وقت پلنے کے آتی ہے اسی طرح ان حروف میں بھی نرمی ہے کہ آہستگی سے
بولے جاتے ہیں اور جب کہ ساکن ہو لیکن تو سانس نہ رکھے بلکہ بدستور جاری رہے
اور وہ یہ ہیں س ت ث ح ط ک خ ص ف ہ اور کل
حرف ۱۲ ہیں اور ان میں سے یہ دس مہوسہ ہوئے باقی قسم دوم کے اونیس
حرف مجبورہ رہے کہ جبکہ ساکن پڑنے میں سانس رک جاتی ہے اور چوٹیں
سے ساتھ سختی کے بولے جاتے ہیں اور انکو شدیدہ کہتے ہیں قسم سوم جس کا
مجموعہ یہ ہے ا ج د ل ک ق ط ب ت اور چوٹیں سے نرمی سے بولے
جاتے ہیں یہ قسم چہارم ہے جگا مجموعہ ح س ش ض ط
ع ظ اور پانچ حرف در میان نرمی اور سختی کے ہیں اور یہ قسم پنجم ہے
میساکر من عر اور چار حرف مطبقہ ہیں اور یہ قسم ششم ہے ص ض

ط ظ اور سوائے ان مطبقہ کے سب حرف متغیر کھلانے ہیں اور یہ قسم سہم
ہے اور سات حرف ہیں کہ ان کے پڑھنے سے آواز بلند ہوتی ہے ان کو سہم قلیہ کہتے
ہیں اور یہ قسم شتم ہے اور وہ **حَصَّ ضَغَطَ قَط** ہیں اور سوائے ان کے
جتنے حرف ہیں وہ سب پستی سے نکلنے ہیں اور یہ قسم ہم ہے اور پانچ حرف
ہیں کہ ان کے اوکرنے میں زبان قرار نہیں پکرتی بلکہ حرکت رہتی ہے ایسے
مخرج پر لگ کر اوچٹ جاتی ہے ان حرف قلقہ کہتے ہیں اور یہ قسم دہم
ہے اور یہ **جُدُ بَطُحُ** ہیں اور ان کے سوائے جتنے حرف ہیں وہ سب
ساکن ہیں یعنی زبان ان کے ساتھ مخرج پر جم جاتی ہے اور یہ قسم یازدہم
ہے اور تین سے اوپر ہوتے ہیں ان کو ذلفیہ کہتے ہیں اور یہ

قسم دوازدہم ہے اور **ث ظ ذ** ہے اور ان کے سوائے جتنے
ہیں وہ سب مصمتہ کہلاتے ہیں اور یہ قسم سیزدہم ہے اور تین حرف ہیں
کہ جنہیں سے سبھی نکلتی ہے جن کو حرف صغیرہ کہتے ہیں اور یہ قسم چار دہم ہے اور دو
ص زس ہیں اور جو حرف علت کہ ساکن ہے اس کو سبب زنی کہ لین
کہتے ہیں اور جب کہ ان کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو ان کو مدہ اور ہوائی
کہتے ہیں اور پانچ اور حرف مدہ اور تون اور ہمزہ کو سبب خفت اور ہلکے پرن کے خفیفہ
کہتے ہیں اور حرف مطبقہ اور تان زیر والی اور پیش والی اور وہ تان کہ جبکہ پہلے خفیفہ یا
خفیفہ ہو اور لام اللہ کا کہ اوس سے پہلے کسرہ نہ ہو سے یہ سب تقویمیں بسبب ان کے کہ پڑھنے پر
جہاں سے ہیں اور ان کے اوکرنے میں زبان کا پستی یا سلیطہ اوس کو مرتعدہ کہتے ہیں اور ہمزہ کو
بسبب ان کے کہ اوس میں آواز بلند ہوتی ہے منور کہتے ہیں اور تین بردقت ادا کے پرالگہ
ہو کر نکلتا ہے اس لیے اس کو مستفصل کہتے ہیں اور صداد کہ بردقت ادا کے ورازیوکر
سے جب نہ پستی پیش کو ورا کرے ہیں تو وہ پیدا ہوتا ہے اور جب کسرہ پستی پر کو ورا کرے ہیں تو
پیدا ہوتی ہے اور جب قلمی لہر کو ورا کرے ہیں تو اولت پیدا ہوتا ہے جس سے ان کے مطابق کسرہ
اور اولت کے مطابق خفیفہ ہے اور ہمزہ یا غم علی غلبہ

مختلف ہے اس لیے اس کو سبب تکمیل کہتے ہیں اور یہ تمام صفات بالاختصار ووافق
قول امام غزالی کے ہیں جیسا کہ توضیح اوکی اوس دوارے سے ملاحظہ ہو



فصل ہفتم تلاوت قرآن شریف نہایت فضیلت رکھتی ہے اور بعد از الفاض کے
اور کوئی عبادت موجب تقرب بچند اسوائے تلاوت قرآن شریف نہیں جو حضرت ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلام اللہ
تعالیٰ کا سارے کلاسوں پر ایسا بزرگ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سب پر بزرگ
ہے ابن صلاح کہتے ہیں کہ ایک راست اور بزرگی بنی آدم کو یہ دی گئی تھی کہ کسی
اور مخلوق میں یہ نہیں ہے چنانچہ ملائکہ شائق رہتے ہیں کہ قرآن شریف کسی سے
نہ کرین اور بطرانی کہتے ہیں کہ جو شخص بغیر اس کے کو قرآن شریف تعلیم کر گا وہ جنت میں

نایب پادوسے گا اور امام احمد عامر سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا کہ جس شخص کے پوست میں قرآن شریف ہو گا وہ اسکے پوست پر اثر لگا کانوں کی لگا
 اور عید اللہ کہتے ہیں کہ مراد پوست سے دل میں کایا ہو اور ابو داؤد روایت کرتے
 ہیں کہ جو کوئی قرآن شریف پڑھ کر بھول جاوے گا وہ روز قیامت بے برکت اور اندھا
 اوتھے گا اور لازم ہے کہ پہلے سو اکرے اور با وضو و قبلہ ہو کر نہایت ترتیل اور
 عاجز خری اور غلغلی سے پڑھے اور اعوذ اور بسم اللہ تمام پڑھ کر شروع کرے اور ایسی توجہ
 خاطر سے تلاوت کرے کہ گویا اپنے خدا سے باتیں کر رہا ہو اور اپنے خدا کو دیکھ رہا
 ہے اور اگر ایسا نہ سکے تو جان لے کہ میرا خدا مجھ کو حکم فرما رہا ہے اور چاہیے کہ اوپر
 آیت خود بخوبی کے خوش ہو اور اوپر آیت خوف کے ڈرے اور روئے اور اگر یہ بھی
 نہ سکے تو رونی صورت ہی بنالے اور باتفاق شرح مہذب میں لکھا ہو کہ وعید اور تہدید
 وغیرہ کے نسخے پر تامل کر کے اپنے تصور پر روئے یا اوپر عمل نیک نہ کرنے اپنے کے روئے
 کہ یہ بھی بہت بڑی مصیبت ہے اور وہیں نایب ہے تلاوت کرنا قرآن شریف کا بقول
 صحیح کردہ ہے اور ایسے ہی بے وضو چونا قرآن شریف کا بروایت مشہورہ درست
 نہیں اگرچہ خلاصۃ الفتاویٰ اور کشف شرح وقایہ ابوالکلام میں جائز لکھا ہو مگر
 ایک قول امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور جتنے دالی اور حیف نفاس الی کو
 ہاتھ لگانا قرآن شریف کا اور پڑھنا ایک آیت کلی یا زیادہ کا ہر گز جائز نہیں ہو اور امام بیہقی
 کہتے ہیں کہ عثمان ابن عبد اللہ اپنے دادا اس تقی سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن شریف جو دیکھ کر پڑھو اسکو دو ہزار نیکی ہیں اور جو
 یاد پڑھے اسکو ہزار نیکی ہیں اور اسی لیے عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیشہ قرآن
 شریف پر نظر رکھا کرو کہ یہ عبادت ہو اور قرآن شریف پکار کر پڑھنا بہتر ہے آہستہ پڑھنے
 سے بشرطیکہ ریاضت اور کسی کو ایسا نہ دے کہ اس میں جگہ نا ہے دل حشہ غفلت کا اور
 جگانہ کنگان غفلت کا اور متوجہ کرنا ہے کانون کا اور زیادہ کرنا خوشی کا مقصود ہے
 اور بھی تحسین اور نرم و گلین کرنا آواز کا فضائل و مستحبات سے ہر بشرطیکہ یہ تحسین

و تخرین موافق اقتضای طبیعت کے ہوا اور زیادتی اور کمی حروف کی بھی ہنور نہ نما
 و مکروہ ہے اور اگر ساتھ نغمات موسیقی کے ہو تو نہایت فسق ہے
 اور جو شخص کہ پسند کرے وہ بھی گنہگار ہے اور شعب الایمان میں خلیفہ سرور
 ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھا کرو تم قرآن شریف کو عرب کے لحن
 اور آواز سے اور دور رہو تم آواز اہل عشق اور اہل کتاب کے درد سے اور میرے
 بعد ایک قوم ہوگی کہ ترجیع کرینگے جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیع ہوتی ہو سورہ قرآن پڑھنا
 اونکا اونکے پیچہ گون سے اور نہ چڑ ہے گا کہ قبول ہو سکے اور بہتر مقام واسطے قرآن خوانی
 کے مساجد میں آتی ہریرہ سے روایت ہے کہ جو لوگ مساجد میں واسطے قرآن خوانی
 کے جمع ہوتے ہیں اونکو اطمینان اور دلچسپی خدا کی طرف سے عنایت ہوتی ہو اور
 فرشتے اون کو گیرتے ہیں اور یاد فرماتا ہے اونکو خدایتا ہے اپنے مقربوں میں
 اور بہتر ہے کہ قرآن شریف متصل با ترتیب پڑھا کریں مگر جو سورتین کہ شروع
 میں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ فخر جہ میں سورہ سبحہ اور سورہ وہر اور بہتر وقت
 قرآن خوانی کا نصف شب ہے خصوصاً نماز میں اور سب سے بہتر دن جمعہ و پیر
 اور جمعرات اور عشاء اور عشرہ اول و فجر اور اخیر عشرہ رمضان واسطے ملاوت
 قرآن کے ہو اور چالیس روز سے زیادہ میں اور تین دن سے کم میں ختم قرآن کر دے
 اور حضرت عثمان بن عفان شب جمعہ کو قرآن شریف شروع کرتے تھے اور شب پنجشنبہ
 میں ختم کرتے تھے اسی لیے سات منزلیں قرآن شریف کی مقرر ہوئیں سورہ فاتحہ سے
 سورہ الشار تک اور سورہ مائدہ سے سورہ توبہ تک اور سورہ بولش سے سورہ نمل
 تک اور بنی اسرائیل سے سورہ فرقان تک اور سورہ شعرا سے بنی تک اور سورہ الصافات
 سے سورہ محمدات تک اور بنی اسرائیل سے آخر تک یہ سات منزلیں قرآن شریف کی ہیں اور بہتر ہے کہ ہر موسم
 گرما میں اول و زمین اور موسم سرما میں اول شب میں ختم کیا جائے تاکہ باقی نام روز فرشتے آسمان
 پہنچتے ہیں کہ ایک ایذہ تم کے جس قدر دن باقی رہا ہو اور میں فرشتے فرو دیجئے ہیں اور اسطرح
 تمام شب میں بھی اور پھر درود بھیجتے ہیں اور جو شخص کہ ایک ختم کے دعا کرے اور اسکے لیے

رساله موسوم بسم الله الرحمن الرحيم به مرغوب القاری

بعد از حمد و ثنا و درود بر مصطفی صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم بدانکه این رساله است
منظومه در بیان بعضی قواعد و قوانین علم قرأت که مرافقان قرآن شریف را از دلایل
و ناچاریست شتله چید فضول جمع آورده شد تا طالبان این علم را بر وقت بکار آید

فصل در قواعد نون ساکن و نون تنوین که شتله چید حکم است

نون ساکن هم در تنوین وارد حکم چهار	قلب اوقام آمد و اظهار انقار شمار
حکم اول	
که لاقی بالودان همدور را پس بخوان	هر یکی را قلب کن از نیم و باقیش بخوان
نون ساکن نیز تنوین گردد و در سخن	چون رسد با هم پیش قلب کن آرد لمن
شل من بعد و در تنوین کوئی بالعداد	و کلام حق بخوان بشنو قوانین با اعتقاد
انست اندر در شالش هم کلیم بالصدق	یا و در این از کلام خالق جن و بشر
حکم دوم	
حافظا حرمی زیوسن گریاید بعد از ان	پس کنی او غام با غنه لوبهر یک اوران
در شال با سخانی از کلام بی بکلون	هن یکدرون و در تنوین قوم تکلفون
من قوی در نظیر و او بوسن را شمار	به چنان خطا و ذور آمد شالش یا و در
یا حرم حقایق همین در شال هم دان	من نشاء تکفدا تکفیر لکدرون بخوان
لیک ستنی بود و صونا و قنونا و کر	لفظ بنیان چنین دنیا بود او سپهر
فصل در بیان او غام بی غنه	
در بیاید بعد از انرا و اولام بر ملون	پس بخوان او غام بی غنه در ان نون
چون که من رب کجلی من لکنا امولکال	مرحمه للعالمین را هم شمار اندر شال

بعض
من
اگرچه
در هر
درت
و الیک
به پیش
و چنان
بداد
بسی
و الیک
ان
در
لک
و
و
لاوت
نخا
هدی
لی
و
و
و
و

بیخ حرف قلعه بشود عبد الله بصیر
بر سر هر یک ازین آید ترا و قفسه اگر
چون شقایق است خیاطش بجهانم لک
لیک و اکثر جوانی نیز در جاس سکون
باز باشد امر عزیزم بپسردن بجهانم

فان طما و یا جیم و دال باشد یا گیر
بایدت کان حرف اخلاقی بپنداری سخت
پس و هاء را شان ال ان ان خوش مزاج
و نظیرش گوشت چون قطعون قطعون
نیز چنین بشود ازین زبان طما و یا جیم و دال

فصل در قواعد سیم ساکن و از حروف بوف

سیم ساکن را ملاقی سیم آخر گر شود
ما لکند تین و دینهم را در شانین دار
در ملاقی با و او و فابود آن سیم را
لیک اخفایش تسع الفه را اول سیم
چونکه آید یقود و یل یعد بشود و اگر
گر نشد و سیم با هم نون آید در کلام
گویم از مصوت شال سیم لما جاء هم

پس و را و غام با غنه ترا لایق شود
از کلام آن غمسه خالق لیل و نهار
هر یک جایز بود و اخبار و انفس امر ترا
بر تیشلش ترا صیغهم و اضع تربت
عنهم فی دینهم در شل غامی به و در
واجبت اخبار غنه سخت تر و در کلام
پس نظیر نون را تحقیق میدان انکم

فصل در قواعد قسم ادغامات حروف بحر و امتناع و س

حرف ساکن را ملاقی حرف تیشل سیم بود
شل آن قاضیه بده و دیگر شالش کل لک
بعد مد که بود در کلام اخفایه بگو
تا اگر دو زائل آن مد که شالش بلام
متنع او غام از من و الذی یقهم نظیر

از زبان او غام اول در دیگر لازم بود
بهمان بدار که گفته است و ذکر لغت
حرف بکشش از زبان او غام یا شلی مد
لازم و واجب بود هر مد که آید در کلام
نیز هاء و الواو الصلحی ای و با و یا و گیر

قسم ادغام دال قد

وال قدر اینجاں او عام جان و بر سر
آن عشر تا شش دال ذال سین لیس
قد بین قد سمعنا فی قد دخلوا انگر
باز دخلوا بدان وقد ظلم پس قد بکل
شش عاب بسیار جستم لیک نام و نظر

نزد و قرا آمده در زیت القاری نگر
سین ضا و ضا طاطا و دیگر جیم و این
قد دال انا قد صحت بر قد شخضم کمر
این همه اندر شالش گویت آرمیدل
گر قویانی بنظم گردان درین مسکون

قسم او عام ذال او

بریا یید بعد اذ آن تا جیم و ذال سین
ذال اذر آن زبان او عام سکین بدین
و این شالش اذ تا ذال اذ بکل پس اذ
باز اذ ذین بدان و نیز اذ دخلوا تام

یا یکی از صاد و ز اعدال آید اسمین
چون شالش از کلام محترم آرم بیان
اذ شخضم اذ شخضم قفا سے عزیز پر ادب
این همه از حق تعالی آمده اندر کلام

قسم او عام تا شش

تا که در تائیت آید گر بود بعد از و با
یا یکی از ذال و صاد و جیم و تا آید اگر
چون که قالت کما فقه پس اذ ذال سوره
در شال و ال و بر صاد هم ای بر شعور
در شال جیم میدان کما فی جملود

از جوف طاسین و تا و ز اعدال اسی تکف
پس بکن او عام آن تا را و ران ابره
باز اذ اذ تا ذال اذ و دعوت و شش و تا
قد اذ شش دعوت اذ باز و ان جیم و
بشدن از حق و راطه تا کما بعدت نمود

قسم او عام و ال و تا و لام و در را

وال را او عام و ر تا گر کنی باشد روا
ش اول ما غنن شد باز تا فی را شالی

لام را او عام و در را هم شود جائز ترا
گویت قل رب زد فی از کلام فوال لیل

قسم او عام قاف و رکاف و بر عکس او

قاف را او عام اندر کاف باز قاف بیان
چون که شخضم شال قاف در دل یاد د
حیت الف قال معاذ الله و الله

و شخضم و پیمان او عام کشفش بیان
هم شال کاف بنشود تا آید بکار
از کلام حق تعالی گویت اسی تکف

قسم او غام ثا در ذوال	قسم او غام ثا در ذوال
چونکه یکتا ذلک آمد و کلام استعد	گنی او غام ثا در ذوال هم جایز بود
فصل در قواعد صله با ضمیر و عدم آن	فصل در قواعد صله با ضمیر و عدم آن
<p>سده بود اموال او گویم تر تفصیل دار و او ساکن او غریزم بعد از ضمیر خوان لیک متنی بود زین حکم لفظ یکتا یا ساکن را بخوانی چون به این نظر پس صل و ریا رسی آن زمان از پیشتر در صل و رونش باشی همیشه در حد بشنو از من این خبر از قاریان محتر</p>	<p>بانه ضمیر انتم اکنون میان در گوش آرد چون بود مضموم یا مفتوح قبلش آن زمان در شالیش بشنو از حق آخر که هم است که بود مضموم قبلش بعد آن با ضمیر در سکون جوش بیاید یا اگر تامل بود چون که الدین است منتهی آنکه گویم لیک رفیع مضاف حکم است نشانم</p>
فصل در قواعد حروف استعلا و حروف مطبقة	فصل در قواعد حروف استعلا و حروف مطبقة
<p>پیش تنفیس است او اکن بهر کجایابی ویرا خا و صاد و ضاد و ط و ظ و عین و قاف صاد و خا و ط و پ و س و ط و و این چهار و ایما میذار و باشدت بخوانش بر آید اندر آن تقییم بشنو از خدا س لایزال</p>	<p>که بیاید در تلاوت حروف استعلا تر حرف استعلا بیاید هفت حرف آیر تیز چهار حرف مطبقة از آن هفت آمد و شمار هر یکی زین چهار را مشخص تنفیخ باشد چون لب الهمزة و دیگر بار حق طایر نشان</p>
فصل در قواعد تقییم و تزیین را و لفظ الشد	فصل در قواعد تقییم و تزیین را و لفظ الشد
<p>هم به تقییمش او اکن آن زمان آنکه کلام در نظر ضمیر بیاید چون و کلام بشنو حکم تقییمش در آن احوال بر اسم بود تزیین اول بدان باز خواند تقییمش را س ساکن را که قبلش کسر باشد بخوان</p>	<p>را اگر مفتوح یا مضموم آید و در کلام در شال فتح بشنو گویت چون تنفیخ خوان را س ساکن آید و قبلش فتح اجتم بود بر سرش آرام شال بقول رب التعلین را اگر کسور آید پس دوبار کیش بخوان</p>
سده تقییم نماه بعد حروف را اما در کردن در انتخاب	سده تقییم نماه بعد حروف را اما در کردن در انتخاب

در مثال ششم اول لفظ برآید و دار
بعد این متعین آید حرف استعلا اگر
چونکه در صا بی بود هم باز قرطاس بخوان
قبل از آن ساکن آید کسر یا عارض اگر
را اگر مخرج یا مجرور در وقفه بود
پس بشرقیش ادا کن گوشت ایضا نظیر
گرم یا قبل آن از غیر یا ساکن و کسر
پس بخوان هر جا که یایی در کلام بی نیاز
در بود کسور قبلش هم بشرقیش بخوان
لفظ الله را بخوان بر او بیشر مضمین
پس عفا الله مثل آن نیز لفظ الله را
در بیاید کسر قبلش پس بخوان باریک تر

بعد فی مبنی در قسم ثانی هم شمار
پس بخوان و حرف را را نیز از نور البصر
فوقه یکتا بخوان و نیز در شش بدین
همچنان مکش و مکش ان انکم مکرر
نیز قبلش یا ساکن از نون واقع شود
چونکه فیها التثنية میدان بعده نغم القصیر
یا زاید قبل آن ساکن هم از نون و زاید
چون نغمی خست حتی مطلقه لفظ
چون که عین اللفظ الشوازی را و در جان
فتح یا صمد بود که قبل از آن نغمه
هر کجا یایی یقینش بخوان گویم ترا
شدش الحمد لله و کلام الله نکره

فصل در قواعد

در عدد و آخر حرف مثلث است با خبر
و او ساکن آید و الگه قبلش ضمیم بود
هر سه این احواف را در لفظ توضیح اگر
بهمه مد که گویان است عزیز یا تمیز
مطلبی و بدل نامش بود و گویان جان
و در حرف مد اگر آید یک از او یا مد
پس بخوان نویسمی نذر آن اگر بر کرد
مکین اگر برادر نیز نامش بیاد دار
حرف مد را منتفی حرف شد و اگر شود
لازم و عدل و ضروری است باشد یا

چون الف ساکن که قبلش و یا که در و زبر
یا ساکن باشد و کسور قبلش هم بود
هم شد اسباب مد گویم ز قول معتبر
یک الف مقفای مکش مد و یا با او که
همچنین سهو و کشته و میان قاریان
نیز در حرف شش بعد از او که بر حیا
ش قاریا و بعد از نون فی یسم بود
این همه قانون را هم از و لیکن است
پنج الف مقدار آسمان را الاق بود
صا و نون و حاء و نون را و در مثال ششم

بعد آن احرف مد چون همزه آید پدید
 یک لفظ بیانی جمیع آن هر دور
 گریانی در دو لفظ آن هر دور است
 باز بشنو مفصل را گویت تفصیل دار
 در اخیر لفظ اول نیز باشد حرف مذ
 چون ساء بشنوا زحق و زشال متصل
 اگر شود آخر حرف مد را حرف ساکن متصل
 سه الف مقدار مد و دو یکش اسم بر فاعل
 نام اول مد ساکن نام ثانی ای حیوان
 بعد با سه مضمره که همزه آید اسکبر
 تا بقدر و در ده انگشتان یکش مد اطلالی
 یکش اوقت هم مقدار آن مد مضمره
 مد هر حرف مخفف اسم او موصوفه شد

همچنان تا سه الف مقدار مد باید کشید
 نزد قر متصل ناست بود گویم ترا
 نوزد نام او آن وقت باشد تفصل
 تا تر آسان شود و انتشت اسه کا سکا
 ایند اسه لفظ ثانی باز آن همزه بود
 باز فی اعتنا قهقذا ندر نظیر مفصل
 یا شود آن حرف کو بر وقت باشد شست
 در نظیر من گویت چون غا لان یقتن
 لازم و عارض بود و در اصطلاح قاریان
 هم نباشد حرف ساکن قبل آن یا مضمر
 چون که اسری از مصحف بر سرش آمد
 چونکه لیس و دو که خسته آمد در نظیر
 همچنان از راویان معتبر مسروح شد

فصل در قواعد مخارج حروف

در حرف آمد مخارج شان زده احوال نمود
 و آنکه غنة و مصفیم دون بود از نه آن
 حقیم و هم هابو در اقصا خلق هم در
 نیز از ادواتش تا و عین می آید برون
 حرف تبا نجوب حاصل شود و هر چه جزو
 کاش اندک سفل است از قاف من فک لها
 و در میان لام وقت نطق از کام بلند
 یا می ساکن که بود مفتوح قبلش نیز
 و گمان آن زبان و باز را ضرس بلند
 خدا در اطراف خارج میشود و بنا و گر

بشنو این گویم از قول سین و سیمبر
 از مخارج تنقی که روم بیان و ذکر آن
 عین و حاید برون از او طش و بریده
 منرب غما را نیست و علیا لا کثرون
 قاف از اقصی لسان از خک خارج بود
 یا در این فر دلت آحاب علیه و صفا
 جیم و شین و یا بر کت که بود آبره مند
 از زبان خارج برون آید بدان انگشت
 کن لفظ صفا را هم بخنین او بشنود
 هیچ حرفی درین مکان ناید برون و خوش

کشم از اسالسان باز از کیم بلند
مخرج نوقت از مکان لازم اکثره بین بان
از گنار از زبان کو جانب ظهرش بود
قرب مخرج در میان نوقت باشد بیان
طاولت و ذال از مخرج ثنایا سے بلند
از سر نوک ثنایا سے بلند و از زمان
وزن دندان با سه زیر و از نوک زبان
و سر نوک ثنایا سے بلند اسه مهران
و او گر باشد بکرت از هو اسه هر دو لب
از بین مخرج برون آید دما و مستقیم

میشود حاصل عنبریم این سخن برون
اندکس پائین بود و از وجع قاریان
نیز از کام مطه حرف را حاصل شود
لیک را آید برون از اندکی بالا آن
نیز از اسالسان ظاهر شوند که شوند
فان و طاولت و ذال را بیرون براری زدن
صناد و سنین و تدابرون آید بکرت
باز بطن لب اسفل مخرج قار ابدان
میشود حاصل بگویم مرترا ای با ادب
یا سه ساکن گر بود مفتوح قبلش نیز نیم

فصل در رموزات و قف

در بیان و قف قرآن حافظا گویم کنون
در کلام الله و بیانی تیم را پس بگوین
طای سرحی را چوینی کن تو و قفش از
هم بایه کر و کیم یا و قفه بود
پس در آن هنگام آید پیش و تابع در
میشیش میدان که آن آید بکیش میشود
گر باشد بیج شش با و سه مرکب از زبان
گر بایه کیم جان باشد در دو و و چیز
از اگر گالی بدانش ای برادر عکس جیم
صناد را هر جا که بینی نشان یا بکند زانو
خاتمه رفته قبل از آن که زانو قاریان
لیک بر و سه وصل بهتر حافظا نام

نشدن از من تا تر اور وقت باشد پس
مکند از و سه که گذشتی بیم گفت اند
که بایه کر مرکب بکری بکند از آن
یا اگر قف یا محط یا جیم یا هم ترا بود
حافظا این نکند تا و رشتن گویم ترا
در لزوم و قف یا و غیر او سه عقد
مستقل پس و قف خوانی بی تا اند
وقف و صلت لیکن اول بهر ای و بی نیز
پس در آن صلت بود از و قف اولی ای که
در ضرورت هم رد باشد تا و قف مذکور
لیقرون الوقف ایضا عنده کل الکمان
گر گنی تو و قف در و پیش از انهم را

حذوق آید قلامش طاقه بود
وقف که مکتوب یابی ایستی و اتم در
لا قسط اگر آیدت قفسی کن هرگز در آن
گر کنی تو وقت در و سه بیم کفر است از آن
کات درستی کند تک آمده در هر مکان
مقادیر وقت ضروری قاریان کردند

فصل در الفاظیکه پرسیده شوند بطریق امتحان مراقظانرا

این همه الفاظ از هر سوال و هم جواب
که در قرآن بیاید چارهاست باخبر
تیر و شش بیاید لفظ تقدیر از خبرین
این چهارم را سه کورت و در هر دو عم
در دو موضع بود یعنی یکسریش در آن
چون که خبری بود یعنی در بودید آن و اگر
قال در قرآن یکی یا دو پیش آمد پدید
در دو ماست و البته چون چند آمدی مگر
لفظ تعلیل که آمده و بار دفع لازم شد
که بخوابی بنگریش فی مصحف الله یعنی
آنکه قال ای را در گسی پرسد فصل
اگر کسی پرسد در آن سوره است یا نه که
پرس در آن بکلام الله یا نه تا لیجواب
اگر کسی پرسد در آن ثبات ثبوت ثبات
و نه بود این کان بخبر و هر دو هم با خبرین

مجموع سازم براسه طالبان اند کتاب
قد وجه الله انان اربع شمرند بقر
در هر تقدیر ثابت یا در آن تقدیرین
با چنین هرگز نیاید در کلام محترم
اولا در بود تالی و در خارج اسی همان
من عذابا بود یعنی را در خارج می نگر
دیگر سه شمس ندیدم باز در مصحف مجید
در هر کوع همیشه از بود اسی نیکویر
مثل او دیگر نیاید در کلام الله نما
در این خبر و اول در هر کوع با خبری
کان بیاید در هر کوع ثالثا تکلم ارس
کا در آن یکسریست یعنی لفظ ایستقام
قول الله در جوابش بکلام الله خوان
یا پرسد هر ترازو از بات بیست و دو بات
در هر کوع ثالثا شمس در بود اسی نیکویر

فیه درصفت کثیر آمد ولیکن اگر کسی
اول اندر سوره فرقان بود و اگر درین
و در کلام الله یک لفظ بود و لفظ لذی
الفاظ اول را بجز در اول و عشرین ان
و آنکه در تنزیل تجوی من کثیر التالیف است
حافظ این لفظ را وقتی کسی پرسد ترا
که کسی پرسد ترا لفظ عزیز دخی (توقام
و من اعظم اگر جوابی در ایامی شباب

لفظ فیه واحد است بهیچان لفظ لذی
سوره والفجر اندر لفظ ثانی را پسین
بهیچان و در موضع واحد یا بدخلیدین
الفاظ ثانی را بجز فواتس و عشرین جواب
لیک تجوی تحتها الا فخر کما و انفع است
گو که اندر سوره توبه مگر یاسی و را یا
گو که آن باشد یکی در صفت رب لا نام
در رکوع اولش والله اعلم بالصواب

فصل در عذرات ناظم این رساله

رفته باشد اندرین نظمی اگر رسو و خطا
نزدیک یک باب گشتان و طغولی خوانده
نقشی شد این رساله از غایات حسدا
و ده آهی طالبان را زین فوائد صفت
از طغی سید الکونین ختم المسلمین

تصد اصلاحش بفرما اگر کم بود خطا
از زبان فارسی من عاجز در مانده ام
از زبان صنعت این مسکین عبد الله
جامع دهم کاتبش را روز محشر مغفرت
هم طغی آل اصحابش کیا و ستدین

پند سودمند

حکام کی خفیل بر کرد دل به جوی
بعد از آنکه بر توصل صفت و نحو
بهر حدیث و فقه تفسیر آت مستدر
که فکر اس تهو کی شکی تیری پاک
چون غفلت وقت از ای کامه بین
هر سلمان کو لایم که است پند ای مکرر معنی صد شکر با لایم که هر یک کنی بر سر هر

پند که فرمان کاشنی مشهور
سے سبب پند که تو او سکر
پند که هر یک کو هر عقل تو سکر
بکی میب طلب بر کیا و نایست پاک
نمونه پند که تو وقت اساکر
هر سلمان کو لایم که است پند ای مکرر معنی صد شکر با لایم که هر یک کنی بر سر هر

ورکوع و سجود

بسم الله الرحمن الرحيم

تقدیر سیارہ و صورت

بعد از حمد خداے فوالکرام ۱۰
 بشنوائے صاحب تلاوت پاکدین
 نابراسرار خدا آگه شوی
 ہم ز سیارہ رکوع و اہم سجود
 ہم ز ادب تلاوت اسے جوان
 ہم ز دیگر محاسن آگه شوی ۱۰
 بے وضو ہرگز بخوان قرآن را
 گفت شخصی یا محمد مصطفیٰ ۱۰
 کرد باوی خنجرین احمد خطاب
 وہ صحیفہ یافتہ آورم صفی ۱۰
 و صحیفہ بر خلیل اللہ کریم
 و ان کتاب عیسے و انجیل را
 و ان توفیقان بر محمد مصطفیٰ
 مصطفیٰ گفت از زبان خویش تن
 افضل لطائف قرآن خواندنت
 بشنوائے تالی تو این نظے ز ما
 اولین سیارہ الف لام بیہم
 سومی تک ال رسل اسے مرو دین
 چہمین و الحصاصات اسے مرو دہ
 ہشتے نوادہ سمعوا را برسبین ۱۰
 نہ شدہ قائل الملائکات بر و ن

نعت حضرت مصطفیٰ خیر الانام ۱۰
 چند بیتے از من مسکین چنین
 واقعت از سر کلام اللہ شوی
 ہم ز سورت و آیت ہا و روایت
 واقعت و محرم شوی چون حفظان
 ہیچ مردان راہ مرو دہ شوی
 لایسہ را بخوان اسے خوش لقا
 جلگی چند دست اکیتاب خدا
 یکم و چار آمدہ جملہ کتاب
 شیت را چیشاہ بر اورین سنی
 آمدہ تورات بر موسیٰ کلیم ۱۰
 ہم ز بور آمدہ بد او از حق خدا
 مصطفیٰ کف الورے بدرالدجے
 اتم را برتاسے مرو وزن
 اہل قرآن اہل اللہ بے طنست
 تابداست نام ہر سیارہ
 و تویے سیقول شد بیشک و بیم
 لرت تن لو الہر جبارا مدسین
 لا یحب اللہ شمش کن نگاہ را
 پس بدان کو انت کما ہشتین
 و اعلو وہ یازوہ لغت دون

دوازده بنگر و ماسن و اچا ۱۰
 پس بدان قائل الم را ده و کش
 بستم اسن خلق اسے جان سن
 پس ومن یفتی بدان توبت و دو
 ہم قرن اعظم بدان بست و چهار
 بست و شش را هم ایجان بخوان
 قد سمع اللہ بدان بست و هشت
 چون سی ام سپاره تم خوانی جان
 در کلام اللہ تو اسے شیرین یار
 اولین نمازت بقسمه و دهم ش
 بعد از ان العائم و هم اعرف والا
 یونس و هم یهو و یوسف شد انرا
 خوان تو اسرا یس زان پس کت
 حج آمد سونفون و نورین
 نعل و ان و هم قصص هم عک و
 بنگری زان پس تو اعقاب و
 صا و بنگر زمر را هم بعد از ان
 زمر و آمد بعد و بنگر انرا
 بعد از ان سورہ محمد یا یوسف
 طوزیم چشم و دیگر گشته
 هم بخوان ام شد چشم

[illegible]

هم نافعون^{۷۲} و هم تائبین هم طلاق
 پس قتل الحاقه آید یقین
 خون مرغل هم مذرتیک ذات
 وان بشمارا هم وگروالت ازعات
 هم مطفین^{۷۳} و شقت را سخوان
 وان از ان پس غاشیه هم فجر را
 پس الم نشرح^{۷۴} وگروالتین خوان
 لم یکت^{۷۵} و هم زلزله هم عاویات
 هم کاتر وان و عصر و هم سزده
 بعد از ان باعون و کوثر کافرون
 خوان تو اخلص^{۷۶} وفاق هم ناس را
 در قرآن جمله کوع است عوان
 آیت قرآن که جمله دگر گشت
 یک هزار ارش امریک ننی شدید
 یک هزار ارش در شمال اعتبار
 پاخذش بحث حلاست و حرام
 شقت و ششش ان هست منوع الکث
 چاره عجمه چو آمد و قرآن
 بقت عجمه فرض آید بیگان
 حج وال و نیز الف لام میم
 بعد از ان سه عجمه واجب شد ختم
 چار عجمه هست آید جان من

پس شدہ تحریم و ملک امر باوفاق
ہم معارضی توجہ و ہم جن رائیں
پس قیادت و ہنر زان نہیں سلات
شد عبس ہم کوشت فطرت ثبات
ہم بروج و طارق و اسطیلا
ہم بلد ہم شمس و لیل و انصفا
پس ازان اقرار و دلیل و قدر
پس بخوان القادر اے نیکذات
فیصل آمد ہم قریش احو شکست
ہم نصر ہم اسبب میں اسے و فزون
و حق امعیس سکین کن دعا
یا قہر و شصت و شش آبیگان
شش ہزار و ششصد و شش و شش
یک ہزار شصت و یک و یک و یک
یک ہزار شصت و یک و یک و یک
صد اذان تسبیح و ورد و صبح و شام
نتم شد و اللہ اعلم بالصواب
فرض و واجب ہم و کرست بدان
سجدہ رعد و نخل ہم سجدہ قرآن
نیز اسرائیل و دیگر حاسم سیم
سجدہ اعراف و کریم صا و ہم
سجدہ بجنم و نخل و کریم کن

وان توقف نیز قرائن قبیل
وان بقرآن اسم الله را می خوان
حافظ این نظم را بشنو کنون
سیم وقف لازم است مگذازو
طیچو وقف طلق آمد مر ترا
جیم جانگر گذشتی هم رو است
زاجود ایستی اندر خوش است
صاورا وقف مخص خوانده اند
فات وقف و توقف کن دران
خاورا وقف ضروری گفته اند
لا اگر باشد علامات اندرون
گفت اسمیست بهرت حافظا
پس بدین ترتیب خوان احباب
مولوی یعقوب چرخه اے فتا
اوز حافظ دین بخاری با کمال
پسین منزل پتزل امجوان
که بر سر عقیم تو آن یا صفنا
روز جمعه پس زلف لام سیم
روز شنبه ز اول الفام بان
روز یکشنبه ز بونس کمان جوو
از سر طله دوشنبه را بخوانند
در سه شنبه عینکوت آشاکرو
چارشنبه زمر خواند سیمگان

کرد اسمیست نظمی بے عدیل
یکهزار و پانصد آدب بے بیگان
تا ترا در وقت باشد رهنمون
گر گذشتی بیم کفرست اندرو
مگذرے زو هر حجابا بے ورا
لیک استادن ورو اولی تر است
لیک بگذشتی بیسه اولی تر است
ایستند در وے اگر در مانده اند
لیک رخصت شد گذشتی بیم ازان
لیک این معنی بیسه در سفت اند
نیست وقفی مر ترا مگذر از و
تا به المی وقف بار اسبے خطا
گشت روشن از بنی اصحاب را
کرده بود این نسخه از بهر خدا
این سند میداشت او صاحب جمال
آدا پنجم این ترتیب بان
کرد این ترتیب آن شاه بدکے
خوانده تا الفام آن خلق عظیم
تا باخر تو به خواند سیمگان
تا سر طله ملاوت سے نمود
چون قصص آخر شده ہیں باز ماند
صاورا وقف خواند قرائن باز کرد
این طریق ختم او بود است بان

ختم قرآن سے منوآن شاہ ما
از محمد بہمہ اصحابیان
حاجتش گشتہ روادل شاد ماند
سر خردمانی تو در دنیا و دین
از براے جان پاک مصطفیٰ
یا دعاے خیر اسمعیل را
گر تو حافظ ہستی این را حفظ کن
بیخ و باسیارہ دان تا ماندہ
نایہ یونس بیخ سیارہ شدہ
تا بہ اسرائیل پاک چار دان
نایہ شعرا چار بالا بدان
تا بہ والصفات شد سیارہ چار
تا زسورت قاف سہ جزیم دان
ختم کن قرآن اے روشن ضمیر
نظم اسمعیل را کن حرز جان
در بیان حفظش گئے ناید خطا
یک شمر دن کے تو انہم از ہزار

چخشنبہ را شروع از واقعہ
انچنین ترتیب اثراست بان
ہر کہ قرآن را بدین ترتیب خواند
ہر ہر حاجت کہ خوانی ختم این
حاجت سازد و وابے شک خدا
یا دکن تو بعد ختم اے خوش لقا
بشکو ترتیب منی اے جان من
روز جمعہ خوان زسورہ فاتحہ
روز شنبہ خوان زسورہ ماندہ
روز یکشنبہ ز یونس اے جوان
روز دوشنبہ ز اسرائیل خوان
خوان سہ شنبہ را ز شعرا نامدار
چار شنبہ را ز والصفات خوان
پنجشنبہ را زسورہ قاف گیر
یا د بالا چار سیارہ بدان
ہر کہ خواند انچنین مشران را
ہم ثواب و مژوہ باید بے شمار

تفضیل تلاوت قرآن شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن
شریف کی تلاوت نماز کے اندر کھڑا ہو کر کرے اسکو ہر حرف کے بدلے میں تلو
نیکو کا ثواب ہوگا اور جو بیٹھ کر پڑھ کرے ہر حرف پر پچاس نیکو کا ثواب ہوگا اور جو چھڑ
نماز میں نہواد رہا وضو تلاوت کرے پچیس نیکو کا ثواب یا دیکھا اگر بے وضو پڑھا
کا تو دس نیکو کا ثواب ہوگا۔ افضل یہ کہ رات کو اکثر تلاوت کرے اور قیامت
جمعیت مل کر دیا دہ ہوئی ہے۔

رسالہ معرفت و	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بیخارج الحروف
---------------	------------------------	---------------

سب تعریف اللہ کے واسطے ثابت ہے اور صلوة اور رحمت بیشمار ہمیشہ اللہ
سجائے نازل کرے اسے نبی اور اپنے مقبول پر کہ ساری مخلوقات سے انکو سبداور
قبول کر لیا ہے وہی مقبول محمد بن اور انکے آل اور اصحاب پر اللہ سبحانہ باران رحمت
کا برساوے اور قرآن کے قاریوں پر اور قرآن کے دوستداروں پر باران رحمت
کا برساوے بعد اسکے علیٰ جو نبوری فائدہ عام کے واسطے حروف و آئی کے خارج
کا بیان اس طور پر کرتا ہے اور اسکا ایک نقشہ بطریق جدید اسطر حصے لکھتا ہے کہ ہر ایک
کی سمجھ میں آسانی آجائے اور سب مختصر ہونے کے ہر کوئی ان ورفون کو اول
سے آخر تک دیکھ جائے اور یاد کر لے اور حروف کی صفات اور توجید کے سارے
قاعدوں کے دریافت کرنے کا جبکہ شوق ہو وہ شرح ہندی جری وغیرہ
کتبہوں میں دیکھے خارج حروف کے مقبر قول کے موافق تشریح میں اور خارج کے
پیمانے کا طریق یہ ہے کہ جس حرف کا خارج دریافت کرنا ہوا اسکو ساکن کرے اور
اوپر کے شروع میں ہمزہ ملاوے جیسے اب آج تب جس مقام میں آواز ہو وہی ہو
وی اوں جس حرف کا خارج ہے اب ہم خارج کا بیان مقدمہ جری اوں کی مقبر شرح کے
موافق شروع کرتے ہیں پہلا خارج حلق اور نہ کا جو تینے دو بیان اور غالی بن ہے
سوال الف حرف جو ت کا ہے کہ حلق جو ت سے نکلتا ہے اور نہ کے کسی خبر سے نکلتا ہے
رکتا اور الف کی دونوں ہیں کہ واو اور یاءیں وہ دونوں بھی حروف سے نکلتے ہیں اور یہ
الف اور واو اور یاءیں ہونے کے حروف ہیں کہ ہوا پر تمام ہوتے ہیں ایک جانا جاسے
کہ جو وقت واو ساکن ہوا اسکے پہلے پیش اور یا ساکن ہوا اسکے پہلے زیر تب انکو مدوا
حروف مدوتے ہیں اور الف ہمیشہ مدہ رہتا ہے یعنی خود ہمیشہ ساکن رہتا ہے اور اسکے
پہلے زیر ہوتا ہے تو یہ تین حروف مد کے ہیں کہ ائی آواز ہوا پر تمام ہوتی ہے مدہ اور
حلق کے کسی خبر نہیں پھر فی سوال الف کا حال بدلتا ہی نہیں اور اسکا خارج ہمیشہ

جوف ہے اور اوو یا جب مدہ ہوتے ہیں تب او کا مخرج بھی جوف ہوتا ہے اور نہیں تو
 اون دونوں کے بھی دو مخرج جدا ہیں جیسا کہ معلوم ہو گا اور یہی وہ کہتے ہیں کہ الف ہمزہ
 کے مخرج سے نکلتا ہے یعنی الف ہمزہ کے مقام سے شروع ہوتا ہے اور ہوا پر تاج نما
 آوروہ اوو یا جو مدہ ہے اوسکے او کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ او کی آواز کا شروع او
 مخرج سے ہوتا ہے اس طرح ہر کہ او او یا سنا جاتا ہے بعد اسکے ہوا پر تمام ہوتا ہے اور مانند
 بالائی تہ اور ائی آنا کے اور الف جوف سے اور یہی وہ کہتے ہیں کہ الف ہمزہ کے مخرج
 سے شروع ہوتا ہے اور ہوا کی تمامی پر تمام ہوتا ہے مانند ما کے اور یہ بات او ہر
 کلمتی ہے جو عرب کے معتبر قاری سے سنا ہے فائدہ مخرج کے بیان میں یہ قاعدہ
 مقرر ہے کہ جس حرف کا مخرج مقدم ہوتا ہے یعنی سینہ سے نزدیک ہوتا ہے او کا
 ذکر پہلے کرے ہیں اسی قاعدہ سے بوجہ جزئی نے ہمزہ سے نیم تک ترتیب کے
 ساتھ بیان کیا ہے اور ہم بھی اسی ترتیب کے ساتھ بیان کرتے ہیں خوب یاد رہے
 جو حرف پہلے مذکور ہو گا وہ بہ نسبت دوسرے کے سینہ سے نزدیک ہو گا گو کہ ایک
 بال ہی برابر ہو اور جو پیچھے مذکور ہو گا وہ بہ نسبت پہلے کے سینہ سے دور ہو گا نہ کیلین
 بہت کے گوبال ہی برابر ہو فائدہ اب ایک بات بڑے فائدہ کی ہے او کا یاد کرنا
 بہت ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جب آدمی کسی لفظ کے بولنے کا ارادہ کرتا ہے تب اللہ
 تعالیٰ کے حکم سے زبان آدمی کی جو اسکے ارادے کی تابع ہے جس لفظ کا ارادہ کرتا ہے
 اور جس حرف کا خیال اوکے دل میں جتا ہے اسکے مخرج پر خود بخود پیوست جاتی ہے اور
 اس ملک کے آدمی کے خیال میں چونکہ اس ملک کی زبان کے موافق حرف کا خیال چاہے
 جب قرآن کے حرف کو عرب کے مخرج سے غافل ہو سکے اور کرنا چاہتے ہیں تب زبان
 اس ملک کے مخرج پر خود بخود پیوست جاتی ہے مثلاً ہم کا مخرج عربی زبان میں جیو بیج
 زبان کا اوپر کے تالو ہیست ہے اور ہندی زبان میں جیم کا مخرج شنایا ہو علیا کی جڑ اور نیلا کی
 ٹونک سے ہے تو جب اس ملک کا آدمی کتاب میں جیم کا مخرج پڑے کہ عرب کے مخرج
 سے غافل ہو کے جیم کنا چاہتا ہے تب جیم شنایا سے علیا کی جڑ اور زبان کی ٹونک سے

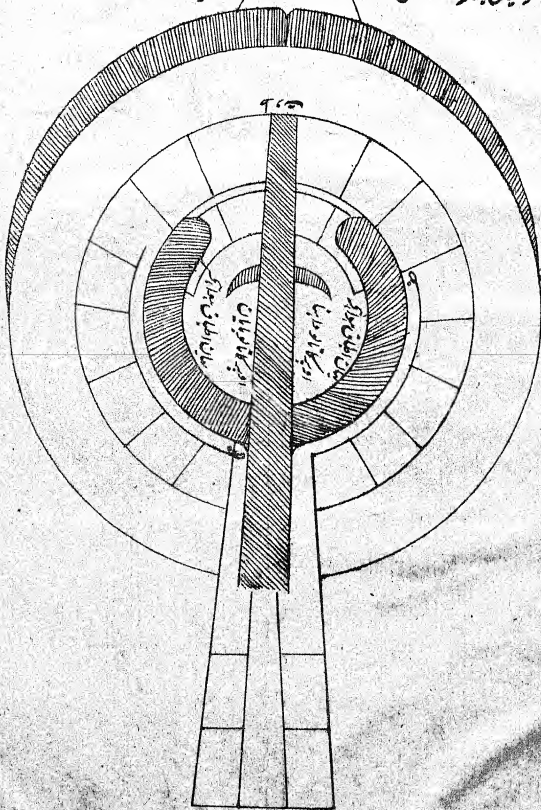
[illegible]

ایک طرف کا کنارہ خواہ وہ اپنا ہو خواہ باہر مخرج ضا و حجه کا ہو اور ضا و حجه نکلتا ہے زبان کے دو کناروں میں سے ایک کنارے سے جو زبان کی جڑ کے نزدیک ہو جبکہ نزدیک ہوں دونوں سے ایک کنارے سے جس کی ہندی واڑہ اور چو بھڑ اور کبلی ہے وہ واڑہ اور کنارہ واہنے کا ہو یا بائیں کا اور بائیں سے اکثر نکالتے ہیں اور یہ آسان ہے اور واہنے سے کم نکالتے ہیں اور یہ دشوار ہے مگر دونوں طرف سے نکالنا درست ہے بیان مراد ہے اوپر کی واڑہ سے فائدہ آدمی کے تبتیس دانت ہیں سولہ اوپر کے سولہ پون سے لگے ہوئے اور سولہ نیچے کے سولہ پون سے لگے ہوئے اور ہر ایک کا نام جدا جدا مقرر ہے ثنیۃ اور ثنایا یہ دونوں اگلے چاروں دانتوں کا نام ہے جو دو اوپر کے ثنایا علیک اور دو نیچے کے ثنایا سفلی کہلاتے ہیں اور زبا عیدہ را مفتوح اور بار کی تخفیف کے ساتھ چار دانت ہیں کہ چاروں پہلو میں چاروں ثنایا کے ایک ایک لے ہوئے ہیں اور ناب کی جمع انیاب ہے اور اضراس میں دانت کہلاتے ہیں اس میں سے ٹھوٹا ایک چارہ ہی ایک ایک چاروں پہلو میں چاروں انیاب کے لے ہوئے ہیں اور طواجن بارہ ہیں کہ ضوا حک کے چاروں پہلوؤں میں سے ہر پہلو کی طرف تین تین ہیں اور نواجد چار ہیں کہ طواجن کے آخ میں ان کے چاروں پہلو سے ایک ایک لے ہوئے ہیں نوا ان مخرج - مخرج لام کا ہے زبان کے دونوں کناروں میں سے ایک کنارے کا اوٹا دنا کہتے ہیں زبان کے کنارے کو منہ کی طرف سو مخرج لام کا زبان کے اوٹا سے زبان کے کنارے کی نامی تک جو زبان کی جڑ کی طرف ہے اور اوپر کے تالو کے اس سولہ سے سمیت جو ضوا حک اور ناب کے اوپر ہے وہ سولہ بائیں اور بائیں اور ثنیۃ کے اوپر ہے یعنی جیسے کہ مخرج ضا و کا زبان کے اوس کنارے سے ہے جو زبان کی جڑ کے نزدیک ہے ویسا مخرج لام کا زبان کے اوس کنارے سے لیکے جو منہ کی طرف ہے زبان کے کنارے کی نامی تک ہے جو زبان کی جڑ کی طرف ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ زبان کے اوٹا کنارے سے اور منہ کے منہ گور سے لام نکلتا ہے اور زبان کے

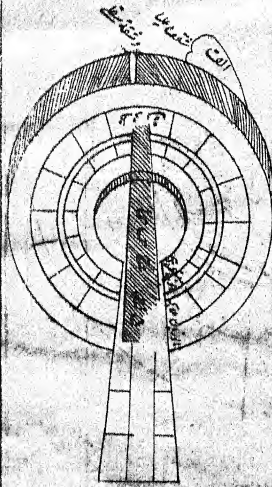
کنار کی تمام تک زور پڑتا ہے اور لام حرف مخفیہ میں سے ہو گا اور اگر تے وقت
 زبان اوپر کی طرف لپٹتی ہے و سوان مخرج نون کا مخرج جو زبان کے کنارے لینے
 سے اور اوپر کے تالو سمیت جوا کے برابر ہے لینے نون کے مخرج کو لام کے
 مخرج سے کچھ نیچے اوتارے لینے نہ کی طرف اوتارے اور زبان کے سر اور دونوں
 ثنایاے علیا کے سڈھوں سے جوا کے برابر ہے ادا کرے گیا رہو ان
 مخرج راے مہل کا مخرج ہے اور وہ نون کے مخرج کے نزدیک ہے لیکن
 رازبان کی پشت میں داخل زیادہ ہے خلاصہ یہ ہے کہ مخرج راکازبان کی پیٹھ
 ہے زبان کے سر کی طرف سے اور دونوں ثنایاے علیا کے سڈھوں سے جو
 ادا کرے برابر ہے نون کے مخرج کے قریب لیکن رازبان کے سر کی طرف کی زبان
 کی پیٹھ سے نکلتی ہے اور نون زبان کے سر کی طرف کے اوپر ہی طرف نکلتا ہے اور لام
 کی طرف سے را بھی حروف مخفیہ میں سے ہو گا رہو ان مخرج طاء مہل اور وال مہل
 اور تاء سے فوقانیہ کا مخرج ہے جس تاء کے اوپر دو لفظ ہیں ادا کو تاء سے فوقانیہ کتر
 میں یہ تینوں زبان کے کنارے کے درمیان میں اور ثنایاے علیا کی جڑ کے درمیان
 میں جو کچھ ہے اوس سے نکلتے ہیں اور ان کے نکلتے کے وقت زبان کا کنارہ اوپر
 تالو کی طرف چڑھنے والا ہوتا ہے۔ تیرہواں مخرج صغیرہ حرف نو کا مخرج ہر
 اور حروف صغیرہ لینے صا اور سین مہلتین اور زاء مہل زبان کے کنارے
 لینے سر کے درمیان اور ثنایاے علیا کی جڑ کے درمیان میں جو کچھ ہے اوس سے
 یہ تینوں نکلتے ہیں لینے دونوں کے درمیان سے نکلتے ہیں چودھواں مخرج
 مخرج طار اور ذال مجتہین اور تاء شلتہ لینے تین نقطہ والی کا ثنایاے علیا
 ہے اس طور سے کہ یہ تینوں نکلتے ہیں زبان کے کنارے اور ثنایاے علیا کے
 کنارے سے پندرہواں مخرج فاکا ادا سکایان یہ ہو کچھ کے ہونٹ کے
 حکم اور ثنایاے علیا کے کنارے سے نکلتی ہے سولہواں مخرج
 دونوں ہونٹوں میں اور ان کے تین حوت نکلتے ہیں وادو ادا سے مودہ اور سیم اس

طور سے کہ داد کے ادا ہونے وقت دونوں ہونٹھ لپٹے نہیں بلکہ کھلے رہتے ہیں
اد کے ادا کی یہ حقیقت ہے کہ پیش کے طور دونوں ہونٹھ اگے کو نکلتے ہیں اور ان کے
درمیان میں سوراخ رہتا ہے چاہے داد کو زبردی پیش ہو چاہے جزم اور تشدد
ہر وقت یہی حال ہے اور باسے اور سیم کے ادا ہونے وقت دونوں ہونٹھ تلے
اور پرلٹ جاتے ہیں۔ ستر ہوا ان مخارج فیثوم یعنی ناک کا بانا اور غنیوم
غنیہ کا مخرج ہو فائدہ غنیہ کے منہ لٹ میں نرم کرنا اور ناک کا اور ناک کی آواز اور مجہول
کی بولی میں اوس صفت کو غنیہ کہتے ہیں جو نون اور سیم ساکن میں انخفا اور ادغام کی
حالت میں پائی جاتی ہے اور اوسکی حقیقت کھلتی ہے ناک کو پکڑ کے دبا کے آواز کرنے
میں اور نون اور سیم انخفا اور ادغام کی حالت میں اپنے اصل مخرج سے پھر کے ناک
کے بانے سے نکلتے ہیں جیسا کہ داد اور ایاجوہ ہوتے ہیں سو جو پت سے نکلتے ہیں اور
جوہہ نہیں ہوتے وہ جو پت سے پھر کے ابجد اہلی مخرج میں پھر ہو چکے ہوں فائدہ
مخرج حروف کے خوب سمجھ میں آجائیکے واسطے جو پتے نقشہ مخارج کا لکھنا چاہا
تو ایک ہی نقشہ میں سب حروف کے مخارج کا سمجھنا مشکل معلوم ہوا کیونکہ ہر حرف
کے نکالتے وقت زبان کام مقام اور دانت اور ہونٹھ کا حال بدل کرنا ہی اس واسطے
اٹھ نقشہ لکھنے کی حاجت ہوئی تپسہ بھی بعضے بعضے نقشوں میں تین زبان لکھنے کی
حاجت پڑی اب اون نقشوں کو اس سال کے مضمون سے ملا تاکہ سمجھیں سمجھادیں
اور یہ ایک حرف کے ادا کے وقت زبان کے پست اور بلند ہونے کی صورت
بھی نگاہ میں اب اون نقشوں کی صورت شروع ہوئی ویکی نقشہ میں پتے

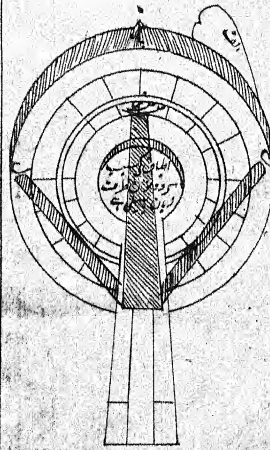
دوسرا نقشہ۔ اس نقشہ میں اوپر کے اضراس سے جو پانچ دانت ایک طرف ہیں اور زبان کے
 حلقہ سے دوسری پانچ دانتوں طرف منسوب ہے
 یعنی زبان اوپر کے تان کو یک طرف بلند ہوئی
 ثانی یا علیا کی جڑ کو اوردال اور تان
 اور اوپر کے تان کو سولگی ہو اور زبان کو سر سوار
 کھلتے ہیں اور زبان کو اطلاق ہوا ہے



چوتھا نقشہ۔ اس نقشہ میں قی گ کو اویہ
اقضا زبان کا اوپر کے تالو سے جو لہا کے پاس
ہے ملا ہے اور زبان کے اور ثانیہ علیہ کے
سر سے خط کشے ہیں اور دونوں ہونٹ
کے اس طور پر کہ دونوں ہونٹ کے درمیان
سوراخ رہا ہے اور نکلا ہے۔

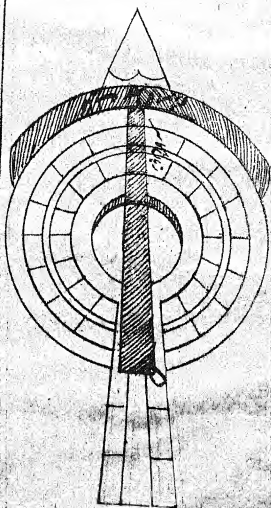
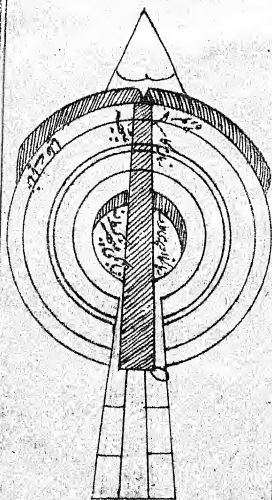


تیسرا نقشہ۔ اس نقشہ میں اوپر کے تالو
کی طرف کے ضاحک اور ناب کے سوڑے اور
زبان کے اونگٹ سے دونوں طرف سے
لام نکلا ہوا اور زبان اور کی طرف کو پٹی ہو اور زبان
کے سر اور ثانیہ غلی کی پٹسوس میں نکلی ہیں
اور قس کے اوکے وقت اطلاق ہوا اور دونوں
ہونٹ کے اوپر پٹ کے یا اور تم نکلی ہے۔

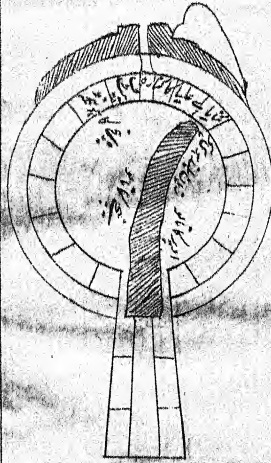


پانچواں نقشہ۔ اس نقشہ میں ثنایا سے
 ثلیا کے مسور ہے اور زبان کے سر کو نوں
 نکلی ہے۔

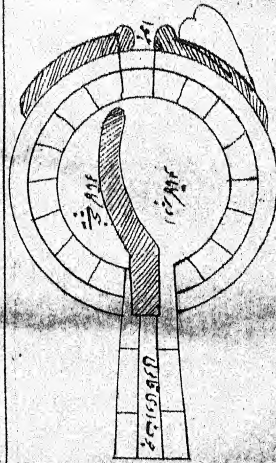
چھٹا نقشہ۔ اس نقشہ میں زبان کے سر کو نوں
 کی زبان کی پٹھہ اور دو نوں ثنایا سے ثلیا
 کے مسور ہے سے جو اوکے برابر سی راجے
 مہلہ نکلی جو اور زبان او پر کھٹ کو پٹی ہے۔



ساتواں نقشہ۔ اس نقشہ میں مستقلہ
حرف جو حصّہ صغیر قف کے لفظ میں
جمع ہیں اور وہ ہیں ا و ن کے او ا کرتے
وقت زبان کو ارتقا ہوا ہے یعنی زبان
تالو کی طرف کو بلند ہوئی ہو اور ثنائیہ علیا
کے کنارے اور پیچھے کے ہونٹہ کے پیٹ سے
خانگی ہے



حرفوں کے او ا کرتے وقت جو مرتق یعنی
باریک میں زبان کو انحطاط ہوا ہے یعنی زبان
نیچے کے تالو کی طرف پست ہوئی ہے اور الف
اور واو اور یا جو مدہ ہیں جس طرح قالوں ہو
جوف سے نکل کے ہوا پر تمام ہوتے ہیں۔



وصلی اللہ علی رسول محمد وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ وورثتہ اجمعین

رسالہ پر فوائد	بسم اللہ الرحمن الرحیم	یعنی منافع قاریان
----------------	------------------------	-------------------

بعد حمد رب العالمین و نعت سید المرسلین کے حاجی محمد باشم علی متمم مطبع ہاشمی خدمت میں بہائی مسلمانوں کے التماس کرتا ہے کہ فضائل پڑھنے اور پڑبانے قرآن کے بہت بہت میں مختصر کر کے لکھنا ہوں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن شریف پڑھنے والے کو ایک ایک حرف کی بدلے دس دس نیکیاں ملین گی چنانچہ ترمذی شریف اور دارمی میں روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے ایک حرف قرآن مجید سے پس اس کو نیکی سے برابر دس نیکیوں کی کتاب ہوں میں اتم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور ہم ایک حرف ہے اور حدیث صحیح میں ہے تم میں اچھا وہ شخص ہے جو سیکھے اور سکھاوے قرآن کو یا ابن صلاح کہتے ہیں کہ قرآن کا پڑھنا کرامت خاص ہے انسان کے واسطے فرشتوں میں یہ وصف حاصل نہیں ہے اسلئے شائق شننے کے انسان سے ہوتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص قرآن پڑھے اور اوس پر عمل کرے تو اس کے ہاں باب کو قیامت میں تاج پہنا یا جائیگا کہ اس کی روشنی سورج کی روشنی سے بہت اچھی ہوگی حدیث صحیح میں مذکور ہے کہ جس کمال میں قرآن ہو اگ اوس میں اثر کرے یعنی حکمت قرآن شریف یاد ہوگا اس کے دل میں اگ اثر کرے گی جنت میں شاد ہوگا آداب تلاوت میں سواک اور وضو کے مکان پاک میں باخلوص نیت و وقار پڑھے اور سجدہ ہو تو تبرک ہے اور قرآن شریف اونچی چیز بنا پڑھے رطل وغیرہ رکھے اور پہلے اعوذ اور بسم اللہ لکھے ساتھ حضور و مشروع قلب کے ترتیل سے تلاوت کرے اور سواک سورۃ قوہ کے ہر سورہ کے اول میں بسم اللہ کہ لیا کرے اور اسی طرح اگر ان شاء ملاوت میں کوئی باب کرے تو خیر تلاوت شروع کرے بسم اللہ کہ لے۔ اور تصور کرے کہ میں خدا سے کلام کرتا ہوں اور گویا کہ اس کو دیکھتا ہوں اور جو یہ نہو سکے تو جانے کہ وہ مجھ پر کتنا ہے اور اوروں کو بھی فرماتا ہے۔ اور آیت بشارت پر خوش ہووے اور آیت تہذیب پر خوش

اور رووے اور اگر زمانہ آوے تو نہ آئے پر رووے اور اگر اسپر بھی رونما آوے تو صورت روئیکی بناوے اور بے وضو قرآن پھوے مگر جزو دان اور غلاف علیہ میں درست ہے اور پڑھنا بے وضو جائز ہے اور بعض کتابوں میں جو بے وضو پڑھا لکھا اوپر قوتے نہیں بلکہ ہر ایمن لکھا ہے کہ بے وضو والے کو آستین سے بھی چھو کر وہ ہے اور خلاصہ میں ہے کہ یہ قول اکثر علما کا ہے اور اس طرح دامن و چادر وغیرہ سے بھی جو کچھ متعلق بدن چھونے والے سے ہو مٹی تلاوت قرآن مجید میں الغافل صحت اور اعراب کا بہت خیال رہے نہیں تو کیسی برباد کنندہ لازم ہو جاتا ہے تاہم بعض مواضع میں اختلاف اعراب کا خوف کفر ہے اور نافرمانی سے بسبب مساومتی جیسے سورہ فاتحہ میں نعمت کی تے کو زیر ہے معنی اوسکے میں انعام کیا تو نے جو پیش ہے تو معنی کٹر جائیں یعنی انعام کیا ہے اور سیارہ الکرکوع میں واذا بتلی ابراہیم ربنا نے ابراہیم کی مہم کو زیر اور رب کی بے کو پیش ہے معنی یہ میں اور جب جانچا ابراہیم کو اوسکے رب نے اور جو ہم کو پیش اور بے کو زیر پڑ ہے تو اوسے معنی ہو جائیں یعنی جانچا ابراہیم نے اپنے رب کو معاذ اللہ اور سیارہ السیفول کی ہار کو ع میں ہے قتل داؤد جالوت داؤد کی اخیرا ل کو پیش ہے اور جالوت کی تے کو زیر معنی یہ میں مار ڈالا داؤد نے جالوت کو جال دال کو زیر اور تے کو پیش پڑ ہے تو اولٹ جائیں یعنی مار ڈالا داؤد کو جالوت نے نمود باندہ سیارہ ملک المرسل کی سر کو ع میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم میں کو زیر ہے معنی میں اور اللہ دفا کرتا ہے اور جو زیر پڑ ہے کو کفر کے معنی ہو جائیں یعنی اللہ دونا کیا جاتا ہے سیارہ سبحان الذی کے پہلے رو کو ع میں ہے کو ماکنا متجددین ذال کو زیر ہے معنی میں اور ہم عذاب نہیں کرتے اور جو ذال کو زیر پڑ ہے معنی ہے ہو جائیں یعنی ہم عذاب کے نہیں جاتے اور سورہ طہ میں سیارہ کی ہار کو ع میں ہے کا معنی آدم کی ہار اور بے کو زیر ہے معنی میں اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی اور جو ہم کو زیر اور بے پیش پڑ ہے کفر کے معنی ہو جائیں یعنی نافرمانی آدم کی اوسکے رب نے نمود باندہ اس طرح بہت جگہ ہے اور اس طرح حوطی الغافل کے کٹانے اور بٹانے سے معنی کٹر جاتے ہیں

اور قریب کفر کے ہو جائے ہیں اس واسطے لازم ہے کہ معلم اور شاگرد کامل خصوصاً فطری
قرآن پڑھے اور قرآن کا صحیح ہونا بھی پڑھو رہے تاکہ ناظرہ میں الفاظ اور اعراب میں غلطی
نہ پڑے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق خیر عاید فرمادے اور خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین جاننا
چاہیے کہ وقت کس میں تھمے کہ آخر کلمہ برادر و سپر سانس بھی توڑنا سو اگر آخر کلمے پڑھیں اور دم
نہ توڑیں تو وقت نہ اکملایگا اور وقت میں طرح طرح کی ہلکا سا کان یعنی ساکن کرنا آخر کا اور قیام اور
اقسام کی نسبت اس کے واسطے کہ غرض وقت سے بھجوت گرائی حرکت کے قاری تجھیں اور قیام
سب جگہ جاری ہوتی ہے یعنی زیر پریش خواہ بنائی ہو خواہ اعرابی حالت پیش اور زیر اعرابی
حرکت اور تنوین دونوں کو اگر اسے میں واللہ علیہم السلام میں ولی ولا نصیبر اور زیر اعرابی میں جب
تنوین ہو تو حرکت اگر اسے میں جیسے قالوا الحق طارونین تو حرکت باقی رکھتے ہیں اور تنوین کو
الفت بدلتے ہیں خواہ تنوین مرسوم بالغ ہو جیسے علیہم السلام سنن جیسے بناء اور حالت پیش اور
زیر اور زیر بنائی میں حرکت اگر اسے میں مثل من ثقی و احم جنتک و لھو کاء و دوسرے روم اور
وہ موقوف علیہ کو ایسی آہستہ آواز سے حرکت دینا ہے کہ قاری آپ سے اور انتہا پاس والا
اور یہ پیش در زیر بنائی اور پیش در زیر اعرابی میں ہوتا ہوا مثل من ثقی و لھو کاء واللہ بکل کئی
علیہم ومن نصیبر اور زیر خواہ بنائی ہو خواہ اعرابی او میں امنین مثل تت طالتھ ط اور مویہ
سے سب جگہ درست رکھا تیرے اشام اور وہ ہونٹوں سے پیش کی طرح اشارہ کرنا آخر کلمہ موقوف
علیہ میں ساکن کر نیکی بعد اور یہ پیش بنائی اور اعرابی دونوں ہوتا ہوا مثل من ثقی و قوی عین
اور او سکواند ہائیں معلوم کر سکتا کیونکہ اشارہ ہوا اور اشارہ کیا اندھا کیونکہ وہیکہ سکر مگر ہوا دیا
کر سکتا ہے اور امام مجاہد نے وقت کو چوتھم فرمایا جو علامت وقت لازم کی ہو کہ ضل میں
یعنی گہٹے ہیں اور بعضوں کے نزدیک اصل میں کفر کا وہی ط علامت وقت مطلق کی ہے لیکن
بے قیہ جو لازم وجہ اور صحت اور یہ وقت مان ہوتا ہوا جس جگہ ٹھہرا اور سانس توڑنا سخن
اور صواب ہوا اگر مالمین ابھی تو ہی یعنی گہٹے نہیں ہیں علامت ہو وقت جاننے کی ٹھہرا اور
کفر یا دونوں درست مگر ٹھہرا تیرے زیر جو وقت موقوف ہو مطلق اور مثل دونوں درست مگر اصل میں
نشانی ہو وقت مخرج کی یعنی اگر سانس نہ تھا تو ٹھہر کر اس میں کوئی نہ تھیں اور نہ تھیں اور نہ تھیں

بیان نہ ٹھہرایا جو سوا گزرا کہ ہوا اور وہاں کوئی پہلے سے ٹھہرا یا دم اس کو ٹوٹ گیا تو اس کو پہلے سے
 چاہیو ساتھ وصل کے با بعد سے اور اس کو وقف کیجئے کہ تو ہیں اور اگر آیت پر کا بعد تو ہیں وصل ہے چاہیو اور
 اس کو وقف غیر حسن کہ تو ہیں کہ اس کو قطع اپنے با بعد سے منسوی ہو جیسے رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ غیر آیت
 الاکلام پر کہ وقف غیر حسن لیکن اگر بیان ٹھہرا تو اعادة نہیں اور جانا چاہیو کہ گول تے باری صورت
 کا کباب و کلبہ صورت جو قطع کے کئے میں باری صورت ۵ اشارت ہے آیت سے اور اس کو وقف تمام کہ تو ہیں
 کہ کس طرح قطع فعلی خواہ منسوی یا با بعد سے نہ ہو سوا اگر اکیلی ہو ٹھہرا چاہیو اور اگر دو کی ساتھ کوئی علامت
 لزوم یا جواز وغیرہ کو چلا در دو نوہ ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے میں تابع اس علامت مذکورہ کی ہے سوال
 کیا فرق ہے لامین اور ادمین جہاں کچھ نہ چو اب جس کا بعد ہر گز ٹھہرا چاہیو درجہ کا کہ نہیں ہے اگر بیان
 اضطراب ٹھہرنے تو اعادة وصل ہے اور تاخرین نے سات وقف اور تراویحی عبارت پر تو قبل سے یعنی
 قاریوں نے وقف کیا ہو لیکن ولی وصل ہو کہ مرکز اشارہ ہو کہ کتے یعنی جو وقف اور گدہا ہی بیان ہی ہے
 حتی ایما جو قبل وصل ہو یعنی وصل بیان ہو سکتا ہو کہ مرکز وصل ولی اور وقف حسن تہلی رفوی وصل ولی کا
 سبب نشان ہی ہو سکتی اور لفظ سکتے ہی کہ تو ہیں بیان توڑا ٹھہر سانس توڑی ہو اسی سبب قرآن کہا ہو کہ
 وقف قربت بقف ہی اور سکتے تو قبل وصل رفوی قبل وقف علیہ فی بعضی خصوصاً کہا ہو کہ بیان وقف
 نہیں ہے اور بعضوں نے بین وقف ان سات پر اور بڑا ہو میں وقف رفوی امر ہو یعنی وقف کہن یعنی بیان
 ٹھہرا ولی ہے اور بعض اسے یوقف علیہ سو ہی فرم ٹھہرے ہیں یعنی اسے وقف کیا جاتا ہو کہ اسم اشارہ ہے
 الاسما فی ذالوقف یعنی وقف قاریان سے سنا نہیں اور بعضوں نے کہا ہو لا رفوی یعنی سوا اور نہیں
 سجا وندی اور ہم مدخل یعنی یہ وقف سجا وندی در مدخل ہو نہیں ہے ہم رفوی سجا وندی اور اس کے
 واسطے ترن لفظی کہتے ہیں باری صورت ۲ اس واسطے کہ ماقدمین ترن نقطہ میں در و فراس وقف کا
 نو نقطہ نہ لکھا جاتا ہو کہین پہلے پر وقف بہتر ہے اور کہین در و فراس وقف سوا جگہ نہ تقدیم کے
 نزدیک ہے اور اشارہ جگہ تاخرین کے نزدیک ہے در اس وقف کو وقف سجا وندی ہی کہتے ہیں اس واسطے
 اس وقف کے بدلے وقف و دوسرا ہے اور وقف مراقبہ ہی نام ہے یعنی انتظار یعنی بیان
 انتظار رہنا ہو کہ قاری کس وقف پر ٹھہرنا ہے بیان بیان اوقات کا بطریق انحصار کیا
 گیا اور چاہیو کہ تفصیل جائے نہیں کہ کوئی طرف رجوع کیے و آخر وعدا مانا ان احوال اور رب
 العالین وصل قدر مدخلی کو و احوالہ اجماعین کا تمام فقر ساقی قاریان

وہ سورتیں جس میں ناسخ و منسوخ نہیں ہے

سورۃ فاتحہ	سورۃ یوسف	سورۃ یونس	سورۃ حدید	سورۃ رحمن	سورۃ الصافات	سورۃ جمہ
سورۃ حجرات	سورۃ ملک	سورۃ فتح	سورۃ طہ	سورۃ الحاقہ	سورۃ نوح	سورۃ جن
سورۃ سبأ	سورۃ انفطار	سورۃ نازعات	سورۃ مطفقین	سورۃ انفطار	سورۃ فجر	سورۃ بروج
سورۃ بلد	سورۃ الشمس	سورۃ الدلیل	سورۃ الم نشرحت	سورۃ الضحیٰ	سورۃ قدر	سورۃ طلق
سورۃ مینل	سورۃ بینہ	سورۃ زلزال	سورۃ القارعہ	سورۃ تکوین	سورۃ العادیا	سورۃ حمزہ
سورۃ کوثر	سورۃ قمر	سورۃ ماعون	سورۃ تہ	سورۃ شمس	سورۃ نصر	سورۃ الفلق

وہ سورتیں جس میں ناسخ و منسوخ و ولون میں

سورۃ بقرہ	سورۃ آل عمران	سورۃ نساء	سورۃ مائدہ	سورۃ انفال
سورۃ انشیا	سورۃ توبہ	سورۃ ابراہیم	سورۃ مریم	سورۃ نور
سورۃ حج	سورۃ مائدہ	سورۃ شوریٰ	سورۃ طور	سورۃ زاریات
سورۃ احزاب	سورۃ سبأ	سورۃ مؤمن	سورۃ مجادلہ	سورۃ شعرا
سورۃ عصر	سورۃ تکوین	سورۃ نمل	سورۃ واقفہ	سورۃ مدثر

وہ سورتیں جس میں صرف منسوخ ہوا ناسخ نہیں

سورۃ رعد	سورۃ انفطار	سورۃ ہود	سورۃ یونس	سورۃ حجر
سورۃ اعراف	سورۃ مینل	سورۃ کہف	سورۃ طہ	سورۃ حکیمت
سورۃ مؤمنون	سورۃ اسرہ	سورۃ مینل	سورۃ قصص	سورۃ ن
سورۃ روم	سورۃ محمد	سورۃ ص	سورۃ لقمان	سورۃ فاطر
سورۃ الاحقاف	سورۃ دخان	سورۃ قلم	سورۃ زمر	سورۃ قی
سورۃ جانہ	سورۃ زمر	سورۃ احقاف	سورۃ محمد	سورۃ نجم
سورۃ محمد	سورۃ قمر	سورۃ مبارک	سورۃ دہر	سورۃ طارق
سورۃ قیاس	سورۃ مین	سورۃ فاشدہ	سورۃ مین	سورۃ کافرون

وہ سورتیں جس میں صرف ناسخ ہوا منسوخ نہیں

سورۃ فتح	سورۃ طلاق	سورۃ اعلیٰ	سورۃ حشر	سورۃ لقمان	سورۃ منافقون
----------	-----------	------------	----------	------------	--------------

جدول منازل فی بشوق

[illegible]

جدول اسمی تیس بارہ قرآن مجید

[illegible]

خطبای جامع نام سورت های فرقانے

یہ دو خطبے جن میں قرآن پاک کی تمام سورتوں کے نام عمدہ طرز سے مندرج ہیں مناسب تمام مسجد
اس مجمع میں درج کیے گئے تاکہ ان کے یاد کرنے سے حافظوں اور شائقوں کو فائدہ حاصل ہو

خطبہ ہسب اللہ الرحمن الرحیم اول

الحمد لله الذي فتح لنا هذه الكتاب كلامه القديم وودع في لفظة وقال
والنساء حكاهم التحليل والتحريم واما للقرآن ما ايد به وجعل الانعام من نعمه
وقضى العيونه ورفقنا عن الاعراف واختصنا بالانعام وقيل ونسب من انا
يقلب سلامه والحياتى من وهودا ويوسف وازال عدل الخوف عن ابراهيم
ولم يترك من ناله النحل وايداه اسرائيل واحبر عن احوال الكهنة والحق
وبشر عيسى بن مريم يات به امام الانبياء عليهم الصلوة والسلام وقضى
الحق المؤمنون وهذا نور القرآن وهذا يستقيم وهذا الشعر اعين معارضه
وكانوا عدد النحل وكل في ضلاله يهيم وقضى الفصل على غيت العنكبوت على انا
وامن بل العرب والروم وفاق لقمان الحكيم فلو سمع الله في كل سجدة اذ هم
وسايعال المشركين وكان قاطر لكل انا انبياء فبجحان الله من مدين بالاصافات
فصاودمرا اعدا انبياء ايدى طول لا اله الا هو العزيز الحكيم وايداه لقوم
يسبقونهم رباب المشركين وكان امرهم شورى بينهم فاطلوا ارحم الراحمين
الشركاء واداهم القديم ولا انا كانت ارسلى حاشية في احضان الحشر سال محمد
والشفاعة مع النبيين والفضل العبدية وكسرت حجاب الكافرين بكل فاني انا
ويجوز الدال ان وقيل على صايد الطيور موسى الحكيم والجمادى انا
والحسن لقوم الخالصين بالبر والقدر وايداه في كل انا ياتى من فضل الحكيم
فالقوم وحملهم من الحشر اعدا لا اله الا هو فاقوا في صفهم كل جنة والسما انا

بِالتَّغَابُنِ وَأَنْجَزَى الْعَطَاةَ وَأَحْلَ الطَّلَاقَ وَالْحَرَامَ فَيَوْمَ ذَلِكَ الْمُتَكَبِّرُ وَالْأَفْضَلُ الْعَمِيمُ
 مَنْ جَهِلَ أَمْرَهُ بَيْنَ الْكَافِ وَالْمُؤْمِنِ أَحَقُّ قَوْلَهُ كَلِمَةً يَنْبَغُ سَأَلَ عَنْهَا النَّبِيُّ وَأَرْسَلَ نُبُوهُ
 إِلَى قَوْمِهِمْ وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ وَالْحَجَّ بَدْعُوهَ الْمُرْمَلُ لَمَّا نَزَلَ الْبَيْتُ عَنْ قِيَامَةِ الْأَنْسَانِ وَالْمُسْتَكْبِرِ
 بِالْبَيْتِ الْعَظِيمِ الْمُؤَمَّرِ فِي لَذَائِعِ عَيْنٍ عَسَى عَلَيْهِ لَمَّا كَوْنَتْ شَمْسُ الْكَفْرِ أَنْفَقَتْ نَبْلُ الْمُتَقَبِّينَ
 وَأَمْزَنَ بِالْقِسْطِ سِلَاسُ الْقِيَامِ فَيَا وَيْلَهُمْ إِذَا الشَّقِيذُ الْكَمَاؤُودُ الْبُرُوجُ وَظَهَرَ الطَّلَاقُ بِأَفْرِ
 أَنْفَعِ الْأَعْلَى لَمَّا نَزَلَ الْحَاكِمُ هُنَا لَكَ تَغْنَمُهُمْ الْغَانِيشَةُ إِذَا طَلَعَتْ فَجْرُ الصُّدُوقِ لَيْلَ أَنْ لَلَّهِ
 يَقْلُ سَلِيمٌ وَظَهَرَتْ لِلْمُتَّقِينَ فِي لَبْلَبِ شَمْسِ الْأَيَّامِ وَأَخْفَى أَكْبَلُ الشُّعْرِكِ الْبَقِيَّةُ فَكَلَّمَ هَذَا
 إِذْ كَمَلُ الْخَمْسِ وَالْوُفْرُ وَالْفُحْيُ عَلَى لِسَانٍ مِنْ أَخْصَصِهِ شُجْرُ الصَّلَاةِ وَالْوَصْفُ الْجَمِيلُ
 أَحْلَقُ الْعَطَاةَ وَأَقْسَمَ بِالنَّيْنِ أَنْ أَكْمَلَ الْحَقَّ قَبْلَ مَنْ عُلِقَ وَتَكُونُ أَمَّةٌ بِكَلِمَةٍ الْقَدَرِ
 لَيْسَ رَيْدٌ فَخْرٌ وَالْعَطَاةُ وَكَوْنُكَ لَكَ الْكَفْرُ مِنْ أَهْلِ الْكَلْبَةِ الْمُشْرِكِينَ مِنْهُمْ لَيْسَ عَنْهُ
 بَلْ رَزَقَهُمُ الْعَالَمَاتُ الْفَارِغَةُ كُلُّ مَلَأَتْهُمُ يَقِينٌ عَنْهُمْ الْكَافِرُ فِي الْعَصْرِ وَوَلَّيْتُ لَيْلَ
 كَا حَتَّى أَلْقَيْتُ وَتَقَارَّرَ شَيْءٌ وَمَا بَعْدَ الْعَاثِقِ فَمَا وَعَدَ مِنَ الْعَدَابِ لَا لَيْلَ مِنْ
 الْمُصْطَفَى نَهْدُ الْكُوفَةِ نَشْرُ الْمُؤْمِنُونَ وَمَنْعَةُ الْكَافِرُونَ وَأَيْدِي عَلَيْهِمُ بِالْبَصِيرَةِ فَتَبَيَّنَ الْبَيِّنَاتُ
 حُلَّ لَقَائِهِمْ وَكَوْنُكَ بِالْأَخْلَاصِ الْأَمْنِ مِنْ بَرِيءِ الْعَلَقِ وَالنَّاسِ وَالْبَعْدُ هَذَا إِلَى
 صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ حَيْدًا وَعَدًا لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

خطبة	بسم الله الرحمن الرحيم	دوم
<p>صَدَقَ اللَّهُ الْكَرِيمُ الَّذِي فَتَحَ لَهَا خِيَامَ الْكِتَابِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ لِيَتَّخِذَ أَلْوَاحَ الْحِجَابِ سَاءَ وَقْطَعَهُمْ تَقْضِيَةً وَوَعَدَ مَا كُنْ لَهَا الْقَامُ فَصَلِّ وَرُفِعَتْ أَعْيُنُ أَهْلِ الْأَعْمَالِ إِلَى أَرْبَعٍ وَفَصَّلَ عَلَى أَهْلِ النَّوَى مِنْ خَلْقِهِ وَجَعَلَ لِيُؤْتِيَ فِي بَطْنِ الْحَوْتِ سَبِيلًا وَمَا تَحْتَهُمْ مِنْ كَرِيمٍ وَخَرَّبَهُمْ خَالِصٌ مِنْ سَفَمٍ مِنْ جَبِيَّةٍ وَجَبِيَّةٍ وَسَيِّمَ الرُّعْدُ جَهَنَّمَ وَالْمَلَأَ مِنْ خَيْبَتِهِ وَاسْتَحْلَى اللَّهُ أَرْبَاعَهُمْ خَلْدًا لَمْ يَحْصِلْ حَجْرُ الْعَمَلِ سِرًّا أَوْ خِلْفًا أَوْ أَدَاءً عَنْ أَيْدِي</p>		

يَحْقِقُ لُطْفَهُ سُبْحَانَهُ وَاتَّخَذَتْ مِنْهُ كَهْفًا مُشِيدًا بُدِيْنَهُ وَأَوْحَى إِلَى مَرْثَمٍ فَفَعَّلَ لَهَا
عَمَلًا لَا يَنْتَرِ اسْتَوَادَ وَفَضَّلَ طَهَ إِمَامًا لَا نَبِيَّاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِإِلْهَامٍ وَبِأَمْرٍ وَأَمْرُهُ
الْكِتَابُ لَمْ يَكُنْ قَدَامَهُمْ إِلَّا سَلَامٌ قَدَامَهُ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اتَّخَذُوا وَنُورًا مَرْقَانِ دَلِيلًا
وَصَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ الَّذِينَ تَجَرَّتْ الشُّعْرَاءُ عَنْ بَعْضِ صِفَتِهِ فِيهِ الْقُلُوبُ
بِرَسَالَتِهِ وَبَعْضُهُمْ وَبَيْنَ قَصَصِ مَدَّةٍ مَكْنِيَةٍ وَتَجَرَّتْ الْعُنُكُوتُ عَلَى بَابِ لُجَارِ سِدِّ امْتِدَادِ
وَمَلَأَ قُلُوبَ لُزُومٍ رُغْبًا مِنْ شِدَّةٍ بِأَمْرِهِ وَخَزَنَةٍ لَقَمَانٍ أَجْمَلَةٍ مِنْ بَعْضِ عِلْمِهِ
وَحِكْمِهِ وَأَهْدَى أَهْلَ السَّجْدَةِ إِلَى الْأَسْلَامِ بِأَمْرِهِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَسَبَّاهُمْ وَأَحْلَى
أَخْدَ أَوْبَادَهُ وَلَقَنَهُ فَاطِمَةُ السَّمَوَاتِ بَيْنَ وَفَعَّلَ حَلَمَهُ فِي لُصَافَاتٍ وَبَيْنَ صَادِ
صِدْقٍ قَبَاطِهَا الْعُجْرَاتِ وَفَرَّقَ دَمْرَ الْمُشْرِكِينَ بِالْآيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَصَبَتْ عَلَى أَعْوَانِهِمْ
وَأَجْرُهُمْ حُجْرًا حَسْبًا فَلَمْ يَهْتَدُوا وَاسْتَبَدَّ وَخَافَرَهُ غَاثُ الدَّنْبِ مَا لَقِيَ مِنْ دَنْبِهِ
وَمَا لَأَخْرَجَ وَفَضَّلَ قَابَ الْمُشْرِكِينَ لِمَا كَانَ أَمْرُهُمْ بِشُورَى بَيْنِهِمْ وَبَيْنَ سَيِّدِ الْمَرْسَلِينَ
وَرُحُوفَ لَدُنْجَةِ فَارْتَقَبَ يَوْمَ نَاقِي السَّمَاءِ أَيْدِي خَانِ مَبِينٍ وَفَرَى كُلَّ أَمْرٍ حَاشِيَةٍ
فَمَا أَمَدَ أَهْلَ الْأَحْقَافِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَهْتَدُوا إِلَى السَّلَامِ سَبِيلًا
وَأَذَلَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكَلْبِ لَشِدَّةِ الْعِقَالِ وَأَقْرَبَ بِالْفِتْرِ الْبَيْنِ وَخَرَجَتْ
خَرَائِبُ الْقُلُوبِ بِنُورِ الْإِيمَانِ وَقَافَتْ إِسْلَامًا بِحَاظِ الْعَالَمِ بِالْأَرِثِ الْمَطِينَةِ بِرَأْسِهِ
الْهَيْكَلِ تَبَرُّقًا وَبِإِقْبَالِ وَكَأَنَّ اللَّهَ مَوْسَى عَلَى جَبَلِ الطُّورِ بِقَادِرٍ بِهَدْمِ سَاعَةِ التَّوَرِ وَبِإِقْبَالِ
الْقَمَرِ فَأَوْقَعَهُ الرُّحْمَنُ وَأَقْبَعَهُ الضُّلَيْلَ عَلَى سَبَاطِ الضُّلَيْلِ فَتَجَرَّتْ أَيْدِي مَنْ شَدَّ بِالْأَمْرِ الْجَادِلِ
فِي أَمْرِهِ وَلَكِنَّهُ وَكَانَ فِي الْخُسْرِ أَحْسَنَ مَقِيلًا وَافْتَنَاءً فِي صَفِّ الْأَنْبِيَاءِ وَصَلَّى بِهَذَا
مَا مَا نَفَى لَكَ جَمْعُهُ وَمَلَّتْ قُلُوبُ الْمَلَائِكَةِ مِنَ الثَّغَابِ بِقَصَا وَحَسَدٍ أَوْ
طَلَقَ وَحَدَّثَ مَنْ فِي بَيْتِهِ فَتَسْتَعِينُ مَنْ أَعْطَاهُ الْمَلَائِكَةُ وَعَلَّمَ بِالْقَلَمِ وَكَانَ الْقُرْآنُ
مُرْتَبِلًا وَكَانَ الْحَقُّ قِيَمًا لَدُنْ سَائِلِ سَائِلِ عَذَابٍ وَأَفْزَعُ لَيْسَ لَدُنْ دَاوُدَ وَنَحْيِ

نوحاً من حرف الطوفان وانت جاثية من الجن فيسمعون القرآن واحكامك
 ركوعاً وسجوداً ونوحاً اليها المزمع قولك الا قليلاً ثم لما نزل يوم القيمة
 شجع على الانسان اذا رسل المرسلات تجري دموعهم الهان كاستحباب نساء
 الكبار وما تشقهم من النار عات اذا عبت ما لك عليهم ولا لهم العذاب الا كبراً
 وكورت الشمس وانفطرت السماء وسدت الجبال فكانت اثيباً مهيداً نزل المطبقان
 اذا شقيبت السماء وطويت ذات الرفع وطرق طارف الصوت تبع القيام وتجل
 السماء الاعلى الفضل لها شبه يومئذ لا فجر ولا بلد ولا شمس ولا ليل ولا ظلمة
 ظليله وطول المصليان الضحى عند الشكر صدوهم اذا ساءلوا والثلثين و
 اربعين وتلك الالهة والاشجار والاطياب سجداً وسجداً واشكروا واليههم قول
 انهم لم يزلوا في خلق هذا العلم كصل هذه الدار لا لهم احوالهم القدر
 لا يبدلون وامكن الذين كفروا يوم الاخرة من شافوا صديق وسوقهم الى النار
 تعاديات الى سورة الحاحي في عارة العذاب لا يلهيهم فقال لهم ان الله انما هذا
 العذاب الا بالبر قول لهم عاتيل ليعمل من النار لا نعمهم جهنم واسبيك فالت
 فترى انما من حزن الحشر ارايت الذي كذب بالدين فيفطر عن غير الكون
 وحشر الكافرين وسبقوا الى النار وليس القراد وجاء نصر الله والحق اليقين
 وتنت يداني لهب حيث لم يتجدد سقفة الا خلاص سيداه وقيل اعظم
 برت الغلق من شير ما خلق ومن نسي الشيطان وما وسق وقيل اعظم
 الناس ملك الناس من شير الوشواس اخلاص لذي فسي وسبحان الله بكرة
 واحمد له وصداق محمد بن الشير ليلته والسموات المنيح المطبق والاطلاق
 ابو الفاسم محمد صلى الله عليه واله وسلم كلما صدق سيدك ونسب له

نعمۃ فیصلہ علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ فضائل القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثناء کے واضح ہو کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے
اچھا و شرف ہے جو دیکھے اور سکھاوے قرآن کو اور فرمایا کہ میری امت کے لیے افضل عبادت
قرآن پاک کی تلاوت ہے کہ اوسکے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور نماز میں
جو جیسے اور حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کی روایت سے تو تلاوت کلام ربانی باعث قرب خدا و توفیق
شفاعت قیامت ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول قبول علی اللہ علیہ وسلم
و سلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن شریف پڑھو اوسکے واسطے ہر حرف کے بدلے نیکو اور بد نیکی برابر
دس نیکیوں کے ہو یعنی ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں فرمایا اپنے مہین کتائین کہ لکم
ایک حرف ہو۔ بلکہ لفظ ایک حرف ہو اور لکم ایک حرف ہو اور تم ایک حرف ہو یعنی صرف تم کہنے سے
تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول ﷺ نے فرمایا کہ
نے فرمایا کہ بیشک دل رنگ پڑتا ہے جیسے لوبا پانی پید پینے سے رنگا پڑتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ
جلا وکی کیا ہے فرمایا موت کو بہت یاد کرو اور قرآن مجید پڑھنا۔ خلاصہ یہ کہ غفلت اور گناہوں کی کثرت
قلبا نشان رنگ کو ہوجاتا ہے لہذا اوکل صفائی کے لیے قرآن کریم کا پڑھنا بہت ضرور اور مفید ہے۔ اور
حضرت ابی اسامہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ﷺ
فرماتے تھے کہ جو قرآن مجید کہے یا لکھے وہ ایک قیامت کے دن شفاعت کرے اور اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیاں
کلام ربانی عنایت جاتا اور اسے مدافعت کر دے اور قیامت میں اس کا کام آئے۔ اور حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کو میں قرآن
پاک کی کوئی چیز سنیں اس کا دل شرمی لگے کہ اسے جو آد فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن اور عمل کرے اسے چھ
درجین ہو اوسکے مال کی قیامت کو نکلے بنا یا جائیگا جس کی روشنی آفتاب جیسی ہوگی۔ اور فرمایا اپنے کو
جس شخص کو کلام اللہ ہوگا وہ میں لگا کر لکھی۔ اور جو شخص سے روایت ہے کہ۔ اور ابن صلی اللہ علیہ وسلم
ہر کس قرآن کی تلاوت انسان کیو کہ شاکر اسے جو فرشتہ ہو جس کا حسن نہیں اور اس کی لہو فرشتہ انسان
سے اس کے سینے کے نشان میں رہے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ کائنات زمین کے پیدا ہوئے

سے ہزار برس پہلے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سورۃ لہذا اور سورۃ یس پڑھی جب ملائکہ نے یہ کلام پاک سنا کھٹے کھٹے خوشی ہو ا دست کو چسپیر نہاں کیا جائیگا اور خوشی ہو ا دن و دن کو جو اسے یاد کرتے اور خوشی ہو ا دن زبانوں کو جو اسے پڑھتے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص شروع سورۃ کہتے کی دس آیتیں یاد کر لیا اللہ تعالیٰ اس کو دو سال کے فتنے سے محفوظ رکھیکے اور خواہ مخواہ فضائل ہر سورۃ کے کتب احادیث و تفاسیر میں کثرت سے مندرج ہیں جسے شوق ہو کتب موصوفین دیکھے اس مختصر میں گنجائش تحریر نہیں اور یاد رہے کہ بولنا قرآن شریف گناہ نہ کہیو جو اللہ تعالیٰ اس سے سب سلافتوں کو بچائے اور شوق تلاوت عطا فرمائے۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ
وَأَزْوَاجِهِمْ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَكْرَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

رسالہ آداب التلاوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح ہو کہ جب انسان قصد تلاوت کرے تو لازم ہے کہ بعد از سکون و وضو کے مقام پاک میں بیٹھے اور ستر قبیلے کی طرف کرے اگر سجدہ ہو تو اور بھی بیشتر ہے پھر قرآن شریف کو کسی پاک اور بلند چیز پر مثل رمل وغیرہ کے رکھے اور پہلے اعوذ باللہ از ہر شیئ اللہ کے علوم نیت اور حضور قلب سے ترتیل کے ساتھ تلاوت کرے اور اسے حروف کا تالیاں اسکاں بت خیال رکھے خصوصاً نماز میں کیونکہ اکثر حروف کے خلاف مخارج ادا ہو بیٹھے نماز فاسد ہوتی ہو اور منہ بدل جاتے ہیں اور یہ سب محضیت ہی جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے اور چاہیے کہ جب نماز میں سجدہ کی آیت پڑھو تو اسی وقت سجدہ کرے اور غیر نماز میں بعد تلاوت بھی سجدہ کرنا چاہیے ہو اور غفلت قرآن مجید کی دل سے کرے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ اس کلام پاک کی عطمت کے پادین فرمایا جو کہ اگر ہم اس قرآن کو ہاٹ پڑ تو ہمارے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتا اور لایم کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بندگی اور بربائی و کمین رکھے اور صحیحہ کو میں سو قوت ماوشاد و دواش خلق و غیر ذلک آسمان سے ہم کلام ہوں اور غفلت مطلق نہ کرے بلکہ یہ تصور کرے کہ میں اللہ جل جلالہ کے سامنے حاضر ہوں اور دیکھتا ہوں آدم جیہ نبو کے ٹوٹا ہوا کہہ کہ وہ مجھے دیکھتا ہے اور ارمی فرمایا ہو لیکن بات بشارت پر خوش ہو اور آیات میں ہر قدم دیکھو کہ وہ اگر ضرورتاً دیکھتا ہے

سنگدلی پر روئے اور توبہ و استغفار کرے اور بجا آئین رحمت اور دعا قبول ہو سکے یا میں ہوں
 وہاں پر حجت طلب کرے اور دعا مانگے اور جن مقامات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور جواب کے
 فرمایا کرتے تھے وہ بھی کہتا جائے مثلاً جب سورہ قیامت کی اخیر آیت اَلْیَاسَ نَزَلَ لَکَ یَقْا وِ عَلٰی اَنْ
 یَّجِی الْمَکَافِی پڑھے تو مَیْمَنَہ کُلّی لکھے اور جب سورہ مولات کی اخیر آیت فَاِیَی حَدِیثُ بَعْدَ کَ
 یَوْمَکَ یُؤْمِنُوْنَ پڑھے تب اَمْتًا بِاللّٰہِ کہو۔ اور جب سورہ تین کی اخیر آیت اَلْیَاسَ اللّٰہُ یَاخْذُکَ الْخَالِکِیْنَ
 پڑھے تب اَمْتًا کُلّی ذَلِکَ مِنْ الشَّاهِدِیْنَ۔ اور سورہ فاتحہ کے آخرین امین لکھے۔ اور قرآن
 شریف بے پردائی سے ہرگز نہ پڑھے جہاں تک ممکن ہو تدریجاً و رزوق و شوق و جھنڈ و لے پڑھو اور
 پڑھنے میں جلدی نہ کرے اگرچہ معنی نہ سمجھتا ہو تب بھی قرآن شریف کی تعلیم کے لحاظ سے ٹھہر ٹھہر
 کرے پڑھے اور جب زیادہ یا دیر تک پڑھنے سے کسل و نماندگی معلوم ہو تب پڑھنا موقوف کرے۔
 اور قرآن شریف بآواز بلند پڑھنا افضل ہے خصوصاً جہاں بخنے والے مشتاق ہوں۔ حدیث شریف
 میں وارد ہے کہ جامع اور قاری دونوں ثواب میں یکساں ہیں۔ اور اگر کوئی شخص بآواز بلند پڑھتا
 ہو تو دوسروں کو اس کا سُنا و جب یہ کثیر کسی غرض و مقول کے لئے اگر نہ نین گئے تو کنگار ہو گیا اور اس کے
 جہاں لوگ سن سکتے ہیں یا سوتے ہوں اور ان کے جاگنے کا خیال ہو تو آہستہ پڑھتا بہتر ہے اور نہ
 پڑھنے والا کنگار ہو گا اور لازم ہو کہ تلاوت کے وقت کلام و بیوی اور خور و نوش اور ب کاموں سے
 محفوظ رہے اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو قرآن مجید بند کر کے کلام کرے اور پھر اعوذ باللہ پڑھے
 شروع کرے اور اس امر کا خیال رکھے کہ غلطی نہ دے پائے کیونکہ عراب کی غلطی سے اکثر کفر ہو جاتا ہے
 ہو جیسے کہ سورہ فاتحہ میں اَلْکُفْرِ کَ تِی پر بجائے زبر کے غلطی سے پیش پڑھے تو کفر ہو جاتا ہے
 اور اسی طور سے سترہ مقام علانے لکھے ہیں جو اس مجموعے میں مندرج ہو چکے ہیں اور قرآن
 شریف خوش آواز ہی اور قرات سے پڑھنا چاہیے و بشرطیکہ راگ و گانے کے طور پر نہ جادے اور وقت
 طلوع آفتاب و زوال غروب کے قرآن شریف پڑھنا چاہیے اور مقام بخین کیفیت میں مثل حمام اندر
 کیلئے ہے پڑھنا کہ وہ جو آویزاں کرنا قرآن شریف کا اس قدر کہ جس سے نماز ہو جائے سب مسلمانوں پر فرض ہے
 عین ہر اور تمام قرآن کا یاد کرنا فرض کفایہ ہے۔ اور قرآن پاک کے چھونے کے یا میں قیل معنی ہے
 کہ یہ وضو جائز نہیں ہاں پڑھنا ایسا جائز ہے۔ اور جب بارعاض اور لفظ کو چھونا نہ جائز نہیں ہے

ایک
 ارشاد
 شخص
 کا۔ اور
 ثوق
 شریف
 نے۔

حکایت

رسد
 پھر قرآن
 اندک
 مکان
 مذہبی
 عرب
 ہر نماز
 یا میں
 در لازم
 و جو
 بل شا
 و امر و
 و قوی

۶۷۵۲	واحد منبر
۱۷	فن منبر
۶۱۸	مختار منبر

در کتابخانه
موزه و اسناد
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

۶۷۵۲	واحد نمبر
۱۷	فن نمبر
۲۸	مقام نمبر

میرا دل ہے میری رائے